SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, June 09, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ و امروا با
لمعروف و نھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔

ترجمہ۔ وہ لوگ جن کو اگر ہم زمین میں حکومت دیں تو وہ نماز کا نظام قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے لوگوں کو روکیں اور سب کاموں کا انجام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

(سورہ الحج آیت ۴۱)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد

و علیٰ آل محمد۔ Just take up leave applications

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب شجاع الملک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد عباس کمیلی ذاتی مصروفیات کی بنا پر 31 مئی اور یکم جون کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب کامل علی آغا ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 مئی تا 3 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، سید دلاور عباس ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، قاری محمد عبداللہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 تا 18 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON FINANCE BILL, 2005-6

Mr. Chairman: We will continue the discussion on the budget, I

will request the honourable members to please strictly abide by the time limits of ten minutes for a member, parliamentary leaders have more time. I have a long list, more colleauges can speak in this way.

جی بھنڈر صاحب شروع کریں۔ ایک منٹ' احمد علی صاحب آپ میرے پاس آئے تھے۔ آپ کا کوئی point تھا پہلے وہ سن لے لیتے ہیں۔

سینیٹر احمد علی: Thank you Mr. Chairman. آپ نے شاید دو دن پہلے ruling دی تھی کہ دو دن میں اپنی recommendations سینیٹ میں دے دیں۔

جناب چیئرمین: یہ schedule میں تھا' ہم نے بجٹ کا schedule بنایا تھا۔

سینیٹر احمد علی: اب سوال یہ آ گیا ہے کہ 200 کے قریب recommendations آ چکی ہیں' کچھ over lap بھی ہیں اگر ہم ان کو minus بھی کریں تو بھی 175 ہیں۔ اس 175 میں جو discussion کا time ہے یہ بڑی lengthy discussions ہو جاتی ہیں' بڑی زیادتی ہو رہی ہے کہ اتنا زیادہ burden ڈالا جائے گا تو-----

جناب چیئرمین: نہیں تو یہ زیادہ ممبرز ہیں یا چند ممبرز ہیں ؟ کس طرح ہیں؟ May be we can talk to the members.

سینیٹر احمد علی: بھنڈر صاحب کے 40 ہیں اور 40 پروفیسر خورشید صاحب کے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی کمیٹی کے ارکان ہیں وہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر طے کر لیں۔

سینیٹر احمد علی: جناب کوشش تو ضرور کریں گے لیکن اگر delay ہو جائے تو اس کے لیے مجھے کچھ تھوڑا سا---

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے ابھی schedule ویسے ہی رہنے دیں پھر اگر اس وقت سمجھتے ہیں تو we will put it to the House and then

سینیٹر احمد علی: شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: چوہدری محمد انور بھنڈر۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، شکریہ ۔ جناب چیئرمین! میں اپنی گزارشات موجودہ بجٹ کے متعلق پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں ۔

کسی ملک کا بجٹ اس کی اقتصادی ترقی کا مظہر ہوتا ہے اور یہی بجٹ کسی کام کی ترقی کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ اسی سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ ملک اقتصادی طور پر کن حالات سے دوچار ہے ، کیسے گزر رہا ہے ، ترقی پذیر ہے یا ترقی یافتہ ہے ۔ اس لیے بجٹ کی اہمیت کسی قوم کی زندگی اور کسی قوم کی معاشی زندگی میں بہت زیادہ ہے ۔ اس لیے اس تناظر میں یا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اس بجٹ کا موازنہ کرنا ہوگا ۔

میں نے جناب والا! اس بجٹ کا کچھ تجزیہ کیا ہے۔ کچھ اس کو دیکھا کچھ وزیر کی speech کو پڑھا ہے۔ میری نگاہ میں یہ ایک متوازن بجٹ ہے ۔ یہ امیر آدمی کا بجٹ نہیں ہے۔ یہ غریب آدمی کا بجٹ ہے ۔ یہ موجودہ حالات کے مطابق پاکستان کے لیے بہترین بجٹ ہے اور اس کے لیے میں جناب وزیر اعظم جو وزیر خزانہ ہیں اور Minister of State for Finance کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان حالات میں یہ بجٹ پیش کیا ۔

جناب والا! عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جی آمدنی کم ہے اخراجات زیادہ ہیں اور خسارے کے بجٹ ہیں اور خسارے کے بجٹ قوم اور ملک کے لیے کوئی زیادہ مفید نہیں ہوتے ۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمیں آنے والے وقت میں یا آنے والے سالوں میں اپنی آمدنی کو کیسے بڑھانا ہے ، اپنے اخراجات کو کیسے کم کرنا ہے تاکہ ہمارا بجٹ ایک متوازن بجٹ ہو بلکہ فاضل بجٹ ہو جس سے ہم اپنی ترقی کے لیے زیادہ خرچ کر سکیں۔ لیکن جناب! اگر پس منظر میں دیکھیں ، اگر سابقہ ادوار کو دیکھیں ، اگر سابقہ سالوں کو دیکھیں تو یہ خسارے کا پہلا بجٹ نہیں ہے ۔ میں جناب کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے ایک موازنہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ موازنہ گزشتہ سالوں کا ہے ۔ 1988-89 میں بے نظیر صاحبہ کی حکومت تھی ایک کھرب ۸۶ ارب روپے کا بجٹ تھا ۔ اور اس میں ۱۷ ارب ۲۱ کروڑ کا خسارہ تھا ۔ 1989-90ء میں بے نظیر صاحبہ کی حکومت تھی، دو کھرب ۱۶ ارب کا بجٹ تھا اور اس میں ۵۵ ارب کا خسارہ تھا جو کہ 25.46% بنتا ہے ۔ 1990-91ء میں میاں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی، دو کھرب ۳۰ ارب کا بجٹ تھا جس میں 20.27 ارب کا خسارہ تھا ۔ اس

کے بعد نواز شریف صاحب کے دور میں 92-91ء میں دو کھرب ۵۸ ارب کا بجٹ تھا' اس میں 8.50 ارب کا خسارہ تھا۔ پھر نواز شریف صاحب کے دور میں 93-92ء میں 293 ارب کا بجٹ تھا جس میں ۹۵ ارب کا خسارہ تھا۔ جو 32.42% بنتا ہے۔ اسی طرح 94-93ء میں نواز شریف صاحب کے دور میں 332 ارب کا بجٹ تھا جس میں ایک کھرب سات ارب کا خسارہ تھا جو 36% بنتا ہے۔ اسی طرح بے نظیر صاحبہ کے دور میں 95-1994ء میں تین سو پچاسی ارب کا بجٹ تھا جس میں 45.50 ارب کا خسارہ تھا۔ 96-95ء میں بے نظیر صاحبہ کا 431 ارب کا بجٹ تھا جس میں 42.74 ارب کا خسارہ تھا۔ بے نظیر صاحبہ کے 97-96ء کے دور میں 520 ارب کا بجٹ تھا۔ جس میں 63 ارب کا خسارہ تھا جو کہ 15.96 بنتا ہے اور نواز شریف صاحب کے دور 98-97ء میں ۵۵۰ ارب کا بجٹ تھا جس میں 64 ارب کا خسارہ تھا جو 11.65% بنتا ہے اور موجودہ بجٹ بھی خسارے کا بجٹ ہے لیکن یہ صرف دس فیصد ہے۔ اور اس لحاظ سے اگر موازنہ کیا جائے تو جہاں ۳۲ فیصد' جہاں ۲۲ فیصد' جہاں ۲۴ فیصد' جہاں ۱۶ فیصد کے خسارے آئے ہیں یہ بجٹ کوئی ایسا غیر معمولی نہیں ہے کہ جس کو کہا جائے کہ یہ خسارے کا بجٹ کیوں ہے؟ یا اس سے پہلے کبھی خسارہ نہیں ہوا۔

جناب والا! جہاں تک اقتصادی صورتحال کا تعلق ہے۔ بجٹ تقریر میں بھی ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہمیں IMF سے نجات مل چکی ہے۔ ہمارا GDP growth rate 6.6 کے target کی بجائے 8.4 ہو چکا ہے۔ Default کا خطرہ ٹل چکا ہے۔ جناب! ساری قومیں یہ کہتی تھیں اور لوگ یہ محسوس کرتے تھے کہ پتا نہیں ہم کب defaulter ہو جائیں گے' بلکہ یہ ایک سوچ تھی کہ default کرلو اس لیے کہ اس کے سوا چارہ نہیں لیکن الحمدللہ آج ہم اس خطرے سے نکل چکے ہیں۔ Foreign remittances وہ ہمارے 3.45 billion dollar تک پہنچ چکے ہیں اور CBR کے revenue 17% بڑھ چکے ہیں اس کے علاوہ transfer of the revenue from the Federation to the Provinces یہ 19% بڑھ چکے ہیں۔ Fiscal responsibility کے law پیش ہو چکے ہیں۔

جناب والا! یہ وہ اقدامات ہیں جن سے کسی ملک کی اقتصادی صورتحال کا پتا چلتا ہے۔ ان چیزوں کو اگر ہم مدنظر رکھیں تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اقتصادی صورتحال میں پیچھے گئے ہیں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اقتصادی لحاظ سے کچھ آگے ہی بڑھے ہیں اور ہماری اقتصادی صورتحال

اس وقت مستحکم ہے اور ادھر foreign reserves آپ کو معلوم ہے کہ شاید اس سے پہلے، کبھی ہمارے اتنے reserves نہ ہوں ۔ تو ان حالات میں ہماری اقتصادی صورتحال مستحکم ہے ۔

جناب والا! یہ تنقید کی گئی کہ یہ امراء کا بجٹ ہے ' یہ غریب آدمی کا بجٹ نہیں ہے ۔ میں ان provisions کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو اس بجٹ میں کی گئی ہیں ۔ بجٹ میں عوام کے لیے کیا کیا گیا ہے ۔ سب سے ضروری چیز آٹا ہے subsidy دے کر یہ سیکورٹی کی گئی ہے کہ یہ بارہ روپے سے زیادہ نہ ہو ۔ پیٹرول بڑا ضروری ہے ' ہم بھی محسوس کرتے ہیں ' میں بھی محسوس کرتا ہوں میرے دوست بھی محسوس کرتے ہیں کہ پیٹرول کی قیمت زیادہ ہے لیکن دیکھا ہے کہ 7.7 روپے حکومت پیٹرول پر subsidy دے رہی ہے ۔ مٹی کے تیل پر 8.24 روپے subsidy دی جا رہی ہے ۔

جناب والا ! poverty reduction expenditure جو ہیں وہ 278 سے 324 million کیا گیا ہے اور minimum wages بھی بڑھائی گئی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اور میرے دوستوں نے بھی یہ کہا ہے اور میں ان کا ہمنوا ہوں کہ یہ کم ہے لیکن 2500 سے 3000 روپے کی گئی ہے ۔ Old Age Pension سات سو سے ایک ہزار کر دی گئی ہے اس میں 40% اضافہ کیا گیا ہے ۔ Excise duty on soap withdraw کر لی گئی ہے ۔ بائیسکل پر ڈیوٹی کم کردی گئی ہے ۔ 55 plastic items پر ڈیوٹی کم کردی گئی ہے ۔ Sales tax on marriage hall and laundries and drycleaners کم کردی گئی ہیں ۔ جناب ! ان اقدامات کے پیش نظر کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ غریب آدمی کا خیال نہیں رکھا گیا ؛ اس میں غریب آدمی کا خیال رکھا گیا ہے ۔

جناب والا ! subsidy to TCP for import of wheat 3300 million کی حکومت نے دی ہے ۔ Subsidy of TCP for import of sugar 600 million کی حکومت نے دی ہے ۔ sale of wheat in FATA 329 million کی سبسڈی دی گئی ہے اور sale of wheat in Gilgit 294 million کی سبسڈی دی گئی ہے ۔ ان اعداد و شمار کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہنا درست ہوگا کہ غریبوں کا خیال نہیں کیا گیا۔یا اس بجٹ میں غریبوں کے لیے کوئی provision نہیں دی گئی۔یقیناً اس کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔Agriculture

ہماری ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور جب تک زراعت کی ترقی نہ ہو اس وقت تک ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ ہمارا growth rate نہیں بڑھ سکتا۔ ہمارے GDP کا growth rate نہیں بڑھ سکتا اور ہمارا inflation control نہیں ہو سکتا اس کے لیے بھی حکومت نے خاصا کام کیا ہے۔ کپاس اور گندم کی قیمت بڑھائی گئی، 31663 ٹریکٹر منگوائے گئے، 25000 Combines منگوائی گئیں۔ 200 بلڈوزر بلوچستان اور صوبہ سرحد کے لیے منگوائے گئے۔ کھالوں کو پکا کرنے کے لیے 4 billion دیے گئے۔ گومل، میرانی اور پٹ فیڈر کینال وغیرہ کے لیے اس بجٹ میں گنجائش رکھی گئی ہے۔ Duty on tractors reduced from 20% to 50% فاسفیٹ پر ڈیوٹی پہلے ہی کم کی گئی تھی اور agriculture مشینری، بلڈوزر وغیرہ پرکسٹم ڈیوٹی exempt کی گئی ہے۔

جناب والا! ان حالات میں agriculture کی ترقی کے لیے بھی حکومت نے اس بجٹ میں کافی گنجائش رکھی ہے اور انڈسٹری کا relief تو میں سمجھتا ہوں کہ raw material اور مشینری import کرنے پر جو ڈیوٹی معاف کی گئی ہے یہی ٹیکسٹائل اور دوسری انڈسٹری کے لیے کافی incentives ہیں ہماری industrial growth کے لیے اور ہماری industrial ترقی کے لیے۔ ٹائروں پر ڈیوٹی معاف کی گئی ہے۔ واشنگ مشین، T.V اور AC پر ڈیوٹی معاف کی گئی ہے۔ جناب والا! حکومت اس سے پوری طرح آگاہ ہے کہ industrial ترقی ہونی چاہیے۔ کسٹم کے بقایاجات وصول کرنے کے لیے اصل قیمت وصول کرکے انہوں نے باقی ہر چیز معاف کر دی ہے۔ کارپٹ ٹیکسٹائل، لیدر، سرجیکل اور سپورٹس کے لیے raw material پر ڈیوٹی معاف کر دی گئی ہے۔ صابن سازی پر بھی ڈیوٹی معاف کر دی گئی ہے۔ جناب والا! یہ وہ اقدامات ہیں جو کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد fixed income group کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان کی تنخواہیں ۹ سے ۲۳ فیصد تک بڑھا دی گئی ہیں۔ جناب! یہ متوقع تھا اور یہ سوچ رہے تھے۔ اس کے متعلق سب کا مطالبہ تھا کہ ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں اور حکومت نے اس سلسلے میں خاطر خواہ کام کرکے fixed income group کو بھی یہ سہولت دی ہے۔

جناب والا! NFC کے متعلق ضرور کہا گیا، بالکل صحیح بات ہے کہ NFC کا فیصلہ ہونا چاہیے لیکن جناب والا! دیکھنا یہ ہے کہ کیا NFC کے متعلق کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔

کیا NFC کے متعلق حکومت خاموشی سے بیٹھی ہے۔ NFC کے متعلق بارہا meetings ہو چکی ہیں۔ ایک طرف ہم یہ کہتے ہیں کہ consensus پیدا کیا جائے۔ اگر consensus پیدا کرنا ہوگا تو یقیناً یہ وقت لے گا۔ اس consensus کو پیدا کرنے کے لیے ہی یہ وقت آیا ہے وگرنہ اگر فیصلہ کرنا ہوتا، اگر حکومت نے فیصلہ کرنا ہوتا، اگر اکثریت سے کوئی فیصلہ کرنا ہوتا تو شاید آج تک فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ NFC کا فیصلہ بھی خاطر خواہ طور پر جلد ہو جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ NFC کے بغیر بجٹ نہیں آنا چاہیے تھا۔ میں اس سے agree نہیں کرتا۔ بجٹ تو بہرحال آنا تھا۔ NFC ایک ایسا امر ہے جس کا یقیناً فیصلہ ہونا چاہیے لیکن بجٹ بھی آسکتا ہے اور مجھے امید ہے کہ NFC کا فیصلہ خوش آئند طریقے سے اور تمام فریقین کی رضامندی سے طے ہو جائے گا۔

جناب والا! جناب وزیر مملکت برائے خزانہ موجود نہیں ہیں لیکن وزراء تو موجود ہیں۔ اب تھوڑا سا ہم سے گلہ بھی سن لیں۔ کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جو کہ عرض کرنی ہیں۔ کچھ شکوہ اور گلہ بھی ہے۔ سب سے بڑا شکوہ اور گلہ یہ ہے کہ بجٹ کے لیے جتنا وقت مختص کیا گیا ہے، جس طرح کا طریق کار ہے بجٹ کے پیش کرنے کا۔ میں ذاتی طور پر عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس سے اطمینان نہیں ہے۔ میں نے پچھلے سیشن میں بھی عرض کیا تھا کہ ہمارے اس بجٹ میں، یہ جو اتنا ضخیم بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں جناب والا! اگر میں کہوں تو popular will اس وقت تک تو نہیں ہے۔ کل کو اگر نیشنل اسمبلی پاس کر لے گی تو شاید یہ کہا جائے کہ انہوں نے مہر لگا دی ہے لیکن جناب والا! اس بجٹ میں popular will ہونی چاہیے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جنوری میں یہ pre-budget سیشن ہمارے ہوا کریں۔ Pre-budget سیشن اگر ہوں گے تو ہم باتیں کریں گے۔ ہم بہت سی باتیں کریں گے۔ بہت سے مطالبات پیش کریں گے۔ شاید ہم اپنے لوکل مطالبات پر بھی مرکوز ہوں اور ہم قومی سطح پر بھی بات کریں۔ ہم میں talent موجود ہے۔ الحمدللہ یہ سینیٹ جو بیٹھی ہے اس میں full talent ہے۔ یہ تمام قومی issues پر بڑی contribution کر سکتی ہے۔ آپ نے آج ہی دیکھا احمد علی صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس 200 amendments آئی ہیں۔ جناب یہ اس House کا talent ہے۔ اس House کے پاس talent ہے۔ اگر جنوری میں آپ pre-budget سیشن کیا کریں تو آپ کو بہت سی مفید

تجاویز مل سکیں گی۔ ان تجاویز کی بنا پر اگر آپ بجٹ بنائیں گے تو وہ popular will کو reflect کر رہا ہوگا۔ یہ stamping اتنی زیادہ موثر نہیں ہے اور میرے خیال میں popular will کو depict نہیں کرے گی۔ اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ pre-budget session کیا جائے۔

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ foreign debts کے متعلق ہے۔ جناب والا! تمام خوبیاں ہوں، ہمارا growth rate بڑھے، ہمارے reserves بڑھ جائیں، ہمارے ملک میں ترقی ہو، agriculture ترقی کرے، ہماری industry ترقی کرے، ہماری per capita income بڑھ جائے لیکن اگر میں مقروض ہوں، اگر میں قرضے کی زندگی گزار رہا ہوں، یہاں بیٹھے ہوئے ہم سب لوگ اگر مقروض ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ملک اس وقت ترقی کرے گا جب یہ foreign debt سے نکل آئے گا جب تک foreign debt سے نہیں نکلتا اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک مقروض شخص اور مقروض ملک زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں special مہم چلانی چاہیے۔

آئندہ آنے والے ہر بجٹ میں ایک رقم مختص کی جائے کہ اتنا روپیہ ہم foreign debts کی liquidation کے لیے دیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غالباً 1999 میں 37.6 billion تھا اب 2005 میں 36.62 billion ہے۔ لیکن جناب والا! 36.62 billion rupees کا مقروض ہونا بھی کوئی خوش آئند بات نہیں ہے تو اس لیے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بجٹ کے لیے ایک regular feature بنائیں کہ foreign debt کو ہم نے کیسے کم کرنا ہے۔

جناب والا! اس کے لیے بجٹ میں گنجائش رکھی جائے، ایک مہم چلائی جائے اور اس میں شہری بھی contribute کریں۔ میری تجویز ہے کہ sale of land جو پچاس پچاس لاکھ کے مکان خریدتا ہے جو کروڑ، دو کروڑ کے مکان خریدتا ہے اگر وہ debt repayment میں کچھ contribute کرے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اگر کوئی مرسیڈیز میں سوار ہوتا ہے یا اگر کوئی اٹھارہ اٹھارہ، پچاس پچاس لاکھ کی گاڑی خریدتا ہے وہ اگر debt repayment میں کچھ contribute کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں ہوگا اور نہ صرف یہ کہ taxable ہے بلکہ کار خیر ہے اس کو ضرور introduce کرنا چاہیے۔

community and I am sure with the others also, as I understand.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نہیں جناب! وہ بڑی مختصر سی ہوئی تھی۔ وہ interaction ایک دن ہوئی تھی اور اس ایک دن میں یہ تو بالکل نہیں آیا، جہاں تک اس Five Year Plan کا تعلق ہے لیکن کچھ گزارشات ہم نے ضرور کی تھیں، مہنگائی، inflation, agriculture کے متعلق کی تھیں۔

جناب چیئرمین: جناب اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ آج بدقسمتی سے ایک اور بجٹ بغیر NFC Award کے آیا۔ ابھی کہا گیا کہ کوشش کی جا رہی ہے NFC Award کی۔ NFC Award تین سال میں تو consensus یہ گورنمنٹ نہیں بنا پائی۔ اب ہمیں دلاسے دے رہے ہیں کہ جی انشاء اللہ وہ قریب ہے، آ جائے گا لیکن جناب چیئرمین! کیا NFC Award میں دو باتیں ہم نے سامنے رکھی ہیں؟ ایک when the Constitution is violated in letter another when the Constitution is violated in spirit. I would say that without NFC Award if it comes in, the budget violates the spirit of the Constitution because it violates the spirit of the federation.

جب تک یہ آئین ہے، یہ ملک federation ہے، ایک وفاق ہے۔ اب وفاق کو اپنے حصے کا جو پیسہ ملنا ہے اس کا تعین جناب چیئرمین! کیسے ہو گا اگر NFC Award سامنے نہیں آتا اور کیا اس میں ہم حق بجانب نہیں کہ ہم کہیں کہ تین سال کس لیے NFC Award نہیں آیا کہ کہیں لوگوں نے انا کا مسئلہ بنا لیا ہے، کہیں لوگوں نے اس کو ضد کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ پھر یہاں یہ کہا گیا جناب چیئرمین! آپ نہیں تھے ہمارے Presiding Officer بیٹھے تھے کہ جی country is strong if the defence is strong. جناب! میرے خیال میں 1947 سے لے کر آج تک یہ بات ہم سنتے رہے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ یہ mindset ہم بدلیں۔ جب تک اس ملک کے اندر ایک دوسرے پر اعتماد نہ ہو۔ جب تک اس ملک کی federation کی اکائیوں کا اعتماد بحال نہیں ہوتا، یہ ملک مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ ضرورت آپ کو نہیں تھی، اگر یہ ضرورت گورنمنٹ کو نہیں

تجاویز مل سکیں گی۔ ان تجاویز کی بنا پر اگر آپ بجٹ بنائیں گے تو وہ popular will کو reflect کر رہا ہوگا۔ یہ stamping اتنی زیادہ موثر نہیں ہے اور میرے خیال میں popular will کو depict نہیں کرے گی۔ اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ pre-budget session کیا جائے۔

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ foreign debts کے متعلق ہے۔ جناب والا! تمام خوبیاں ہوں، ہمارا growth rate بڑھے، ہمارے reserves بڑھ جائیں، ہمارے ملک میں ترقی ہو، agriculture ترقی کرے، ہماری industry ترقی کرے، ہماری per capita income بڑھ جائے لیکن اگر میں مقروض ہوں، اگر میں قرضے کی زندگی گزار رہا ہوں، یہاں بیٹھے ہوئے ہم سب لوگ اگر مقروض ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ملک اس وقت ترقی کرے گا جب یہ foreign debt سے نکل آئے گا جب تک foreign debt سے نہیں نکلتا اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایک مقروض شخص اور مقروض ملک زندگی گزار رہے ہیں۔ اس کے لیے ہمیں special مہم چلانی چاہیے۔

آئندہ آنے والے ہر بجٹ میں ایک رقم مختص کی جائے کہ اتنا روپیہ ہم foreign debts کی liquidation کے لیے دیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غالباً 1999 میں 37.6 billion تھا اب 2005 میں 36.62 billion ہے۔ لیکن جناب والا! 36.62 billion rupees کا مقروض ہونا بھی کوئی خوش آئند بات نہیں ہے تو اس لیے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بجٹ کے لیے ایک regular feature بنائیں کہ foreign debt کو ہم نے کیسے کم کرنا ہے۔

جناب والا! اس کے لیے بجٹ میں گنجائش رکھی جائے، ایک مہم چلائی جائے اور اس میں شہری بھی contribute کریں۔ میری تجویز ہے کہ sale of land جو پچاس پچاس لاکھ کے مکان خریدتا ہے جو کروڑ، دو کروڑ کے مکان خریدتا ہے اگر وہ debt repayment میں کچھ contribute کرے تو کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اگر کوئی مرسیڈیز میں سوار ہوتا ہے یا اگر کوئی اٹھارہ اٹھارہ، پچاس پچاس لاکھ کی گاڑی خریدتا ہے وہ اگر debt repayment میں کچھ contribute کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی حرج نہیں ہوگا اور نہ صرف یہ کہ taxable ہے بلکہ کار خیر ہے اس کو ضرور introduce کرنا چاہیے۔

community and I am sure with the others also, as I understand.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ نہیں جناب! وہ بڑی مختصر سی ہوئی تھی۔ وہ interaction ایک دن ہوئی تھی اور اس ایک دن میں یہ تو بالکل نہیں آیا، جہاں تک اس Five Year Plan کا تعلق ہے لیکن کچھ گزارشات ہم نے ضرور کی تھیں، مہنگائی، inflation, agriculture کے متعلق کی تھیں۔

جناب چیئرمین: جناب اسفند یار ولی۔

سینیٹر اسفند یار ولی: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ آج بدقسمتی سے ایک اور بجٹ بغیر NFC Award کے آیا۔ ابھی کہا گیا کہ کوشش کی جا رہی ہے NFC Award کی۔ NFC Award تین سال میں تو consensus یہ گورنمنٹ نہیں بنا پائی۔ اب ہمیں دلاسے دے رہے ہیں کہ جی انشاء اللہ وہ قریب ہے، آ جائے گا لیکن جناب چیئرمین! کیا NFC Award میں دو باتیں ہم نے سامنے رکھی ہیں؟ ایک when the Constitution is violated in letter another when the Constitution is violated in spirit. I would say that without NFC Award if it comes in, the budget violates the spirit of the Constitution because it violates the spirit of the federation.

جب تک یہ آئین ہے، یہ ملک federation ہے، ایک وفاق ہے۔ اب وفاق کو اپنے حصے کا جو پیسہ ملنا ہے اس کا تعین جناب چیئرمین! کیسے ہو گا اگر NFC Award سامنے نہیں آتا اور کیا اس میں ہم حق بجانب نہیں کہ ہم کہیں کہ تین سال کس لیے NFC Award نہیں آیا کہ کہیں لوگوں نے انا کا مسئلہ بنا لیا ہے، کہیں لوگوں نے اس کو ضد کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ پھر یہاں یہ کہا گیا جناب چیئرمین! آپ نہیں تھے ہمارے Presiding Officer بیٹھے تھے کہ جی country is strong if the defence is strong. جناب! میرے خیال میں 1947 سے لے کر آج تک یہ بات ہم سنتے رہے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ یہ mindset ہم بدلیں۔ جب تک اس ملک کے اندر ایک دوسرے پر اعتماد نہ ہو۔ جب تک اس ملک کی federation کی اکائیوں کا اعتماد بحال نہیں ہوتا، یہ ملک مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ ضرورت آپ کو نہیں تھی، اگر یہ ضرورت گورنمنٹ کو نہیں

تھی، یہاں پر اس وقت کے وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین اٹھے اور جب انہوں نے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کیا تو اس وقت بھی آپ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے ، across the board یہاں پر جتنے desks بجائے گئے، ان کو سنا اور جو تقاریر یہاں ہوئی تھیں ، انہیں بھی سنا تھا۔ جب میں اس دن تقریر کے لیے اٹھا تھا تو میں نے ایک بات کہی تھی کہ شاید اس طرف بیٹھے ہوئے ساتھیوں کو یہ بات اچھی نہ لگے کہ پاکستان میں کمیٹیوں کی روایت یہ ہے کہ جس مسئلہ سے جان چھڑانی ہے، اسے کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کا وہ حشر نہ ہو جو عام طور پر کمیٹیوں کا ہوتا ہے لیکن آج بڑے افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کا حشر بھی وہی ہوا ہے جو روایت ہمارے ہاں کمیٹیوں کی رہی ہے۔ اس کی 7 جنوری dead line تھی کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ اب تو جون بھی آیا گیا ہے ، کیا وجہ ہے کہ آج تک اس کمیٹی کی رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے؟

جناب چیئرمین ! بجٹ آپ ہمیں کچھ بھی دیں لیکن اس سے کوئی بندہ انکار نہیں کر سکتا کہ ملک کی سیاسی صورت حال خراب ہوتی ہے تو اس کا effect بھی آپ کے بجٹ پر پڑتا ہے اور اگر peace ہوتا ہے تو اس کا اچھا effect بھی آپ کے بجٹ پر پڑتا ہے - آج میں دعوٰی سے کہہ سکتا ہوں کہ آج نہ تو وفاق اور صوبوں کے درمیان اعتماد ہے اور نہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے درمیان اعتماد ہے۔ آج تو کسی ادارے پر عام بندے کا اعتماد رہا ہی نہیں ہے۔ ہمیں اس اعتماد کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ اعتماد بحال نہیں ہوتا ، اس وقت تک سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ عام آدمی کے حالات بہتر ہو جائیں۔ یہ کہنا کہ یہ بجٹ اچھا ہے اور اس میں یہ چیزیں اچھی ہیں۔ جناب والا! آپ دیکھیں کہ پرسوں بجٹ پیش ہوا ہے اور آپ آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں، جن میں لکھا ہوا ہے کہ گوشت پانچ روپے فی کلو مہنگا ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ امیروں کا نہیں ہے ، غریبوں کا بجٹ ہے، عوام کا بجٹ ہے۔ جناب والا! مجھے ذرا یہ کوئی بتا دے --- میرے ایک چچا تھے، شاید آپ نے ان کا نام سنا ہوگا، ان کا نام غنی تھا، وہ ایک فلسفی تھے۔ ایک دن مجھے کہتے ہیں کہ دو قسم کے بندے ہوتے ہیں۔ ایک بندہ وہ ہوتا ہے جو اس لیے پیسہ کماتا ہے کہ پیسہ اس کا ذریعہ زندگی بنے۔ دوسرا بندہ وہ ہوتا ہے جس کے لیے پیسہ زندگی کا مقصد ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے لیے پیسہ

NRB is on record, even General Musharraf is on record. We have taken the first step. We have devolved from provinces to the districts. Now, we will devolve from the centre to the provinces. Where is that province? Why has not the NRB come up? Even now, today with the formula of devolving from Centre to the provinces.

میں openly یہ کہتا ہوں کہ وہ جو صوبے میں تھوڑے بہت اختیارات تھے وہ آپ نے اٹھا کر ضلعوں کو دے دیے۔ اس وقت صوبائی حکومت ایک ڈاک خانہ ہے جو NRB کے خطوط لے کر ضلعے میں پہنچاتا ہے اور ضلعے کا جواب اٹھا کر واپس NRB میں پہنچاتا ہے ۔ اس کے علاوہ تو ان کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں۔جناب! میں اپنے صوبے کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آج بھی ہمیں اپنے net profits نہیں مل رہے ، نہیں مل رہے سے میری مراد یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں جب CCI کی meeting ہوئی اور اے جی این قاضی صاحب کا formula تھا ۔ Agreement ہوا تو ۱۹۹۱ء میں ہمیں چھ ارب روپے ملے ۔ آج بھی without any legalities وہی چھ ارب آج تک مل رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی چھ ارب روپے ملے ۔اب بھی کہا جاتا ہے کہ تمہیں چھ ارب ملیں گے۔اب CCI is constitutional جب یہاں amendments کی بات ہو رہی تھی تو وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ CCI بڑا important ہے ۔ CCI کی یہ اہمیت ہے' یہ اہمیت ہے ۔ میں نے مڑ کر اسے یہی کہا کہ جو فیصلے CCI کے already ہیں' کیا وہ آپ مانتے ہیں ۔CCI کا فیصلہ چھوڑیں ۔ ہمیں یہاں بہت کہا جاتا ہے کہ جی سپریم کورٹ ہے' judiciary ہے ' judiciary کا اپنا ایک مقام ہے - Don't discuss the role of judges. Don't discuss this, don't discuss that. بڑے افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب وہ سپریم کورٹ یہ فیصلہ دیتی ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو اختیار ہے کہ وہ amendment کرے وہ تو جنرل پرویز مشرف کو منظور ہوتا ہے ۔ وہی سپریم کورٹ جب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ بجلی کا جو سرچارج ہے it will be a part of basic price. وہ ہمیں منظور نہیں ہے ۔وہی سپریم کورٹ یہی فیصلہ دیتی ہے کہ شہباز شریف واپس آ سکتا ہے وہ ہمیں منظور نہیں۔جناب یہ pick and choose آپ کب تک کرتے رہیں گے۔ کب تک یہ گورنمنٹ بیٹھ کر اپنی مرضی کے فیصلے مانے گی اور جو ان

تھی، یہاں پر اس وقت کے وزیر اعظم چوہدری شجاعت حسین اٹھے اور جب انہوں نے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کیا تو اس وقت بھی آپ اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے ' across the board یہاں پر جتنے desks بجائے گئے، ان کو سنا اور جو تقاریر یہاں ہوئی تھیں ، انہیں بھی سنا تھا۔ جب میں اس دن تقریر کے لیے اٹھا تھا تو میں نے ایک بات کہی تھی کہ شاید اس طرف بیٹھے ہوئے ساتھیوں کو یہ بات اچھی نہ لگے کہ پاکستان میں کمیٹیوں کی روایت یہ ہے کہ جس مسئلہ سے جان چھڑانی ہے، اسے کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اس کمیٹی کا وہ حشر نہ ہو جو عام طور پر کمیٹیوں کا ہوتا ہے لیکن آج بڑے افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کا حشر بھی وہی ہوا ہے جو روایت ہمارے ہاں کمیٹیوں کی رہی ہے۔ اس کی 7 جنوری dead line تھی کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ اب تو جون بھی آیا گیا ہے ، کیا وجہ ہے کہ آج تک اس کمیٹی کی رپورٹ سامنے نہیں آئی ہے؟

جناب چیئرمین ! بجٹ آپ ہمیں کچھ بھی دیں لیکن اس سے کوئی بندہ انکار نہیں کر سکتا کہ ملک کی سیاسی صورت حال خراب ہوتی ہے تو اس کا effect بھی آپ کے بجٹ پر پڑتا ہے اور اگر peace ہوتا ہے تو اس کا اچھا effect بھی آپ کے بجٹ پر پڑتا ہے ۔ آج میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آج نہ تو وفاق اور صوبوں کے درمیان اعتماد ہے اور نہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے درمیان اعتماد ہے۔ آج تو کسی ادارے پر عام بندے کا اعتماد رہا ہی نہیں ہے۔ ہمیں اس اعتماد کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ اعتماد بحال نہیں ہوتا ، اس وقت تک سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ عام آدمی کے حالات بہتر ہو جائیں۔یہ کہنا کہ یہ بجٹ اچھا ہے اور اس میں یہ چیزیں اچھی ہیں۔ جناب والا! آپ دیکھیں کہ پرسوں بجٹ پیش ہوا ہے اور آپ آج کے اخبارات اٹھا کر دیکھیں، جن میں لکھا ہوا ہے کہ گوشت پانچ روپے فی کلو مہنگا ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ امیروں کا نہیں ہے ، غریبوں کا بجٹ ہے، عوام کا بجٹ ہے۔ جناب والا! مجھے ذرا یہ کوئی بتا دے --- میرے ایک چچا تھے، شاید آپ نے ان کا نام سنا ہوگا، ان کا نام غنی تھا، وہ ایک فلسفی تھے۔ ایک دن مجھے کہتے ہیں کہ دو قسم کے بندے ہوتے ہیں۔ ایک بندہ وہ ہوتا ہے جو اس لیے پیسہ کماتا ہے کہ پیسہ اس کا ذریعہ زندگی بنے۔ دوسرا بندہ وہ ہوتا ہے جس کے لیے پیسہ زندگی کا مقصد ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے لیے پیسہ

NRB is on record, even General Musharraf is on record. We have taken the first step. We have devolved from provinces to the districts. Now, we will devolve from the centre to the provinces. Where is that province? Why has not the NRB come up? Even now, today with the formula of devolving from Centre to the provinces.

میں openly یہ کہتا ہوں کہ وہ جو صوبے میں تھوڑے بہت اختیارات تھے وہ آپ نے اٹھا کر ضلعوں کو دے دیے۔ اس وقت صوبائی حکومت ایک ڈاک خانہ ہے جو NRB کے خطوط لے کر ضلعے میں پہنچاتا ہے اور ضلعے کا جواب اٹھا کر واپس NRB میں پہنچاتا ہے ۔ اس کے علاوہ تو ان کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں۔جناب! میں اپنے صوبے کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آج بھی ہمیں اپنے net profits نہیں مل رہے ، نہیں مل رہے سے میری مراد یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء میں جب CCI کی meeting ہوئی اور اے جی این قاضی صاحب کا formula تھا ۔ Agreement ہوا تو ۱۹۹۱ء میں ہمیں چھ ارب روپے ملے ۔ آج بھی without any legalities وہی چھ ارب آج تک مل رہے ہیں۔ پچھلے سال بھی چھ ارب روپے ملے ۔اب بھی کہا جاتا ہے کہ تمہیں چھ ارب ملیں گے۔اب CCI is constitutional جب یہاں amendments کی بات ہو رہی تھی تو وسیم سجاد صاحب نے کہا کہ CCI بڑا important ہے ۔ CCI کی یہ اہمیت ہے، یہ اہمیت ہے ۔ میں نے مڑ کر اسے یہی کہا کہ جو فیصلے CCI کے already ہیں، کیا وہ آپ مانتے ہیں ۔CCI کا فیصلہ چھوڑیں ۔ ہمیں یہاں بہت کہا جاتا ہے کہ جی سپریم کورٹ ہے، judiciary ہے، judiciary کا اپنا ایک مقام ہے ۔ Don't discuss the role of judges. Don't discuss this, don't discuss that. بڑے افسوس سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب وہ سپریم کورٹ یہ فیصلہ دیتی ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو اختیار ہے کہ وہ amendment کرے وہ تو جنرل پرویز مشرف کو منظور ہوتا ہے ۔ وہی سپریم کورٹ جب یہ فیصلہ دیتی ہے کہ بجلی کا جو سرچارج ہے it will be a part of basic price. وہ ہمیں منظور نہیں ہے ۔وہی سپریم کورٹ یہی فیصلہ دیتی ہے کہ شہباز شریف واپس آ سکتا ہے وہ ہمیں منظور نہیں۔جناب یہ pick and choose آپ کب تک کرتے رہیں گے۔ کب تک یہ گورنمنٹ بیٹھ کر اپنی مرضی کے فیصلے مانے گی اور جو ان

کے خلاف ہو وہ کہیں گے کہ نہیں مانتے۔ جناب trust کیسے build up ہوگا۔ جب سی سی آئی کے فیصلے کو آپ نہیں مانتے ہو۔ جب violate کرتے ہوئے اس کے اپنی ہی فیصلے کو مجھے کیسے کہہ سکتے ہو کہ آ کر ہم پر اعتماد کرو۔ میں اعتماد نہیں کروں گا۔

فاٹا چونکہ جو کچھ وزیرستان میں ہو رہا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تھوڑی سی بات میں فاٹا پر کردوں۔ ایک تو یہ کہ political parties act FATA کو extend کیا جائے۔ اس ملک کی لبرل اور جمہوری طاقتوں کو آپ کیوں اجازت نہیں دیتے کہ وہ جا کر فاٹا میں سیاست کریں۔ میرے خیال میں یہ دنیا کا واحد علاقہ ہے جہاں پر one man, one vote تو ہے لیکن political parties نہیں۔ میرے خیال میں کسی democracy میں آپ ایسی مثال مجھے دوسری نہیں دے سکتے۔

Where you have democracy, you have one man one vote but they do not have the right to form a political party, to join a certain political party. Which again, is indirect violation of the Constitution of Pakistan.

جناب ان علاقوں کو کھولنا--- میری درخواست یہ ہوگی اب پتا نہیں یہاں پر عمر ایوب صاحب ہیں نہیں۔ Whether anyone is taking any notes or not

Mr. Chairman: Let me clarify this. Mr. Omar Ayub has requested the House. He is moving around between the Senate and its Standing Committee on Finance because the suggestions that have been considered will be here and the people are here constantly taking notes. The House should be informed of that.

سینیٹر اسفند یار ولی، کوئی نوٹس نہیں لے رہا۔ کون لے رہا ہے آپ یہ بتائیے۔

جناب چیئرمین، میں عرض کروں - Their people behind you also, their people are here also طاہر صاحب بیٹھے ہیں وہ نوٹس لے رہے ہیں - He is a responsible person, it is being done I can assure you.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال (وزیر برائے ماحولیات)۔ آپ یقین کریں میں ایک ایک لفظ ولی صاحب کا سن رہا ہوں and I am keeping track of it اور اگر کہیں تو میں ابھی کچھ جواب بھی دے دوں گا۔

جناب چیئرمین ، نہیں وہ کہہ رہے ہیں do not worry, he is the responsible person, I am sure it is being done.

Major (Retd.) Tahir Iqbal: It is concern for us and we should listen to you and make sure as and when good suggestions come we induct them into the future planning.

سینیٹر اسفند یار ولی، جناب ایک porposal میں نے دینی ہے کہ ہر ایجنسی سے جب آپ دوسری ایجنسی جاؤ گے۔ میں کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ میرا دوست نصیر اس کی attention divert کر رہا ہے۔ اس سے گپیں لگا رہا ہے۔ اگر نصیر کو آپ ایک سیٹ اس طرف کر دیں پھر میرے خیال میں مسئلہ حل ہوگا وہ دونوں آپس میں گپیں لگا رہے ہیں۔ شکریہ نصیر۔ بات یہ ہے جناب، کہ اب خیبر ایجنسی اور مہمند ایجنسی کا common border ہے لیکن عجیب مسئلہ ہے کہ اگر خیبر ایجنسی سے آپ نے مہمند ایجنسی آنا ہے تو you have to come to Peshawar and then go on to Khyber. اگر باجوڑ سے ایک بندے کو وزیرستان جانا ہے تو پشاور آکر ڈی آئی خان جاکر then he can enter Waziristan. Could we please have a highway that will cut across FATA. That will connect all Agencies to each other. That is the most important thing if you really want to open FATA. That will connect all the Agencies to each other. That is the most important thing if you really want to open FATA to the world

آج فاٹا کی funding جو ہے۔ ٹھیک ہے اس حد تک جو عام ایم این اے اور سینیٹر کو پیسہ ملتا ہے اس حد تک تو ہمارے جو FATA elected representative کے ہیں they are

لیکن involved

they are not involved and they are not taken into confidence when the Annual Development Programme for FATA is made. Please do not rely just on the bureaucrats, rely on our own people. They do not belong to the Opposition, they belong to the Government.

اپنے بندوں کو خدارا! اعتماد میں لے کر فاٹا کے جو Annual Development Programme ہیں وہ بنائیں۔

Sir, increase in budget for NAB and Defence.

Literally جناب مجھے تو پتا نہیں ہے کہ NAB کیا کر رہی ہے کیا نہیں کر رہی۔ اس کے لیے ہم پیسہ increase کر رہے ہیں ٹھیک ہے for services, provided you have to do. What was the basic concept of NAB and where is NAB standing today.. I thought اور شاید میں پٹھان ہوں، موٹا گوشت کھانے والا، موٹے دماغ والا ہوں۔ زیادہ باریکیاں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔ ہمارا تو خیال یہ تھا کہ NAB کی ڈیوٹی یہ ہے کہ ملک کے کرپٹ بندوں کو پکڑ کر وہ جیل بھیجے۔ آج اخبارات اٹھا کر جب ہم پڑھتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ نہیں، نہیں، یہ غلط ہے۔ NAB کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ کرپٹ بندوں کو پکڑ کر شوکت عزیز صاحب کے حوالے کریں۔ اس کے بجٹ کو increase کرنا۔ اب میرا خیال ہے کہ ان کی majority اتنی ہے کہ اور خریداری کی ضرورت ہی نہیں۔ تو پھر NAB کا فائدہ کیا ہے آپ increase کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو ہم اٹھ کر کہتے ہیں کہ we want peace with Afghanistan,we want peace with India,we want peace with China, peace with Iran. جب ہر جگہ آپ peace کے لیے بات کر رہے ہو and why you increase your defence budget. Sir, لیکن وہ trust جس کی میں بات کرتا ہوں آج بھی internally تو میں نے بات کی internationally بھی trust نہیں ہے۔ آج کا نوائے وقت آپ اٹھا کر پڑھ لیں، آج کا مشرق آپ اٹھا کر پڑھ لیں۔ دو statements آئی ہیں ایک انڈین وزیر خارجہ کی I will not go in the detail, let the Government look at those statements

ایک افغانستان میں جو امریکہ کا سفیر بیٹھا ہے اس کی۔ They are very alarming sir, and
I think it should be noted down اور جو نکات انہوں نے اٹھائے ہیں اس پر کچھ آگے
پیش رفت ہونی چاہیے کیونکہ میں بالکل ---- میں تو political worker ہوں political
worker ہونے کے ناتے history study کی ہے۔ Sir, if you study history تیمور کے
زمانے سے لے کر آج تک whatever has happened in Afghanistan has always
affected the Indo-Pak Sub-Continent اس وقت سے آپ پڑھ لیں۔ آج میں کوئی
جھجک محسوس نہیں کرتا جب میں یہ کہوں کہ جب تک ایک پرامن اور ترقی یافتہ افغانستان نہیں،
ایک پرامن اور ترقی یافتہ پاکستان کا تصور غلط ہے۔

You have to have a peaceful, forward looking and democratic Afghanistan to have a peaceful forward looking and democratic Pakistan.

آج بھی شکوک و شبہات ان دونوں ممالک کے درمیان ہیں۔ Those need to be
addressed, they have to be addressed otherwise the effect is going to be
اگر catastrophic کہوں تو I do not think that will be a wrong , I will not take
more time of yours آخر میں ایک بات یہ کہوں گا کہ جہاں پر پاکستان کھڑا ہے، جو مسئلے
ہمارے سامنے ہیں ماسوائے national reconciliation کے اس کا اور کوئی راستہ نہیں۔ جتنی
بھی اس ملک کی political forces ہیں

they have got to come out, and come up to the expectations of the people of Pakistan, come up to the expectations of the country, as a state, as a country.

لیکن

national reconciliation without the leadership of the two main stream political entities, I think then it is the idiotic dream, if I am permitted to use that word. It is up to the Government of the day or to the person who controls the Government of the day. You. before things get out of

hand, let the leadership of two major political entities come back to Pakistan, let all the political leadership of this country sit together and give a formula where we can solve the problem of this country, where we can give a message to the people that we can live, decentralize, that we can be a proud nation, that is not possible by force, that cannot be possible by coercion, that can be only possible by the free will of the political leadership of the country. It cannot and I want to underline that cannot come through the armed forces. The Army cannot give political directions to the people of Pakistan. We feel, yes I accept the role of the army.

کہ وہ اس ملک کا چوکیدار ہے، میں چوکیدار ماننے کو تیار ہوں، ملک کا مالک ماننے کو میں ہرگز تیار نہیں ہوں۔ جب بھی فوج نے یہ کوشش کی اور وہ ملک کی مالک بنی، تبھی ملک کو بحرانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ Through you, I would request them, please, کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں، اسے ضد کا مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ مسئلے کا حل نہیں ہے کہ آپ اٹھ کر کہہ دیں کہ فلاں نہیں آئے گا، فلاں نہیں آئے گا، اس سے بات چیت کرنے کو تیار نہیں، اس سے بات کرنے کو تیار نہیں، یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔ آپ نے فراخ دل ہونا ہے کیونکہ آپ آج طاقت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے فراخ دل ہونا ہے، آپ نے اس ملک کی سیاسی قوتوں کو ساتھ لے جانا ہے that is only way, you can survive as a proud nation. I thank you. جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، جناب اسحاق ڈار۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے دوساتھیوں نے اس House میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور میں Treasury Bench کے جناب بھنڈر صاحب کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے کچھ propoor باتیں کی ہیں۔ جناب چیئرمین! سب سے

پہلے میں record پر یہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ تیسرا consecutive Budget ہے جو without NFC Award ہے۔ آپ نے دیکھا کہ اسی کی delibrations پر اس House کا کتنا time خرچ ہو چکا ہے اور میں نے یہ warn کیا تھا کہ یہ چھوٹے صوبوں کی احساس محرومی میں اضافہ ہو گا اور آپ نے وہی دیکھا کہ یہاں بجٹ کی کتابوں سے کیا سلوک ہوا۔ یہ ان کا قصور نہیں ہے، بجٹ سے پوری sympathy ہے جو حکومت ہمیشہ is in power, they are responsible to take the Opposition concerns and problems with seriousness. Sir, unfortunately میں ان کی technicalities کو explain کرنے سے پہلے یہ ضرور عرض کروں گا کہ جمہوری اور غیر جمہوری سوچ کا یہ ایک فرق ہے کیونکہ وہ ابھی اپنے آپ کو ایک جمہوری حکومت کہتے ہیں اور میں مانتا ہوں کہ election process ہوا ہے۔ جب 1991 میں 17 سال کے بعد اس ملک میں اگر NFC Award finalize ہوا تو وہ ایک جمہوری حکومت میاں نوازشریف کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے کیا۔ Second Award 1997 دوبارہ پاکستان مسلم لیگ (نواز) نے finalize کیا تو جس کی 1st revision July, 2002 سے پہلے ہونی تھی اور ہمیں نہ 2002 نہ 2003 نہ 2004 نہ 2005 اب تین سال سے ہمارے بجٹ اس کے بغیر آ رہے ہیں۔ مجھے accounting point of view سے یہ worry ہے، شاید لوگ اس کی implications نہیں سمجھتے۔ Minister of State for Finance ایک TV interview میں میرے ساتھ تھے۔ ایک channel سے live interview تھا اور انہوں نے فرمایا کہ جب President صاحب finalize کریں گے تو اس بجٹ میں assessment کر لیں۔ خدا کے لیے it is a secret document, we have a respect and regard for this document, you cannot do this جب چاہیں ہر دن جو چاہیں، اس کو change کریں۔ جناب! اس بجٹ پر depend ہوتا ہے جو چاروں صوبوں کے بجٹ آنے والے ہیں، اس میں صوبوں کے لیے جو allocations allocate کی گئی ہیں، اس کی basis پر صوبے اپنے بجٹ بنائیں گے۔ Sir, imagine کریں are we assuming کہ جو NFC Award ہوگا، جیسا بھی ہوگا، میں اس کی legality میں نہیں جاتا، legal اور illegal, constitutional or unconstitutional میں اس کی accounting implication میں آپ کی اور اپنے ساتھیوں

کی دونوں طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں یا تو NFC Award exactly ایک ہی ہو اگلے سال 30 June 2006 تک، اس کے بعد اس میں تبدیلی کا عندیہ دیا جائے۔ اگر اس میں change ہوئی جوکہ expected ہے اور جو ہونی چاہیئے اور ہم اس کے خود بڑے advocate ہیں کہ alone population base award اب نہیں چلے گا۔ ہمیں چھوٹے صوبوں کی محرومیوں کو adjust کرنا ہے۔ جناب! جب چند دنوں میں یہ award آئے گا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پانچوں budgets کو revise کرنا پڑے گا۔ میں Finance Ministry میں رہا ہوں اور مجھے پتا ہے اور صوبوں کی منسٹریاں they take Parliament for granted کسی ملک میں اتنی بڑی supplementary grants نہیں آتیں اور supplementary میں اپنے ساتھیوں کو remind کرا دوں کہ اس کا مطلب ہے کہ بجٹ سے زیادہ یا کم جو خرچ ہوا ہے، اس کی approval لینے کے لیے just like forced set for approval جناب! یہ بدقسمتی ہے کہ NFC Award کے بغیر یہ بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ جنرل مشرف نے Joint Parliament کے Session کو address بھی نہیں کیا تو techanically Parliamentary سال بھی شروع نہیں ہوا۔ جناب! میں political rhetoric میں نہیں جاؤں گا کہ

my responsibility is to share facts with both sides of this floor and I would take it serious. I will not quote any figure, any estimate, any over all sweeping statements which are based on politics. I will restrict myself because of the time limitation and I think, I owe to this country because I am in this House and sent by the people of Pakistan and my province. So, there are number of discrepancies in the economic survey 2004-5 issued by the Government of Pakistan and various government budget documents which are, I can count, at least, more than half a dozen. I will draw the attention, since the honourable Minister of Finance is sitting here and I would like that he should kindly consider these serious discrepancies. Sir, this is again high time, I reiterate my request that I

made last year that the Federal Bureau of Statistics should be made autonomous.

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ کو بھی حکومت ملی آپ نے کیوں نہیں کیا۔ جناب ہم نے دو بڑے Institutions اس ملک میں autonomous کیے۔

we made State Bank of Pakistan autonomous and today its figures, its reports are credible. We do not dispute that, we converted Corporate Law Authority Pakistan into Security Exchange Corporation of Pakistan and gave autonomy. I stated on 1st January, 1999, on behalf of Pakistan Muslim League (N) Government.

جناب! اب یہ بھی ایک اس میں حصہ ڈالیں، اس میں کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے، Federal Bureau of Statistics کو autonomous کریں، اس میں professionals ، اس میں economic experts ، اس میں media ، اس میں bureaucrats اور اس میں parliamentarians کی representation ہونی چاہیے۔ ہرسال، ہر calendar quarter ہر quarter ، calendar quarter جب ختم ہو تو اس کے 60 دن میں اس کو bound کیا جائے کہ تمام economic indicators and facts and figures کو یہ ادارہ public کرے۔

جناب! بجٹ کی طرف آتے ہوئے میں بڑے دکھ سے کہوں گا کہ positive چیز یہ ہے کہ یہ بجٹ feudals کو، industrialists کو، capitalists کو، بڑے بڑے business houses کو enough incentives دیتا ہے، ہونے چاہئیں، میں اس کو dispute نہیں کرتا، ہونے چاہئیں لیکن ہمیں جو اس میں lack of any consideration نظر آتی ہے وہ یہ کہ ایک poor and common man کے لیے ہم نے enough measures نہیں لیے اور ہم نے اپنی پارٹی کی طرف سے recommendations دی ہیں، float ہو چکی ہیں۔ Democratic Alliance نے اس کو consolidate کر لیا ہے۔ اس کا focus ہی اسی طرف ہے کہ خدا کے لیے let's create fiscal space for the poor people, for the common men of Pakistan. یہ جو trickle down effect ہے یہ ایک myth ہے، ایک theory ہے اور میں facts and

figure سے ثابت کروں گا کہ ابھی چھ سال میں یہ بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ کیا ہم اور 60 سال میں غریب آدمی کو کچھ relief دیں گے؟ ہم poverty alleviation کو ختم کرتے کرتے اس ملک سے poor کو alleviate نہ کر دیں۔

جناب! میں چند facts and figures آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے جیسے عرض کیا کہ it is my commitment to this House, I will not use any figures out side the Government owned document. جناب گورنمنٹ کے اسی economic survey میں the over all CPI Consumer Price Index which is the reflection of core inflation

1999-2000 میں اگر کسی نے نوٹ کرنا ہو تو صفحہ 111 پر ہے CPI 3.6% آئی تھی وہ بڑھ کر 20 اپریل 2005، تک 9.3 ہو چکی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ CPI میں 258% increase ہے which is a core inflation indicator of any country اور اس میں اس سے زیادہ پریشانی کی بات یہ ہے کہ if you analyse income, group wise تو تین ہزار تک کی آمدنی کے جو لوگ ہیں minimum wage اڑھائی ہزار تھی، ابھی گورنمنٹ نے اسے تین ہزار تک لیجانے کے لئے propose کیا ہے اور ہم اپوزیشن کی طرف سے propose کر رہے ہیں کہ کم از کم ساڑھے چار کریں۔ یہی CPI 1999-2000 میں 3.2 تھی وہ آج 10.4 ہے۔ The worst hit sector is people below 3000

اور اس کی increase جو ہے 325% ہے اور جو ۱۲ ہزار سے اوپر والے لوگ ہیں اس کی CPI 1999-2000 4.5 میں تھی وہ آج بڑھ کر صرف 8 پر گئی۔ لہذا اس کی جو increase ہے وہ 191% ہے۔ Sir, this is the law of average. This is the disadvantage of law of average کہ ۱۲ ہزار سے اوپر والے کو جو تکلیف ہے وہ بہت کم ہے۔ وہ 191% ہے۔ تین ہزار سے نیچے والے کو 325% ہے. the average comes to 388%.

جناب یہ تو over inflation کی بات ہو رہی ہے۔ آپ نے بھی اور ہم نے بھی پڑھا کہ قریباً اڑھائی سو لوگ on average per month, couple of years سے خودکشیاں ہو رہی ہیں، خودکشیاں ہو رہی ہیں جناب! میں آپ کی توجہ food inflation کی طرف دلانا چاہتا

Again I will not quote my own figures. It is page 107 of the - ہوں

core inflation relating to ! جناب Economic Survey of Pakistan 2004-2005.

It has risen to 12.8 in 2005. This - لیں 1999-2000 تھی 2.2 وہ food CPI

indicates an increase of 482% in the food related inflation in the country

it has increased to سے حوالے کے in the last six years. 1.8% food inflation

12%. This is the sensitive price index, sir. The poorest of the poor

یہ جناب it has increased by 556% ہے consumption جو کی ان commodities.

Government of Pakistan اور Ministry of Finance یہ ہیں نہیں figures میرے

and I have quoted all these figures from pages 107 and 111. ہیں figures کے

جناب چیئرمین! inflation کے بعد میں عرض کروں گا کہ اگر ہماری یہی حالت ہے ہماری اور ہم یہ خودکشیاں' خود سوزیاں سنتے ہیں اور ہم elites اور feudals اور بڑے بڑے لوگوں کو ریلیف دینے کے لیے تیار ہیں - جناب! میں اپنے دونوں طرف کے ساتھیوں سے یہ پوچھوں گا کہ کیا ضرورت ہے ہمیں اس وقت بڑی گاڑیوں پر ڈیوٹی کم کرنے کی ؛ یعنی ہم کہہ رہے ہیں کہ ۱۸ سو سی سی سے اوپر- جناب! وہ تو چند سو لوگ ہوں گے یا چند ہزار لوگ ہوں گے پندرہ کروڑ میں' جو ۱۸ سو سی سی سے اوپر گاڑی خرید سکتے ہیں- ان کی ڈیوٹی ہم ۱۰۰سے ۷۵ فیصد کر رہے ہیں- جناب یہ سو فیصد نہیں ہے - میں یہ بھی اپنے ساتھیوں سے share کروں گا کہ 100 میں سے 67% دوسرے government levies ہوتے ہیں- اگر کسی چیز پر سو فیصد کسٹم ڈیوٹی لگے تو 167% دے کر آپ اس چیز کو لیتے ہیں- اس پر جی ایس ٹی ' اس پر مختلف چارجز

of the custom port, the average price, the duty is 167 you are

میری گزارش ؛ تو آپ یہ کس کے لیے اور کیوں کر رہے ہیں reducing to 75% plus 67.

ہے کہ honourable Minister should convey it to the Government and the

Cabinet that they should consider withdrawing all these reductions in

دے relief یہ وہاں - دیں relief یہ وہاں the customs duties of the heavy cars.

سکتے ہیں کہ جب ان کی minimum flap پچاس ہے ، اس کو چالیس کردیں، تیس کر دیں
لیکن اوپر کے بڑے لوگوں کے لیے اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ afford کر سکتے ہیں دو
کروڑ روپے یا اڑھائی یا تین کروڑ ڈیوٹی دینا اپنی عیاشی کے لیے ۔ اس کو یہ ختم کریں ۔

اسی طرح جناب ! بنک پاکستان میں possibility کے حساب سے sir, you have
this personal knowledge and experience of this sector , they are doing
very well as compared to the rest of the world, the results are very good.
We encourage them but there is no need to reduce and propose the
آپ کس reduction of the corporate tax on the Banks from 42 to 38%. tax
کو ریلیف دینا چاہتے ہیں ؟ اپنے future employer کو ؟ خدا کے لیے ایسا نہ کریں ۔ Wait for
another couple of years. Create fiscal state saved money and use it for
the for the social safety net and poorest of the poor. آپ کو figures دوں گا
تو آپ پریشان ہو جائیں گے کہ ایک طرف یہ حکومت claim کرتی ہے کہ ہم غریبوں کے لیے
کام کریں گے کہ عملی طور پر ان کو کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ rich کو more rich
بنا رہے ہیں ۔ یہ جو wide gap ہے جناب ، 736 between the rich and the poor.
dollars per capita income کا مطلب ہے کہ کم از کم پونے چار ہزار روپے پاکستان کا فی
مہینہ بنتا ہے اور ہماری .an average family size of this country is five ۔ جناب والا !
اس کے حساب سے اٹھارہ ہزار روپیہ average income ہونی چاہیے پورے پاکستان کی پوری
families کی ۔ کیا واقعی ہے اٹھارہ ہزار جناب! آپ اسلام آباد کے اردگرد survey کریں آپ
کو اس کے دو کلومیٹر radius میں تین ہزار، چار ہزار اور دوہزار ماہوارکمانے والے لوگ ملیں گے
with four children and one wife. خدا کے لیے یہ زیادتی ہے ۔ Salaried class کا ہم
نے خیال نہیں رکھا۔ بڑا ہم نے tall claim کیا 23 and 29% ہم increase کر رہے ہیں
جناب where as on the pay scale is 15% and pension is 10%. ! جب اس ملک پر
sanctions لگیں توہمارا برا حال تھا ۔ ظاہر ہے کہ ملک کو ایٹمی قوت بنانے والوں کو دنیا نے
bouquet and flowers نہیں بھیجنے تھے ،ہمیں سزا دینے کی کوشش کرنی تھی ۔ اللہ کے فضل

سے ہم we stood by, under that pressure میں نے مسلم لیگ (ن) کی طرف سے جو
بجٹ پیش کیا اس میں 25% basic pay scale کا گریڈ پندرہ تک کے لوگوں کو دیا اور
20% increase دی سولہ سے بائیس گریڈ والوں کو ۔ جناب ! اس کو بھی review کریں اور
create some fiscal space for the poorers of the poor and these salaried
people are the poorers of the poor sir. اس حوالے سے میں حکومت کو suggest
کرنا چاہتا ہوں کہ یہ

stock market sir, people have made billions and we complement them, very good, why not sir, that's how the economy grows but let them put their share in the national Kitty for the development of the country as well as to reduce the problems of the poor people. Sir, I suggest the government should consider the CVT on the stock markets from .01% to .05%, it is nothing sir, not 1, .01 %

ہے اس کو .05 تو خدا کے لیے کردیں ۔ let them pay some money. The rich ones
آپ خود ہر شام دیکھتے ہیں کہ اتنے سو ملین are getting richer and making billions
trade volume ہے۔ اسی طرح جناب! یہ جو آپ نے پڑھا اور ہم نے پڑھا، بڑے خوش ہوئے
کہ people are making billions in the real estate. There is only two activities
in this country for the last few years after 9/11 جو لوگوں نے وہاں سے ڈر کے
مارے پیسے بھیجے یا ایف بی آئی نے چھاپے مارے اور ہنڈی پر crackdown ہوا تو جناب ! وہ
پیسہ کہاں گیا؟ Stock market and real estate میں آیا ۔ کس کو نہیں پتا کہ یہاں بیس
گنااورتیس گنا زمین کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں ۔ Sir, what is the harm کہ اگر وہ .05% ان
پر یہ ٹیکس لگا دیتے جو کہ stories اخباروں میں آرہی تھیں nobody bothered to do it
because they are themselves in it.They are hit. خدا کے لیے تھوڑا سا حصہ ڈالو اگر
تمہیں بھی دینا پڑتا ہے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ Wealth Tax reintroduce کرو، اس ملک میں
چھ ارب آتا تھا آج اس کا potential اگر withdraw نہ ہوتا تو 12 billion rupees ہوتا۔ میں

بھی اس میں tax payable ہوتا یہ لوگ بھی payable ہوتے - I think we owe to this
country and towards the poor people of Pakistan, We should make our
contribution, why not, if I have to pay, they have to pay, everybody must
pay its share. It is not fair کہ ہم چھوٹی سی amount اپنے gains میں سے اور اپنی
wealth میں سے contribute نہ کریں اس ملک کے غریبوں کے لیے اور عوام کے لیے جو کہ
83% population ہے earning less than 2 dollars a day. جناب ! حکومت یہ
consider کرے - ابھی چونکہ at the stage of proposal ہے اور میں emphasize
کروں گا اس کے اوپر فنانس کمیٹی میں اور یہ کہ مجھے خوشی ہے کہ آج کے پہلے speaker
جناب انور بھنڈر صاحب نے ان چیزوں کو support کیا ہے in general, he was not
specific but I am being specific, I am requesting that sir, they must
address these problems. جناب ! اسی طرح جو senior citizens ہیں ان کی جو
proposed limit for tax rebate purpose چار لاکھ کافی نہیں ہے - خدا کے لیے اس کو چھ
لاکھ، سات لاکھ کیجئیے - کچھ فرق نہیں پڑے گا - آپ کی جو سیکورٹی ہے اس ملک میں جناب! ابھی
یہ supplementary grant لائیں گے - security کی مد میں - انہوں نے بڑی خوبصورتی سے
کتاب چھپائی ہوئی ہے - انہوں نے ابھی تک کتاب تقسیم نہیں کی - ان میں یہ جرات نہیں ہے -
یہ نہیں چاہتے کہ بحث سے پہلے لوگ دیکھیں کہ کہاں کہاں over spending ہوئی ہے پچھلے
بجٹ میں - کیوں کہ اس کی approval تو لینی پڑے گی - Sir, that bulky book, میں چیلنج
کرتا ہوں آپ Finance Minister کو بٹھائیں ، اگر دس میں سے پانچ سوالوں کا جواب دیں اور
صفحے نکال کر دکھائیں ، وہ کبھی نہیں نکال کے دکھائیں گے - They just go and read
the speeches what they have given to them. جناب ! دو بلین روپے کی over
spending ہے in Ministry of Interior جس کے لیے ہمیں ابھی approval دینی
ہوگی - ہم تو نہیں دیں گے ، نیشنل اسمبلی دے گی - اس میں آپ کو حیرانی ہوگی دو ارب تین
کروڑ روپیہ صرف VIPs کی سیکورٹی کے انتظامات کے لیے خرچ کیے گئے ہیں - ظاہر ہے وہ تو
خرچ ہوں گے جب ہم عوامی پیسے پر الیکشن لڑیں گے اور ساری دنیا کے خرچے کریں گے تو یہی

ہوگا کہ دو ارب روپیہ ہم نے صرف VIPs کی سیکورٹی پر over spend کیا ہے۔ اس کے لیے ابھی آرہی ہے supplementary grant عمر ایوب جتنا مرضی ہے چھپائیں۔ ہمارا کام آسان ہوجاتا اگر ہمیں کتاب پہلے مل جاتی۔ ہمیں نہیں ملی۔ میں نے اس میں سے calculation کرکے دے دیئے ہیں۔ میرے اس فقرے کو challenge کیجیئے۔ Is Interior Ministry not going to ask for supplementary grant for 2 billion and 28 crore sir, and out of that 2 billion and 3 crore has been spent only for the security of the rich and VVIPs of this country sir. This is ridiculous. جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ اس House کے جو امیر ترین in assets declared تھے وہ ہمارے دوست اور ساتھی جناب شوکت عزیز صاحب تھے۔ جناب! کیا ضرورت ہے ۲۷ لاکھ کی public expense سے ECG مشین اور cardiac treadmill خریدنا۔ میں پھر ان کو کہتا ہوں کہ supplementary grants جو چھپائی ہیں ان کو کھولیں۔ Prime Minister Secretariat کا لفظ دیکھ کر مجھے اس کام پر گھنٹے لگانے پڑے۔ اگر یہ دیتے تو میرا کام آسان ہوتا۔ جناب والا! ۲۷ لاکھ روپیہ انہوں نے خرچ کیا ہے Prime Minister House کے لیے ایک ECG مشین خریدنے کے لیے۔ جناب! میرا خیال ہے کہ شاید صدر بش بھی ذاتی استعمال کے لیے اتنا خرچ نہیں کر سکتا۔ مجھے یہ نہ بتائیں۔ یہ Hospital نہیں ہے کہ دوسرے لوگ بھی استعمال کریں گے۔ It is meant for the Prime Minister. He can afford it, he should buy it and then he could leave it in P.M. House. Sir, this is our moral responsibility not to be lavish at public expense and the state of economy particularly looking at the poor peoples' plight in this country at the moment.

اس کے علاوہ جناب! میں عرض کروں گا کہ جو old age benefit ہے۔ جناب! ۷۰۰ سے ایک ہزار کر دیا گیا ہے۔ جناب ایک ہزار میں تو صرف گیس کا bill ادا نہیں ہو سکتا۔ باہر آپ کو لوگ کہیں گے کہ خدا کے لیے میرا bill pay کر دیں۔ ان کو کہیں جناب have a heart, make it 1500 or 2000. کچھ قیامت نہیں آئے گی ان چھوٹے چھوٹے خرچوں سے۔ یہ treadmill بند کریں۔ یہ VVIPs کی security کو بند کریں۔ اگر ان کو ڈر ہے تو اپنے

اپنے چیمبرز سے یہ جہاں خطاب کرنا چاہیں ٹیلیفونک خطاب کر لیں۔ آج کل اس ملک میں ٹیلیفونک خطاب کی عادت پڑ چکی ہے۔ مت پیسے ضائع کریں۔ ان لوگوں کو پیسے دیں جو ان حالات میں deserve کر تے ہیں ان حالات میں۔ میں نے آپ کو figures دیئے ہیں 566% increase in food inflation in 6 years. Sir for the sensitive price index it is a joke on this globe and for the last 6 years, no country in the world has seen that much price-hike. I will not go in the details of the commodity wise. I have given that detail on the floor of the House just a five days ago sir.

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ میں ان کو اور ایک request کروں گا کہ salaried class کی جو exemption limit ہے وہ present ایک لاکھ روپے ہے۔ یعنی ۸ ہزار روپے مہینہ۔ جناب! اس کو دو لاکھ کر دیں کچھ بھی نہیں ہوگا۔ یہ سارے چھوٹے خرچے ہیں ۔ Sir, make him comfortable as much as you can within your kitty and I assure them مجھے پتا ہے کہ انہوں نے budget balance کرنا ہے۔ ان کی جو reduction ہوگی۔ ان payments کی وجہ میں suggest کر رہا ہوں ۔ It can be met very easily.' آپ گاڑیوں سے، آپ بنکوں سے، اس سے زیادہ پیسے آپ recover کر لیں گے۔ to meet all these small demands I am putting as a request to the government sir. The exemption limit of withholding tax on the profit of investment on National Saving Scheme. یہ نیشنل سیونگز سکیم کس کے لیے ہے۔ پہلی دفعہ negative اثر ہوا ہے۔ اس میں بیوائیں، یتیم اور پنشنرز شامل ہیں۔آپ نے اس کی limit بھی Rs. 2 million رکھی ہے۔ آپ اس کو 1.5 لاکھ کی بجائے تین لاکھ روپے کر دیں۔ یہ کوئی بڑی amount نہیں ہے۔ صرف چند کروڑ روپے کا فرق پڑے گا۔ کھربوں روپے کے بجٹ پر تھوڑا سا فرق آئے گا۔

جناب! اسی طرح انہوں نے جو investment limit رکھی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کی ہے کہ ۲ ملین کو ۵ ملین کر دیں۔ جناب! یہ جو proposed minimum wage Rs. 3000

ہے یہ بھی زیادتی ہے۔ تین ہزار میں مجھے عمر ایوب صاحب یا کوئی بھی بندہ کسی غریب کا بجٹ بنا کر دے دیں ۔ Unless you want him to sleep on the footpath.How he can have three meals and then can pay his children education and transport expenses. Rs. 3000 is not sufficient sir and they are exploited, it is the labour force, as they are real core, the human capital of Pakistan which we have exploited, every government has exploited the human capital of Pakistan in the last 57 years. میں کسی government کو exempt نہیں کر رہا ہوں۔ خدا کے لیے یہ تین ہزار کی بجائے زیادہ consider کریں۔ یہ بجٹ ابھی proposal stage میں ہے any amendment can be made and I will convince my colleagues in the Finance Committee to consider. I have already sent these suggestion sir. جناب اسی طرح یہ جو developmental expenditure ہے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جاتا کل جو Leader of the Opposition نے آپ کو بتائی کہ چند کروڑ کے against ایک بلین روپے ہمارا نئی گاڑیوں پر خرچ ہے۔ کم از کم جو ہمارا بجٹ تھا last year, it is already overspent. Non developmental budget of Pakistan as approved by the Parliament in June 2004 was 700 billion sir. ۱۲ فیصد کی increase یہ اس پر سے چکے ہیں۔

Budget in Brief page, 18. Sir, 784 billion, - یہ میری figure نہیں ہے Budget in Brief 680 million یہ سات بلین کی جو انہوں نے اس پارلیمنٹ سے approval لی، جب یہ ساری debate سے فارغ ہو جائیں گے تو لوگوں کو supplementary grants دیں گے۔ اس میں اس فرق کی ایک موٹی سی کتاب بنے گی جناب یہ جو 84 billion overspend ہوا ہے ۔ خدا کے لیے 784 billion پر ہی اپنے آپ کو cap کرلیں، کیا یہ کافی نہیں ہے کہ سات سو ارب روپے کا بجٹ آپ نے دونوں ایوانوں سے approve کروایا۔ میں development expenditure کی بات نہیں کر رہا ، nondevelopment expenditure اس میں آپ نے actual خرچ 784 billion کردیا۔ جناب 784 billion پر cap کر دیں۔ کیا اس

میں کوئی مشکل ہے۔ Sir, you have to give them a task

جناب والا! میں آپ کو عرض کروں یہ بہت claim ہے کہ ہم نے PSDP پر خرچ کیا ہے، ہم نے development related پیسہ خرچ کیا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے لیے تین چار figures کیونکہ میں نے بیٹھ کر ان کتابوں سے فہرستیں بنائی ہیں، میں 3, 4 sensitive figures دیتا ہوں کہ ہمارا focus کیا ہے۔ جناب والا! ابھی جو red book or supplementary grant آئے گی Education Ministry surrender کرے گی، یہ تماشا دیکھیں۔ They have not spent full money اور ہم کہتے ہیں کہ ایجوکیشن میں بہت کام کر رہے ہیں from 359 billion, they have been able to spend 2 billion 29 million اس کا مطلب ہے کہ one billion three hundred and thirty thousand, one third, Education Ministry surrender کرے گی in order to cater the the over run or over expenditures of the non development جو منسٹری کے ہیں۔

اسی طرح جناب والا! میں Health Ministry کی بات کرتا ہوں Health Minister، بیٹھے ہوئے ہیں، جناب six billion 44 million was allocated and approved by the Parliament for this Ministry, he is going to surrender 456 million. Only 578 million spent اور پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ ملیریا کو کنٹرول کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں، فلاں چیز کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ آپ پیسے خرچ کریں اور Ministry of Finance کو مت cut لگانے دیں۔ اپنے developmental or economic or health related or education related ministries کے خرچے پر، آپ پورے پیسے لیں اور ان کو خرچ کریں۔ جناب والا! مسئلہ یہ ہے کہ جہاں ECG machine خریدنی ہے، جہاں VIP کی securities وہاں کسی جگہ پر cut لگانا پڑے گا۔ کوئی over spend کرے گا، کوئی under spend کرے گا it is national accounting. اسی طرح میں آپ کو ایک اور figure دیتا ہوں Sir, last year Law and Justice ہم نے last budget میں 400 million approve کیا تھا صرف 245 million خرچ کیا گیا اس میں 155 million کی cut ہو رہی ہے۔ ہم بات کرتے ہیں کہ پاکستان کو forward لے کر جا رہے ہیں۔

1590 تھا کیا for Science and Technology 1910 million allocate

millionخرچ ہوا ' 320 million اب surrender کریں گے۔ میں آپ کو وہ بتا رہا ہوں جو surrender کریں گے under spent, over spent کی تو میں نے آپ کو دو، تین مثالیں دی ہیں۔ اس میں سب سے بڑی تو Defence ہے اس میں 22 billion overspent ہے۔

اسی طرح آپ Water and Power دیکھ لیں۔ Sir, 17532 million or 17 billion 532 million allocation against it, they spent 15 billion 795 million.

One billion 737 millionانہوں نے surrender کیے۔

میں اپنی lady colleagues کی توجہ چاہتا ہوں ' Women Development. 1258 million ان کے development and women related کاموں کے لیے اس منسٹری کو دیا گیا تھا صرف 703 million ان کو ملا ہے جو انہوں نے خرچ کیا ہے 555 million will be cut and it will be approved by this Parliament, National Assembly.

Sir, these are very sensitive things. ہمارا focus یہ show کرتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں یا ہم کیا کرنے جا رہے ہیں۔ So, میری گزارش یہ ہو گی جناب to the Finance Minister and as well as to the government and the Treasury Benches, I need their support, sir to emphasize and insist to the government, we still have two days to create more fiscal space for the poorest of the poor and I request the government to revise its non developmental budget and freeze it on the last year's point which is already 123 % more than the original budget. We have 784 billion

اور 12 % increase جب inflation خود claim کرتے ہیں کہ 9.3 ہے ' کافی ہے جناب' ایک سال کے لیے اسی کے اندر رہیں۔ وہ جو difference اس کو دیں گے ' اس کو social safety net کے لیے' social safety net کی figure سن کر آپ کو پریشانی ہو گی

They reduced the social food subsidy programme from 50 billion to less than 2 billion

اور پھر وزیر اعظم صاحب بڑی ہمت کے ساتھ پریس کو بتاتے ہیں کہ جناب چینی یوٹیلٹی سٹورز سے مل رہی ہے اب لوگ وہاں سے جا کر آٹا بھی لیں۔ جناب والا! اس ملک میں کتنے یوٹیلٹی سٹورز ہیں

less than 350. How many people can they cater 10 million or 150 million. Sir not only 10 million, I can guaranteeyou, if they will have chit from the Finance Ministry or some officials or Prime Minister House Staff, they might get the sugar or food at a subsidized price. Otherwise, they will not get it. It is not enough. What they are claiming

کہ ہم نے social safety net کے لیے بڑا کام کیا ہے۔

You talk to me of the figures, these figures are not mine. These figures are at Page 45 of the sacred book, they have issued and they gave it to the people of Pakistan. They are confessing that 15 billion will be reduced to 1 billion thirty six crore sir and a total safety net has been reduced from 19 billion to 6 billion expenditure. So, I still request sir, they have the time to look into this. They should review it and they should consider it increasing the development of expenditure.

جب ان کو absolute numbers suit کرتے ہیں پھر یہ absolute number پر بات کرتے ہیں۔ جب ان کو percentage to GDP suit کرتا ہے پھر یہ percentage GDP کی بات کرتے ہیں ۔ Sir, can I ask them again from their own survey Page 49 and 54, sir, have they not confessed کہ جو 1998-99 کی جمہوری حکومت 3.4 فیصد GDP خرچ کرتی تھی، developmental programme کے لیے that has been reduced to 2.9 percent which is a 15% cut میرا figure نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنا figure ہے pages 49 and 54 تو sir, you are on the one hand increasing the indirect taxes which have increased in 6 years by 104 percent and you are

وہ مجھے اور ان کو لگیں گے۔اس میں شوکت عزیز صاحب shy to reduce the direct taxes

پیسے دیں گے۔ Wealth tax ان کو دینا پڑے گا کیوں کہ resident ہیں 180 دن سے زیادہ

وہ پاکستان میں رہتے ہیں he does not want to pay wealth tax. So, why for a few

people, you are losing 15, 20 billion collectable amount of this poor

country جناب ! 67 % increase ہے direct taxes اور indirect taxes 104%

increase ہے۔ جناب indirect taxes ہر وہ جو economic students ہیں میری طرح، ان

کو پتا ہے it has a direct incidence from the ultimate consumer اور وہ جو

ultimate consumer ہے وہی وجہ ہے کہ آپ کی جو مہنگائی ہے وہ جو میں نے آپ کو ثابت

کی 66% جناب you are a Banker professionally, monetary growth has a

direct impact. M-I monetary growth of any country has a direct impact

on the inflation of the country مہنگائی، افراط زر، قیمتوں میں اضافہ ۔ میں جناب وزیر

صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور پھر اپنا figure quote نہیں کرنا چاہتا ۔ جناب! Table 5.1

on the Appendix of this Book pages 49 and 50 جناب ہمیں بڑی دقت ہوئی اس

M-1 کی growth کو روکنے کے لیے 1997 میں we reduced it to 12.2%, 1999 میں we

reduced it further to 6.2% which was a very reasonable 6.2% monetary

growth, that would have been in line with the inflation and price hike in

this country آج مجھے یہ ثابت کریں یا کہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی اس کتاب میں

figures دینے میں اور میری calculation ٹھیک نہیں ہے۔ جناب! 2000 میں they have

taken this monetary growth M-1 which is the most important for any

economist, in any part of the world to 9.4% from 6.2 where we left

monetary growth of this country اور money supply کو 2003 میں یہ 18% پر لے

گئے کیوں کہ وزیر صاحب note کر رہے ہیں Table 5.1 of the Appendix pages 49

and 50 of the Appendix not the main and 2004, 30 June, 2004, 19.6% the

highest monetary growth in country کیوں نہیں ان قیمتوں میں 566% food

they do not understand the economics or if گا ہو یہ - گا ہو اضافہ میں related

they know and they understand, they want to pretend they do not

اس - ہیں figures کے monetary growth State Bank یہ جناب understand

Sir, this is where the inflation is - ہیں ہوئے repeat میں Economic Survey

دیکھ لیں ' programme آپ .بجٹ کا کوئی coming that is why everybody is crying

Sir total money circulation by June 1999 was 643 - ہیں رہے مار چیخیں لوگ

billion, you will be shocked to know Mr. Chairman as a professional, it

has risen to 602 billion, one trillion, 602 billion from 643 billion to one

trillion and 602 billion by 31st of March 2005. The figure is not mine. The

figure is of State Bank of Pakistan and reproduced in the Economic

Survey of Pakistan. Sir, GDP پر تھوڑی سی بات کر لینے دیں۔

they should be realistic. جناب والا! میں ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ

جناب والا! یہ کوئی hide کرنے کی بات نہیں ہے' یہاں کوئی competition نہیں ہو رہا ہے۔

We know that baseline 1980-81 سے 1999-2000 تک change ہوئی ہے۔ آپ اسی

ہاؤس کا record اٹھا لیں ' میں نے یہاں گزارش کی تھی کہ خدا کے لیے جو countries

baseline change کرتے ہیں' وہ تین سال کے لیے اس کا impact دیکھتے ہیں کہ اگر ہم

baseline change نہ کرتے تو ہماری growth rate یہ ہوتی اور چونکہ change کی ہے ' اس

لیے اب یہ ہے۔اس میں کیا مضائقہ ہے؟ لیکن یہ نہیں کیا۔ اس سال بھی نہیں دیا اور نہ ہی دیں

گے۔ مجھے یہ سارا record دے دیں' میں بیٹھ کر انہیں یہ سارا بنا دوں گا لیکن they will never

let me touch the record. خدا کے لیے be truthful to yourself. کیا فرق پڑے گا

اگر یہ 8.4 سے 7 ہوتی تو اس سے کیا فرق پڑتا تھا۔ جناب والا! کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔اس میں

loss average میں نے آپ کو بتایا ہے کہ growth کہاں ہو رہی ہے۔ Sir,

automobiles میں ہو رہی ہے۔ Growth air-conditioners میں ہو رہی ہے' freezers میں

ہو رہی ہے - Sir, are these common man items of 80% population of this

poor country? جناب والا! agriculture is over estimated۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ وقت ثابت کرے گا۔ آپ 8.3 کو 9 بنا دیں، ایک million ton wheat آپ اور لیں، کچھ اور لے لیں، یہ 9 بن جائے گی۔ پنجاب حکومت نے خود بیان دیا ہے، میں نے تین چار دن پہلے The News اخبار میں پڑھا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں ہمارے estimate سے دو لاکھ ٹن گندم کم ہوگی۔ 17.6 نہیں بلکہ 17.3 یا 17.4 ہوگی۔ ابھی اس میں دوسرے لوگ بھی آئیں گے۔ جناب والا! why we are in that process and on top of everything, I ask them, is this economic growth sustainable! They know that it is not sustainable. اگر یہ sustainable ہوتی تو کبھی بھی عمر ایوب صاحب اپنی speech میں نہ کہتے کہ ہمارا اگلے سال کا target 6 سے 8 ہے۔ Let me tell you sir, why was not it sustainable? Inflation has gone up. Already confessed by them 12.3%. The State Bank is saying that it is 15%. ان کی اپنی دو reports ہیں۔ Ministry of Finance کہتی ہے کہ 12.3 ہے اور سٹیٹ بنک کہتا ہے کہ 15% ہے۔ چلیں! ان کی figure لے لیتے ہیں۔ Sir, the cost of industrial goods have gone up. P.O.L prices ہمارے control میں نہیں ہیں۔ They have gone up. And the inflation sir, this is not sustainable. We will be ending up, may be reducing our exports because we will not be competitors. Already پاکستان کے problem دو ہی رہے ہیں۔ twin deficit, I used to call it, a trade deficit and a deficit of Pakistan. کوئی developing country لے لیں the mother of the evil is deficit either trade deficit or fiscal deficit or both. Sir, this country is facing the same problem in 57 years. We have been living beyond our means.

جناب چیئرمین: وقت کا خیال کریں۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: I think, I am relevant. میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو بات ہے کہ اس میں difference ہے، اس پر انہیں توجہ دینی

چاہیے اور I can assure you یہ جو figures ہیں GDP ہویا کوئی اور ہو sir, fiscal deficit یا
trade deficit ہو۔ میں trade deficit کی بات کر رہا ہوں کہ trade deficit already has
shot up, in the first time 4.2 billion چار ارب دو سو ملین ڈالر trade deficit historic
in 9 months ہو چکا ہوا ہے۔یہ کہیں گے کہ industries expand ہو رہی ہیں ' اس لیے یہ ہو
رہا ہے۔ Sir, we have to control it and find more resources. جب سال ختم ہوگا تو کم
ازکم یہ پانچ ' ساڑھے پانچ ملین ہوگی۔ میں آپ کو 9 مہینے کے figures دے رہا ہوں۔ میرے
پاس available ہیں۔ اسی طرح جو fiscal deficit ہے which is said to be the mother
of all evils, sir انہوں نے fiscal deficit 3% work کیا ہے اور اس میں table 4.2 ہے of
this survey۔ یہ 4.2فیصد fiscal deficit calculate کیا ہے Appendix کا page 44 ہے۔
میں یہاں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں کس figure پر rely کروں۔ اس
calculation کے لیے انہوں نے current expenditure جسے Non-Development
Expenditure کہتے ہیں ' وہ 623 billion 330 million لیا ہے۔ Sir, let me go back to the
copy of Budget in Brief, of the honourable Minister. Page 18. Sir, the
Non-Development Expenditure, which this Government intends to bring
through a supplementary grant in support of this book in next two days,
is 784 billion 68 million. جناب والا! یہ دو figures ہیں ' یہ میری کتابیں نہیں ہیں۔ یہ دو
figures ہیں ۔ خدا کے لئے انہیں دیکھیں ۔ اس میں 1.61 billion کا فرق ہے۔ It is not a
small difference. سروے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ Development Expenditure is 188
billion again and again ۔ جناب والا! میں ان کی attention draw کرنا چاہتا ہوں کہ
calculation کے لیے fiscal deficit 188 میں 188 billion لینا ہے۔ترقیاتی خرچ جبکہ یہ
اپنے ہی Budget Brief میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ۲۰۲ بلین خرچ ہوا ہے This is very
serious ۔ اگر منسٹر صاحب نے خود نہیں دیکھا یا وقت نہیں ملا ہوگا تو کم از کم ان کو بلا کر
explain کریں ہمیں educate کریں ۔ on which figure we should rely. I think I
should rely on this figure which is the budget in brief. In the support of

وہ اس لال کتاب میں which supplementary grants are coming. reflect ہو چکی

ہیں ہمارے ساتھیوں نے نیشنل اسمبلی میں اس کو suport کرنا ہے in order to legitimize

جناب the over expenditure. 784 billion خرچ ہے اور 623 یہاں لیا گیا ہے ۔ 160

billion وہ ہم نے کم لیا اور جناب ۱۴ بلین، 202 اور 188، چودہ بلین وہ ہم نے لیا ہے ۔ جناب

These two items add upto 175 billion ا گر 175 billion کو 199 billion fiscal

deficit لیں تو This comes to an amount of 374 million. Sir, then fiscal

deficit is not 3%, it is 5.74%.

خدا کے لیے گورنمنٹ پورے ہاؤس کو اعتماد میں لے۔جس طرح ہم اس اندھیرے میں

ہیں ہمارے باقی ساتھی بھی دونوں طرف اندھیرے میں ہیں۔یہ کتابیں، میں گورنمنٹ کی دے رہا

ہوں ۔ ہمیں بتائیں کس پر rely کریں کس کو scrap کریں، کس کو amend کریں بتائیں جی

کہ یہ غلط ہے ۔ Sir, they should be bold enough to admit the reality. کوئی فرق

نہیں پڑتا۔ا گر 5.74 ہے ۔ تو 5.74 ہے ۔ کیونکہ یہ figures جو ہیں دو اور دو چار ہو سکتے ہیں

ساڑھے تین نہیں ہو سکتے ۔اس کی صرف calculation کے لیے provincial 3% کے لیے

These two expenditures have been understated. ترقیاتی ۱۴ بلین کے ساتھ اور غیر

ترقیاتی ۱۶۱ بلین کے ساتھ understated ہیں۔ ا گرمیں اس کو add کروں تو ہمارا جو مالیاتی خسارہ

ہے ۔ وہ 199 billion کی بجائے 374 billion پر پہنچ جائے گا اور 5.74% پر ہماری یہ figure

چلی جائے گی۔جناب fiscal deficit کے بارے میں ایک اور عرض کروں گا، میرے ساتھی I

am sure ادھر بھی ہیں جیسے میں سنتا ہوں وہ بھی سنتے ہیں سب اسی طرح اس کو لیتے ہیں۔

Sir, let me remind this House, we have been living beyond our means and I said consistently but the last three to six years have been terrible and I can prove with the figures again from the Government of Pakistan figures.

جناب اسی Survey میں انہوں نے اسی page کے اوپر confess کیا ہے کہ ۹۹

سے ۲۰۰۵ ، ایک trillion, 85 billion has been budget deficit, spending more

than the revenue one trillion eighty five billion, Sir اس page پر 4.2 ہے Government کا اپنا figure ہے اور اس کو انہوں نے finance کیسے کیا جو بنک سے loans لیے 89 billion اس میں موجود ہے 504 billion from domestic sources like National Saving Schemes and 4.54 billion from the external sources like IMF, World Bank, loan اس ٹائپ کے but 38 billion,sir خدا کے لیے یہ ظلم تو نہ کریں۔

Privatisation proceeds have been included sir. First time in the last four years, its a capital item. You are selling your assets and you are showing overall fiscal deficit. Its criminal. Let me sir, reiterate on law, explanatory memorandum on federal receipt 2005-1996. Sir, let me draw the attention of the honourable members sir, page 73, privatization procedure. .

کے بارے میں حکومت خود publicity کر رہی ہے۔خود دے رہی ہے۔

It is the privatization Commission Ordinance 2000 which says, the Privatisation proceeds transfer to the Federal Government shall be utilized by the Federal government as follows: No. 1. 10% for poverty alleviation and remaining 90% for retirement of the federal government debts.

یہ ان کی اپنی کتاب ہے، ابھی دی ہے اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔ Sir, 8 billion 350 million انہوں نے use کی ہے 2001-2002 میں fiscal deficit کو finance کرنے کے لیے۔ 3 billion 700 million use کیے ہیں 2002-2003 میں عمر ایوب کو blame نہیں جاتا۔ he was not there. انہوں نے use کیے ہیں 2003-2004 اور 11 million two hundred 15 billion they intend to use for the current proceedings of the privatization.

ساری دنیا میں آپ اپنا asset بیچ رہے ہیں۔عیاشیوں کو اور VIP کی securities کو

fund کرنے کے لیے۔خدا کے لیے اس کو اتنا تو نہ کریں۔

Never , privatisation proceeds here or in the any country are used tofinance the overall deficit. They have used it. As the table 4.2 of the Statistieal Survey.

جناب میں نے اس لیے یہ آپ کو figures دیئے ہیں

Please let us ponder what is going on. In which direction we are going. Any six years average of the history of Pakistan could not reflect. One trillion 85 billion fiscal deficit. Any six years you pick up in random, it will not reflect so much of fiscal deficit.

پھر ہم کہتے ہیں کہ نہیں جی ہم بالکل ٹھیک ہیں اور کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہم improve کر رہے ہیں۔

We have just played with percentage of so and percentage of so. Sir, these are absolute numbers. Sir, let me also draw your kind attention to the fact.

جناب! ہم کہتے ہیں، ہم نے قرضے لینے بند کر دیے ہیں، کشکول توڑ دیا ہے۔ There is a lot of controversy during last few days. I would like to share facts with the House and would like to even educate but there is a tactical

sir, let me ' ہے table جناب ! یہ جو ہمارے loans ہیں اس کا جو consideration in it.

sir, it is basically ' ہے figure کا loans جناب ! یہ جو ہمارے draw their attention,

again it is ' تک لے لیں last year 30 June, ' آپ سارے چھوڑ دیں 35.26 billion,

reflected in the book. Sir, it was 35.26 billion dollars on 30th June, 2004,

figure یہ حکومت کا اپنا which has increased to 36.62 billion on 31st of March.

the increase is 1.36 billion. ! اس میں جناب چیئرمین as per the service, sir. ' ہے

اس کو کون deny کرے گا۔

اب یہ چلے جاتے ہیں 1999 پر in order to justify. O.K. میں 1999 پر آ جاتا ہوں۔
5 billion dollar ہم نے۔ کیا دیتے ہیں statement اور to compare 1999 with 2005.
واپس کر دیے ہیں۔ جناب! خدا کے لیے ساتھ یہ بھی کہیں کہ چھ بلین 360 million نئے بھی
لے لیے ہیں۔ اگر آپ نے 5 billion dollar پچھلا واپس کیا ہے' میں اس کو deny نہیں کرتا
لیکن یہ بھی ساتھ بتائیں ساری دنیا کو' اپنے ساتھیوں کو اور ہمیں کہ ہم نے پچھلے نو مہینوں میں
چھ بلین 360 million dollar نئے بھی لیے ہیں - جناب! آدھے facts بتانا زیادتی ہے۔ یہ اگر
debt کا اگر حکومت پاکستان واپس کر دیں تو کیا فائدہ ہے۔ 50 million یا 30 million,
apologetic ہو گیا' اس میں ان کو increase ہوگیا تو one billion 360 million increase
ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن misleading یا half information دینے کا کوئی فائدہ نہیں
ہے۔اسی طرح آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہوگا اور اخباروں میں بھی پڑھا ہوگا کہ انہوں نے reliance
کیا ہے کہ جی private sector کو بھی اس قرضے میں ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ یہ show کریں کہ
ہم نے پانچ سالوں میں ایک بلین ڈالر کم کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں جی کہ 37.6 سے' جیسا کہ بھنڈر
صاحب نے بھی کہا' ہم 36.6 پر آگئے' ایک ملین کم ہوا ہے۔ میں private sector کو نکال کر
ان سے کہتا ہوں 34.2 سے اب 35.19 پر آئے ہیں۔ میں کہتا ہوں ایک بلین زیادہ ہوا over six
years لیکن یہ کہتے ہیں ایک بلین کم ہوا۔ جناب! وہ دو بلین private sector نے واپس کیا
ہے۔ That is the only difference between their figure and my figure. چلیں
private sector لے لیں۔ آپ پچھلے نو مہینوں کے figures کو تو confess کریں' جو آپ
نے دیے ہیں economic survey میں' یہ میرے figures تو نہیں ہیں' یہ State Bank
کے figures ہیں۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ایک بلین 360 million, نئے قرضے
لیے ہیں۔ جناب! یہ تو ایک billion کی controversy ہے۔ اس سے بہت بڑی جو factual
information ہے وہ ہے domestic debts, اندرونی قرضے۔ قرضے قرضے ہوتے ہیں۔ چاہے
foreign currency میں قرضے ہوں یا روپے میں قرضے ہوں' قرضے تو آپ نے generate
کرنے ہیں اور واپس کرنے ہیں۔ آمدنی ہوگی تو واپس کریں گے۔جناب! وہ قرضے خوفناک حد
تک پہنچ چکے ہیں اور وہ قرضے جو جون 99ء میں 1453 billion تھے' جناب! وہ اب increase ہو

2018 billion کر ہو گئے ہیں۔یعنی 30 اپریل تک یہ 565 billion rupees کا اندرونی قرضوں میں اضافہ ہے۔ It is 9.5 billion dollars. ہم ایک بلین کی controversy میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ یہ کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں ایک بلین کم ہوا چھ سالوں میں جبکہ میں کہتا ہوں ایک بلین زیادہ ہوا ہے۔ میں نے reason بھی بتا دی ہے۔ Private Sector, ICI packages, Dewan Salman, آپ نے، ہم نے جو قرضے دینے تھے، اپنے foreign equipment import کرنے پر، اس قسم کی چیزوں پر انہوں نے واپس کیے ہیں، یہ کہتے ہیں ہم اس کا credit لے رہے ہیں۔ بھئی آپ کیسے credit لے سکتے ہیں۔ چلیں اس ایک بلین کو چھوڑیں، میں کہتا ہوں ایک بلین بڑھا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کم ہوا ہے، آپ اس کی فکر کریں کہ یہ کیسے واپس کریں گے۔ 9.5 billion dollar کے اندرونی قرضے جو پاکستانی روپوں میں ہیں، جس میں 565 billion rupees کا اضافہ ہو چکا ہے۔

. Sir, I will now draw our attention quickly to the un-employment figure.

مختلف لوگ مختلف لکھ رہے ہیں۔ کوئی کچھ لکھ رہا ہے، کوئی ایک کروڑ کی بات کر رہا ہے۔ I' ll not go by those figures. I' ll only go, sir, by the figures of the Government

اور جناب! ان کے figures یہ ہیں کہ ابھی 35 لاکھ 20 ہزار لوگ unemployed ہیں۔ NADRA کہتا ہے 35 million cards میں سے تقریباً 80 لاکھ ہیں۔ میں اس کی figure نہیں لیتا حالانکہ NADRA بھی حکومت کی ایجنسی ہے۔ جناب! یہ figure جو 30 June, 1999 کو تھا، confirmed and verified by this holy paper, sir, 23 lac, 60 thousand unemployed labour force of this country has increased to 35 lac, 20 thousand جس کا مطلب ہے حکومت 11 لاکھ 60 ہزار کا مان رہی ہے کہ اضافہ ہوا ہے which is 49%. Sir, the Government should focus. جتنی انہوں نے پچھلے سال بجٹ میں job creation کی باتیں کی تھیں، جیسا کہ اس سال بھی کی ہیں، جناب! وہ اگر آدھا بھی materialize ہوتا تو آج یہ 11 لاکھ 60 ہزار کی figure نہیں ہونا تھی۔ آج شاید یہ 5 یا 6 لاکھ کا figure ہوتا but it is 11 lac, 60 thousand new people added in six year to the

I ! جناب ہوئیں باتیں جو یہاں unemployed force. Sir, lastly, I would say. represent my province. I am sent by Punjab. Sir, I have all the respect, کی وجہ mishandling کی حکومت لیکن equal love, for all provinces of Pakistan. سے جناب! پنجاب کو گالی پڑ رہی ہے اور یہ زیادتی ہے۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کو، دونوں sir, let us identify who is the real ' کروں گا request یہ سے sides of the House culprit. Sir, عوام کا جو دشمن ہے اس کو ہم identify کریں۔ یہ plunder پنجاب نہیں کر رہا ہے۔ خدا کے لیے یہ نہ کہیں، میں ثابت کر سکتا ہوں facts and figures کے ساتھ۔ جناب! پنجاب بھی اتنا ہی مظلوم ہے، جب آپ کہتے ہیں بلوچستان میں گولی چلی ہے تو کیا اوکاڑہ میں زمینوں کے لیے، فارم پر گولی نہیں چلی؟ کیا وہاں بندے نہیں مرے تھے؟ کیا وہ کوئی علیحدہ پنجاب تھا۔ جب آپ کہتے ہیں کہ سندھ میں ہاریوں کی زمینوں پر قبضہ کر لیا گیا تو کیا بہاولپور کی زمینوں پر قبضہ نہیں ہوا؟ کیا لاہور کی زمینوں پر قبضہ نہیں ہوا؟ کیا پنڈی کے گردونواح کی زمینوں پر قبضہ نہیں ہوا؟ جناب! یہ زیادتی ہے۔ آپ میرے صوبے کے ساتھ، میں بہت to all colleagues of this House. We must have ہوں کرتا humbly request جو یہ respect for in each province. Sir, we should identify the real culprit. اندرونی اور بیرونی دشمن ہیں یہ تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ ہم آپس میں لڑیں۔ جناب! کیا گالی تھی and کو East Pakistan 'لوٹ گیا' West Pakistan 'تھے کہتے لوگ! جناب - پہلے سے 71 کر ثابت یہ میں what were the consequences? Sir, we should be very careful. سکتا ہوں، جناب! اس ملک میں derailment جو ہوئی ہے یہ چار مارشل لاء کی وجہ سے ہوئی unfortunately, جو بھی اس کے reasons تھے، جناب! اس derailment میں ایک بھی he is not from Punjab, he is not ' کیا take over نے جس Chief of Army Staff from Punjab, I challenge. Let anybody prove that he was from Punjab. All four dictators of this country and Martial Law Administrators who ruined the democratic system of this country, they were not from Punjab.

جناب! دوسری طرف، پنجاب میں، تھر میں جب قحط پڑا، آپ کو یاد ہوگا یہی وزیراعظم

جو ہماری حکومت کا تھا' جو اس وقت چیف منسٹر پنجاب تھا' یاد کریں اپنی memories کو'
record اٹھائیں' پچاس ہزار ٹن گندم لے کر ادھر گیا تھا ۔ کیا نہیں بھیجی؟ پچھلے سال
inter provincial transportation of wheat کو ہم نے ban کر دیا۔ آپ پنجاب کو گالیاں
نکال رہے ہیں۔ بھئی پنجاب نے تو ہمیشہ خدمت کی ہے۔ جب نواز شریف وزیر اعظم بنے تو کیا
انہوں نے 16 ہزار ایکڑ زمین سندھ میں ہاریوں کو distribute نہیں کی؟ کون تھا وہ؟ پنجابی
وزیراعظم تھا۔ مجھے پنجابی وزیر اعظم کی آپ ایک مخالف کام نکال کر دکھائیں جو پنجاب نے
کسی دوسرے صوبے کے لیے کیا ہو۔ جناب! کئی سالہ پرانا پانی کے accord کا مسئلہ کیا ہے۔
آج بھی اگر سندھ کو پانی کی ضرورت ہے اور پنجاب کے پاس اگر 20 گلاس ہیں اور اس کی
پیاس بھی 20 گلاس کی ہے اور سندھ کو اگر 5 یا 10 گلاس کی ضرورت ہے تو پنجاب کا اتنا بڑا دل
ہے' اللہ کے فضل سے' وہ دے گا سندھ کو' لیکن اس طرح پنجاب کو میرا خیال ہے کہ I owe
this to my constituency, I owe this to my province that I should request
humbly to all colleagues of this House کہ خدا کے لیے ایک دوسرے کو گالی مت
نکالیں۔ آپ identify کریں صحیح problem کو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم اس کو criticise
کریں گے ۔ہم آپ کے ساتھ مل کر اس سے جنگ کریں گے ۔ But please don't get
trapped. یہ ہمارے اندرونی اور خصوصی طور پر بیرونی دشمن جو پاکستان کے ہیں۔ Sir, they are
playing through this mechanism by giving this information against
Punjab and this is the best way to do it. اور ہم نے ابھی پہلا سبق نہیں سیکھا ۔
West Pakistan لوٹ گیا East Pakistan کو۔ یہی رویہ تھا۔ 70s میں ہم نے اپنا پیارا آدھا
ملک گنوا دیا۔ آج بھی ہم اسی ڈگر پر چلے ہوئے ہیں۔ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ مہربانی کر کے
جناب! پنجاب کو اس طرح نہ blame کریں۔ اگر آپ کے کوئی grievances ہیں تو ہم آپ
کے ساتھ ہیں ۔ We will fight for you because these are the enemies of
Pakistan within and outside Pakistan who are creating this problem, I am
convinced. جناب! اسفندیار صاحب کہتے ہیں کہ national reconciliation کی ضرورت ہے۔
I fully endorse him. میں نے آپ کو انتہائی pathetic figures دیے ہیں'

if you want to create another few thousand rich families in this country, feudals, elites and industrialists, you can do that sir, it is very easy to do. If you want to serve the hundred fifty million people of Pakistan, you need national reconciliation. I have given you horrible picture of figure and it is not my figure, that figure is from Economic Survey of Pakistan and in the Memorandum on the Federal Receipt, Federal Budget in Brief, Supplementary Grants and other things sir, there are all their figures.

خدا کے لیے آنکھیں کھولیں، ego مسئلہ کا چھوڑ دیں، shed your ego for the sake of Pakistan, for the solidarity of Pakistan, for the prosperity, for the people of Pakistan and let us come and be honest, ماضی کو بھول جائیں۔

Let the leadership of Pakistan sit together and sort out the road map, the poor people of Pakistan should be helped sir. For taking more time sir, thank you very much.

Mr. Chairman: I think the next speaker is Mr. S.M. Zafar. The Health Minister wants to up date the House to the matter discussed here yesterday.

ظفر صاحب! Health Minister صاحب ذرا up date کرنا چاہ رہے، ان کے بعد آپ بول لیں۔

Mr. Muhammad Nasir Khan (Federal Minister for Health): Mr. Chairman, thank you very much. Yesterday, there was a discussion on the Prime Minister Secretariat's report. The report was actually of two newspapers that the Prime Minister has reinstated, one, the Secretary of the PMDC and the House told me to go back to the Prime Minister, he was in the NSC meeting but we had a meeting last time, I just

want to assure the House that the Prime Minister has not reinstated the Secretary of PMDC. The Prime Minister, the Ministers and the Cabinet have tremendous respect for all the committees. This item is being deliberated by the Senate Health Committee and Mrs. Bharocha and also Dr. Riar, Chairman of sub-committee. So, I would just request to the press, especially two newspapers that I have even not given one statement on this because I believe when this is being deliberated by the Senate Committee, the press and everybody else right from the President's office and the Prime Minister's office, Minister's office should wait for the report by the Standing Committee. The Prime Minister, the Government headed by Mr. Shaukat Aziz sahib has nothing but utmost regard for the Senate and pays profound respect to the honourable Members of the House.

میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں محبت کے علاوہ اور بھی کام ہیں۔

this is one of our least priorities. We have a lot of things and important things in the Health Department that we have to do. Mr. Chairman, if you give me 30 seconds, I would just like to respond a little bit to the honourable Ishaq Dar sahib's comments. I doubt about his figures on the Health, we had a budget of 6.1, when I came we had a budget of 3.4, we went to 6.3, lastly it was 6.1, his figure is 5.78 % of utilization but I think, we have up to 5.9 unutilized that is nearly 92% and we have nearly 92% when I came. Inspite of that the honourable Senator is absolutely right. We have to enhance our human resource and managerial capacity to absorb unutilized funds. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. S.M Zafar.

سینیٹر ایس۔ایم ظفر، جناب صدر ایوان بالا! آپ بجٹ کی کہانی بڑی دیر سے اعداد و شمار کی زبانی' figures کی زبانی سن رہے تھے۔ میں حساب کتاب میں اور اعداد و شمار میں کوئی ماہر نہیں ہوں ' یہ معاملہ میں اپنے نوجوان وزیرمملکت عمر ایوب' اسحاق ڈار اور نثار میمن کے درمیان چھوڑتا ہوں۔ انہوں نے جو figures اور اعداد و شمار یہاں آپ کے سامنے پیش کئے ہیں'یہ انہی تک رہنے دیتا ہوں۔ میرے نزدیک جو economists ہوتے ہیں' یہ کسی جادو گر سے کم نہیں ہوتے۔ جناب والا! یہ وہ سامری ہیں جو قارون کو مفلس اورمفلس کو قارون کے مدمقابل کھڑا کرکے دکھا سکتے ہیں۔ میں ان معاملات کو چھوڑتے ہوئے اور بجٹ کو حساب کتاب یا کسی ریاضی کے پرچے کا امتحان حل کرنے کی بجائے' بجٹ کو ایک اور نقطہ نظر سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں جب بجٹ پر نظر ڈالتا ہوں تو میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ سے کیا میرے ملک کی صحت اور میرے ملک کی حالت کل کے مقابلے میں آج بہتر نظر آتی ہے یا نہیں۔ کیا مجموعی طور پر میرا آج میرے گزشتہ کل سے بہتر ہوا یا نہیں ہوا ہے۔ میں جب اس نقطہ نظر سے اس بجٹ کو دیکھتا ہوں تو ہر عدد و شمار اور ہر figure اس بات کی نمائندہ ہے' اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم پہلے سے بہتر ہوئے ہیں۔

ہماری GDP بڑھی ہے' ہماری مجموعی دولت میں اضافہ ہوا ہے۔ ہر مد میں رقم بڑھائی گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہم آگے کی جانب جا رہے ہیں۔ یہ حدیث قدسی کا مفہوم بھی ہے کہ مومن کو اپنی زندگی ایسے گزارنی چاہیے کہ اس کی آج ہمیشہ اس کی گزشتہ سے بہتر ہو' اور اگر یہ بات اجتماعی زندگی میں بھی پائی جائے تو یقیناً بڑی خوش آئند بات ہے اور میں اس لحاظ سے اس بجٹ کو خوش آئند کہوں گا۔

اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس بجٹ میں علاوہ اس کے کہ ہماری گزشتہ حالت بہتر ہوئی ہے یا کچھ اور بھی چیزیں میسر کی گئی ہیں یا نہیں۔ جناب والا! آئندہ کے لیے بھی بہت سے پروگرام ، حکمت عملی اور بہت سے معاملات کی نشاندہی کی گئی اور کئی سہولتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر social sector میں' زراعت' تعلیم اور صحت پر بہت ساری رقوم کا ذکر کیا

گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ ہم میں سے کچھ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم پر زیادہ خرچ ہونا چاہیے تھا، کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ صحت پر زیادہ خرچ ہونا چاہیے تھا۔ وہ اپنی جگہ تجاویز بھی دے سکتے ہیں اور اس میں کوئی نہ کوئی جمع تفریق ہو سکتی ہے لیکن یہ تمام مدیں وہ ہیں جس پر قوم کو ضرور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس طرح میں نے پھر جب بجٹ کو ایک بار دیکھا تو زندگی کا کوئی شعبہ نہیں دکھائی دیا جہاں تک مجھے دیکھنے اور سمجھنے کی گنجائش ہے، درک ہے، ادراک ہے، مجھے کوئی جگہ ایسی نہیں دکھائی دی کہ بجٹ میں اس پر غور نہ کیا گیا ہو اور کوئی حکمت عملی نہ اپنائی گئی ہو۔ یہاں تک کہ آلودگی کا جو معاملہ ہے اس پر بھی بڑی سیرحاصل حکمت عملی بنائی گئی ہے اور وہ تمام امور جس پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے۔ اگر بجٹ اس نوعیت کا ہو کہ اس میں ہر چیز کی جانب توجہ دی گئی ہے تو اس بجٹ کو ہم جامع کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ کسی خلاء میں نہیں بنائے جاتے، اس کے پیچھے ایک پس منظر ہوتا ہے، کچھ چیزیں ہوتی ہیں جو بجٹ کی بنیاد بنتی ہیں اور انہی بنیادوں کا تجزیہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بجٹ کیوں بنا اور اگر ان بنیادوں پر بنا ہے تو ہم کہاں کھڑے ہیں۔ چنانچہ میں ان بنیادوں اور ان معاملات کی جانب مختصر نظر ڈالنا چاہوں گا اور اس کے بڑے بڑے خدوخال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا کہ جن سے معلوم ہو اور ہمیں پتا چلے کہ ہم اس مقام تک کس طرح پہنچے ہیں، ہماری آج کل سے بہتر کس طرح ہو گئی۔

پہلی بات 9/11 کے بعد جو نئی دنیا وجود میں آئی، میں انگریزی کا لفظ استعمال کر رہا ہوں کیونکہ یہی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جس کو New World Order کا نام دیا گیا ہے۔ اس نئے world order میں، اس نئی دنیا میں ایک آسائش اور ایک گنجائش پیدا کرنا ایک بنیادی تقاضا تھا۔ اس وقت اگر میں مختصراً ذکر کروں تو دنیا میں دو بڑی طاقتیں قابل توجہ ہیں، ایک تو واحد سپر پاور امریکہ اور ایک آئندہ کی ہونی والی بڑی طاقت چین۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور حکومتی پالیسی ہی کا نتیجہ ہے کہ جس کے نتیجے میں یہ اچھا بجٹ بن سکا ہے کہ اس وقت ان دونوں طاقتوں سے، آج کی سپرپاور سے اور آنے والی بڑی طاقت چین سے، ان دونوں سے ہمارے تعلقات بہتر ہیں۔ دو بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہونا، کون ہے جو اس سے انکار کرے گا

کہ یہ ایک مناسب قدم ہے اور ایک مناسب بات ہے۔ آپ بجٹ اٹھا کر دیکھیں مغرب کی جانب سے social sector میں آئی ہوئی امداد اور چین کی جانب سے پورے انہماک کے ساتھ امداد کے علاوہ گوادر میں کوشش واضح ہے۔ یہ اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ ہمیں اس وقت دونوں بڑی طاقتوں سے عافیت حاصل ہے، ہمیں دونوں کا تعاون حاصل ہے اور یہی وہ آسائش ہے جس نے گنجائش مہیا کی اور وہ وقفہ ہمیں دیا کہ جس میں ہم بڑھ کر اپنی پرانی کمزوریوں کو ختم کرتے ہوئے آگے ترقی کی جانب جا سکیں۔یہ ایک بڑی کامیاب پالیسی رہی۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا! بھارت سے مذاکرات کا عمل شروع ہو چکا ہے۔بھارت سے مذاکرات کے عمل کے نتیجے میں وہ دباؤ جو ہماری نفسیات پر حاوی تھا جس کی بنا پر ملک میں سرمایہ کاری نہیں ہوسکتی تھی اور نہیں ہو رہی تھی، اس دباؤ میں کمی آئی۔ آج سرمایہ کاری کا ماحول بن چکا ہے۔ میں نے پھر بجٹ کو اس نظر سے دیکھا، بہت سے نوجوانوں نے، نئے entrepreneurs نے، نئے سرمایہ کاروں نے پاکستان میں small industries and big industries میں بے شمار سرمایہ کاری کی ہے۔ یہ اسی ماحول کا نتیجہ ہے ۔ اور یہ بڑی مناسب بات ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں۔ان مذاکرات کے نتیجے میں وہاں کے بہت بڑے لیڈر ایڈوانی صاحب پاکستان تشریف لائے اور یہاں آکر انہوں نے جو دو باتیں کیں ان کا ذکر اس فورم پر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ایوان میں کرنے کی ضرورت ہے ۔ انہوں نے یہاں بات کی کہ اب اکھنڈ بھارت کا نعرہ یا خواب بے سود ہے ۔ اور انہوں نے قائد اعظم کے مزار پر جا کر لکھا ۔ قائد اعظم بہت بڑے قائد تھے جنہوں نے تاریخ کا رخ موڑا ۔ ان کے اس بیان کی بنا پر ان کے خلاف احتجاج ہوا ۔ اور اس احتجاج پر انہوں نے استعفیٰ دیا ۔ استعفیٰ دینا ان کا بہت بڑا پن تھا ۔ ہم اس کو خراج تحسین دیتے ہیں کہ انہوں نے جا کر اپنی بات سے انحراف نہیں کیا بلکہ استعفیٰ دیا۔ لیکن جو بات میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے استعفیٰ نے اس مذاکرات کے عمل کو irreversible بنایا ہے ۔ اب یہ واپس نہیں ہوگا اس کے آگے بڑھنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں ۔ یہ ماحول ہمیں میسر آیا ہے اس سے یقینی طور پر پوری پاکستانی قوم پوری طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے۔مجھے وہ وقت یاد آتا ہے جب قائد اعظم سے پاکستان بننے سے پہلے یہ پوچھا گیا تھا اور انہوں نے جواب میں کہا تھا کہ میری

خواہش ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ پاکستان کے بھارت سے تعلقات ایسے ہی ہوں گے جیسے کینیڈا اور امریکہ کے ہیں ۔ مجھے دکھائی دیتا ہے کہ قائد اعظم کی وفات کے بعد ایڈوانی کا یہ کہنا کہ قائد اعظم بہت بڑے قائد تھے کہ وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اسی قسم کے تعلقات جن کا قائد اعظم نے اظہار کیا تھا وہ ممکن ہو جائیں۔ اسی پالیسی کے نتیجے میں اس بجٹ میں یہ گنجائش ہوئی ہے اور یہ ماحول پیدا ہوا ہے کہ سرمایہ کاری ہونے کے امکانات بڑھ گئے ہیں، آئیے ان امکانات کو آگے بڑھائیں۔

جناب والا! بجٹ کا ایک اور پہلو تسلسل کا ہے جس کا ذکر کرنا بڑا ضروری ہے ۔ کسی قوم کے لیے آگے بڑھنے کے لیے ترقی کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اندر استقامت ہو۔ وہ استقلال کے تسلسل کے ساتھ، اپنی پالیسیوں کو آگے لے کر چلے ۔ اس بجٹ میں صاف دکھائی دیتا ہے کہ پہلی پالیسی ، دوسری پالیسی اور آئندہ کی پالیسیوں میں ایک تسلسل ہے ۔ صرف یہی نہیں کہ اپنی ہی پالیسیوں میں تسلسل ہے بلکہ خوشی کی بات ہے کہ گزشتہ حکومتوں کی بھی کوئی اگر اچھی پالیسیاں ہوئی ہیں تو ان پالیسیوں کو بھی اور ان حکمت عملیوں کو بھی آگے لے جانے میں ایک تسلسل نظر آتا ہے ۔ اسی ایوان میں جناب والا آپ نے بھی اور ہم نے بھی سنا ہوگا کہ جب کبھی پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات کا ذکر ہوا تو ہمارے پیپلز پارٹی کے اراکین اور حزب اختلاف کے ہمارے قائد رضا ربانی صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ یہ تو وہی پالیسی ہے جو ہماری حکومت نے کسی وقت تشکیل دی تھی ۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ حقدار ہمارے اے۔ این۔ پی کے لیڈر صاحبان ہیں جنہوں نے بات یہ کہی کہ ہم تو بہت عرصہ سے یہ کہتے تھے اور درست کہتے تھے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات ہونے چاہییں ۔ تو اگر گزشتہ حکومتوں کی پالیسیوں کا جو ہم سمجھتے ہیں کہ درست پالیسیاں تھیں، اس بجٹ میں اس کا ترشح ملتا ہے اس بات کی غمازی ملتی ہے کہ اس تسلسل کو ہم نے قائم رکھا ہے تو اس پر ہم سب کو آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینی چاہیے ۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے ہم آگے جا سکیں گے ۔ اسی ایوان میں اسحاق ڈار صاحب بہت عمدہ تقریر کر کے جا چکے ہیں ۔ انہوں نے ہی کئی بار کہا ہے کہ وہ vision جو موجودہ حکومت دے رہی ہے ، وہ economic vision ، اقتصادیات کا وژن ، اور آئندہ کا تصور وہ وہی ہے جو ان کی حکومت نے دیا تھا ۔ یہ بھی ایک تسلسل ہے یہ بہت اچھی بات ہے اور اور ایسا ہی

ہونا چاہیے کہ حکومتیں اپنی گزشتہ حکومتوں کی اچھی پالیسیوں کو چلاتی رہیں اور اس وجہ سے نہ ختم کر دیں کہ چونکہ وہ پہلی حکومت کی تھیں اب ہم آئے ہیں تو ہم ان کی تمام باتوں کو رد کردیں۔ یہ چیزیں اور سلسلہ اب بند ہوا ہے تو ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے کہ بجٹ میں آگے بڑھنے کی بہت گنجائش ہے۔

جناب والا! بجٹ پر کچھ تنقید بھی کی گئی ہے جس پر یقینی طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ غربت میں کمی، افراط زر اور بے روزگاری، یہ تین معاملات ہیں جس پر یقینی طور پر حکومت کو توجہ دینی چاہیے۔

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آئندہ جو بھی حکومت ہو گی یہ یقینی طور پر اس حکومت کی ذمہ داری ہوگی اور وہ غربت کم کرے۔ یہ حکومت ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیروزگاری کے معاملات کی جانب کوئی حکمت عملی بنائے اور روزگار مہیا کرے۔ یہ حکومت ہی کا فرض ہے کہ جہاں تک افراط زر کا تعلق ہے اسے کنٹرول کرے۔ اگر اس میں کوئی کمی ہوئی ہے تو مجھے امید ہے کہ حزب اختلاف کے بڑے اکابرین جو اس معاملے کو اور اچھی طرح سمجھتے ہیں اور یہ ان کا منصب ہے کہ وہ تنقید کرکے ہمیں بہتر راستہ دکھائیں اور وہ اس کمیٹی میں بیٹھ کر کوئی نہ کوئی اس معاملے میں تجاویز دیں گے۔ اگر ان کی تجاویز ممکن ہوں اور اس پر کوئی کارروائی کی جاسکتی ہو تو ہمیں خوش دلی کے ساتھ ماننا چاہیے اور ہمیں غربت میں کمی کرنے کے لیے پوری کوشش کرنی چاہئے یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔

جناب والا! میں اس معاملے میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہوں گا لیکن ایک بات ضرور کہنے کو میرا جی چاہتا ہے کیونکہ سمجھ لینے کے لیے اور قوم کی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے کئی دفعہ اپنے آپ پر تنقید کرنی بھی بڑی ضروری ہوتی ہے۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ کیا ہمارے ان لوگوں کی جن کی income یا آمدن کم ہے جن کو ہم غربت کی سطح سے نیچے سمجھتے ہیں ان کی دشواریاں اور دقتیں صرف حکومت ہی کی وجہ سے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ معاشرہ اور ہمارے معاشرے کے مختلف طبقات بھی اس کے ذمہ دار ہوں، اور اگر ہیں تو کیا اس ایوان میں ہم صرف ایک ہی مجرم کو نامزد کرکے وہ نتیجہ حاصل کرسکیں گے یا پوری سچائی پا سکیں گے جس سے کوئی بہتری ہوسکے گی یا کہ ہمیں پورے معاشرے پر مدلل طور پر نظر دوڑانی چاہیے۔ مجھے

دکھائی دیتا ہے کہ ہمارے غریب لوگ جس طرح رہ رہے ہیں ان کی زندگی اجیرن ہے، ان کی راتیں جو تلخ ہیں، ان کے دن درست نہیں گزرتے اس کا ہم معاشرے والوں سے بھی بہت تعلق ہے۔

جناب والا! ہمارے ہی لوگ ہیں جو کھانوں میں ملاوٹ کرتے ہیں، ہمارے ہی لوگ ہیں جو دوائیوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اس کی سب سے زیادہ تکلیف غریب ہی کو پہنچتی ہے۔ ہمارے ہی لوگ ہیں جو وکالت اور ڈاکٹری میں اور مختلف پیشوں میں ضرورت سے زیادہ غلط قسم کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ہمارے ہی لوگ ہیں جو انصاف بیچتے ہیں۔ ہر چیز اور ہر ذمہ داری کو لے جا کر حکومت کے دروازے پر رکھ دینا اور یہ سمجھنا کہ اب معاشرے کی ذمہ داری ختم ہوگئی ہے، تنقید کا کام ختم ہو گیا ہے، ہم نے جرم ثابت کردیا ہے، یہ کافی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی اپنی جانب بھی غور کرنا ہوگا، ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہمارے درمیان کتنے Feudals ہیں، کتنے جاگیردار ہیں، ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہم نے بھی کتنی کتنی خرابیاں کی ہیں جب تک پورا معاشرہ جس کو کہتے ہیں social society وہ اس معاملے میں آگے بڑھ کر حکومت کا ساتھ نہ دے، معاملات درست نہیں ہوسکتے۔

جناب والا! میں اب اس جانب آتا ہوں کہ جس کا ذکر اسحاق ڈار صاحب نے بھی کیا صوبائی معاملات۔ صوبائی پسماندگی، صوبوں کے درمیان اختلافات۔ جناب والا! بہت دنوں سے اس ایوان میں میں نے بھی وہ باتیں سنیں کہ جس پر دل دکھتا تھا۔ انداز بیان اور انداز بیان کے علاوہ جو مطمع نظر بیان کیا جاتا تھا وہ ایسا نہیں تھا جسے قومی کہا جاسکے۔ یہاں تک بات کہی جاتی تھی کہ پھر اس پاکستان کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تک کہا جاتا تھا کہ اس فیڈریشن میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہا جاتا تھا کہ پھر ہم آپ کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ یہ ان کی گفتگو نہیں ہوتی جن لوگوں نے اکٹھے رہنا ہوتا ہے وہ کبھی آپس میں ایسی گفتگو کرتے ہیں؛ نہ اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ آپ نے بہت اجازتیں دیں، ہم نے بھی دیں لیکن میرا خیال ہے اب وقت آگیا ہے کہ ہم کافی عرصہ گزار چکے ہیں ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ زبان اب استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اب وہی بات کرنی چاہیے کہ جو آپ کہہ سکیں۔ اسحاق ڈار صاحب نے بالکل صحیح بات کہی کہ اگر غربت ہے تو وہ غربت صرف بلوچستان میں نہیں ہے۔ اگر پسماندگی ہے تو

صرف سرحد میں نہیں ہے ۔ اگر کوئی اور تکالیف ہیں تو وہ صرف سندھ میں نہیں ہیں ۔ اگر غربت کی سطح 40% ہے یا 30% ہے تو اس میں سے پندرہ فیصد سے زیادہ پنجاب میں بستے ہیں اور اسی طرح کی اور دوسری دقتیں بھی ہیں ۔ میں اپنے بلوچستان کے دوستوں کو کم از کم یہ بات تو ضرور بتانا چاہوں گا کہ جب پچھلے دنوں میں خطرہ ہوا کہ بلوچستان میں کوئی فوجی کارروائی ہوگی تو پنجاب نے بیک زبان ہو کر کہا کہ فوجی کارروائی کی وہ سخت مخالفت کرتے ہیں ۔ پنجاب کے تمام لوگوں نے ، دانشوروں نے اس بات کا ساتھ دیا اور اس کے نتیجے میں وہ مذاکرات شروع ہوئے جس کی بنا پر معاملات حل کی جانب چل پڑے ۔ تو اس لحاظ سے میں اس بات پر صرف اتنا ہی کہوں گا ۔

تو اس لحاظ سے میں اس بات پر صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہاں سے زبان تو بہت سخت استعمال ہوتی رہی۔ جب آپ نے ایک فیڈریشن، ایک وفاق میں رہنا ہے تو وفاق کی زبان محبت کی زبان ہوتی ہے۔ اس معاملے میں غالب کا ایک شعر سناتا ہوں کہ

ہر بات پر کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تم ہی بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے

تو یہ انداز گفتگو چھوڑ دو۔ کوئی بہتر انداز گفتگو اختیار کرو۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

کوئی بہتر انداز گفتگو اختیار کرو تب ہی بات آگے چلے گی۔ میں مانتا ہوں کہ حزب اختلاف کا یہ منصب ہے کہ وہ تنقید کرے لیکن تنقید کی داستان بھی جناب والا! اتنی طویل نہیں ہو جانی چاہیے کہ ہر چیز کالے یا سفید میں دکھی جائے۔ ہماری جانب سے بھی کہ ہم ہر چیز کو سفید ہی سمجھیں اور ان کی جانب سے بھی کہ وہ ہر چیز ہی کو کالا سمجھیں تو پھر عوام تک بات کیا پہنچے گی؟ عوام کو کوئی پتا نہیں لگے گا۔ چلیئے میرے ساتھ کسی بھی بالغ، باشعور اور اعلیٰ پارلیمنٹ میں اور وہاں دیکھیں کہ ایک بات اگر حزب اختلاف کی درست ہے تو کئی بار اقتدار کے لوگوں نے مانا اور اگر اقتدار سے درست بات آ گئی ہے تو اس کو بھی مان لیا۔ کوئی ایسے معاملات ہیں کہ اگر ان کو اٹھایا جائے اور قوم کو نقصان ہو تو دونوں فریقین نے کہا کہ یہ بات نہیں اٹھائی جائے گی۔ یہ election manifesto بھی نہیں بنایا جائے گا۔ یہ وتیرے ہوتے ہیں قوم کو آگے لے

جانے کے۔ صرف کالے اور سفید پر باتیں طے نہیں کی جا سکتیں۔ بات کو سمجھنے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی جانب دیکھنا ہوگا کہ کونسے علاقے ہیں جو گہرے ہیں، کونسے علاقے ہیں جو کالے ہیں اور کونسے علاقے ہیں جو سفید ہیں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہر چیز کو ایک ہی label میں پیش کرنے کی بجائے اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میں اس چیز کا قائل ہوں اور کئی بار کہہ چکا ہوں۔ شاید میرے کچھ پچھلے بیانات اور اقدامات سے بھی میرے ایسا کہنے کی کچھ گواہی ملے گی کہ پاکستان اور جمہوریت ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ انگریزی میں اس کو یوں بہتر ادا کیا جا سکتا ہے کہ .both are integral to each other کیونکہ بجٹ پر گفتگو ہو رہی ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ ہماری حکومت میری اس بات میں شریک ہونگے، میرے تمام ساتھی اور آپ بھی شامل ہوں گے کہ آئندہ ہونے والے انتخابات کو شفاف اور غیر جانبدارانہ بنانے کے لیے تمام اقدامات کیے جائیں۔ ان اقدامات میں سے ایک قدم جس کا میں ذکر کرنا چاہوں گا یہ ہے کہ آئندہ کے لیے چیف الیکشن کمشنر کا ملک کی تمام بڑی جماعتوں کی رضامندی کے ساتھ تقرر کیا جائے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

کیونکہ اگر آئندہ کے انتخابات ہم درست نہ کرا سکے تو جمہوری ممالک کے صفحوں میں سے ہمارا نام ہمیشہ کے لیے نکال دیا جائے گا۔ یہ انتخابات نہایت عام نہیں ہوں گے۔ یہ انتخابات نہایت اہم ہوں گے۔ ان انتخابات میں لازم و ملزوم اور integral part کی کہانی مکمل طور پر درج ہو جائے گی۔ اور اس سے اب مفر نہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ اس معاملے میں ہم آگے بڑھ سکیں گے۔

جناب والا! یہاں پر ذکر ہوا ہے صدر کے خطاب کا۔ میرے نزدیک یہ آئینی ضرورت ہے کہ صدر دونوں ایوانوں سے خطاب کریں اور اگر وزارت پارلیمانی امور نے انہیں کوئی دوسری رائے دی ہے تو وہ اپنی رائے پر نظرثانی کرکے ان کو درست رائے بھجوائیں اور صدر صاحب کو بھی چاہیے کہ وہ دونوں ایوانوں سے آکر خطاب ضرور کریں۔ میں اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے بھی کہوں گا کہ اگر صدر صاحب آتے ہیں، میں ان سے وعدہ نہیں لینا چاہتا، یہ ان کا

حق ہے کہ وہ جس طرح چاہیں احتجاج کریں لیکن مجھے کہنے کا تو حق ہے، میں کہوں گا کہ جب صدر کے خطاب کے لیے ہم تقاضا کرتے ہیں، ہم وہ بھی تقاضا کرتے ہیں اوران کا تقاضا میں بار بار سن چکا ہوں کہ چونکہ صدر صاحب نہیں آئے اس لیے آج بجٹ بھی پیش نہیں ہو سکتا،وہ تو اپنے تقاضے کو بھی اتنا اونچا لے گئے ہیں، ہم دونوں کا تقاضا اگر یہی ہے تو صدر صاحب ضرور خطاب کے لیے تشریف لائیں۔تو خطاب کی جو ضروریات ہیں ، جو اس کے ساتھ حدود مقرر ہیں کہ صدر کے خطاب کو پوری طرح سنا جائے اور پھر ہمارے پاس وقت ہے کہ ہم اس پر تنقید کریں۔ کاش! میری یہ بات منظور ہو سکے کہ اگر صدر صاحب آئیں تو حزب اختلاف ان کی باتیں سنیں گے اور بات سننے کے بعد تنقید کا حق استعمال کریں گے جو ان کا جمہوری حق ہے، جس کے لیے ہم خود خواہش مند ہوں گے۔ اگر ہم ایسا کرسکیں تو یقینی طور پر یہ جمہوریت کے لیے ایک بہت ہی بہتر مثال ثابت ہو سکتی ہے۔

جناب والا! اسی سلسلے میں مجھے ایک بات اور کہنی ہے ، وہ بھی ضروری ہے ۔ آزادی صحافت ، ملک میں اس کا چرچا بھی ہوتا ہے ، بیرون ملک بھی ہم اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ابھی ہم باہر دورے پر گئے تھے تو دورے میں عام طور پر یہ ذکر کیا گیا کہ دیکھیں پاکستان میں ابھی تک پوری جمہوریت نہیں بھی آئی تو کم از کم آزادی صحافت اتنی ہے کہ وہ جمہوریت کا کردار ادا کر رہی ہے کہ وہ کسی حد تک accountability جس کو کہتے ہیں، احتساب کر رہی ہے ۔ اس صحافت کی آزادی کو مضبوط، مستحکم بنانا ہم سب کا فرض ہے۔ اس لیے اس پر جو بھی قدغنیں لگتی ہیں، اس میں رکاوٹ ہو تو اس پر آواز اٹھانا ہمارا فرض بنتا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ کچھ اخبارات کے اوپر پابندیاں کسی نہ کسی وجہ سے لگائی گئی ہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ وزارت اطلاعات ان پابندیوں کو ہٹانے کی اور صحافت میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس میں ہماری جانب سے یہ تقاضا ہونا چاہیے، ہم حکومت کی جانب سے بھی یہ مطالبہ کریں گے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ایک اور بڑا ہی نازک اور حساس معاملہ ہے جس کو نہ معلوم اٹھایا جانا آسان ہوگا یا نہیں لیکن میں اس کو بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ دفاع ہماری ایک بہت بڑی ضرورت ہے ۔ بلاشک و شبہ دفاع کے لیے ہماری جان بھی حاضر ہے ۔ ہم پاکستانی ، تمام کے تمام ایک ہی چیز سے سرشار ہیں،

وہ ہے وطنیت۔ شاید ہمارے پاس پوری جمہوریت نہیں آئی، شاید ہمارے پاس پوری تعلیم نہیں آئی، شاید ہماری صحتیں بھی خراب ہیں، شاید ہم آپس میں بڑے لڑتے جھگڑتے بھی ہیں لیکن میں امید کرتا ہوں اور یہ میرا احساس ہے، اللہ کرے میرا یہ احساس درست ہو کہ جہاں تک پاکستان کے تحفظ کا تعلق ہے، جس کو میں باہر کے ملکوں میں بھی جاتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہاں کے پاکستانی پریشان ہو جاتے ہیں جب پاکستان کے خلاف کوئی بھی خبر ان کے سننے میں آتی ہے۔ ہمارے اندر اپنے ملک کے لیے محبت موجود ہے۔ دفاع کے لیے ہم سب تیار ہیں۔ بلا شک و شبہ دفاع پر اگر کوئی خرچ ہوتا ہے تو چلیں ہم برداشت کریں گے جس طرح کسی زمانے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد نے کہا تھا کہ اگر ہمیں گھاس بھی کھانی پڑی تو ہم اپنے دفاع کے لیے ایٹم بم بنائیں گے، ہم اپنے دفاع کے لیے پوری کوشش کریں گے لیکن نازک بات جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی وساطت سے اس ایوان میں لانا چاہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ دفاع کے بجٹ کو بھی پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے۔

(اس پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

قوم کے درمیان اعتماد پیدا ہو اور اعتماد پیدا کرنے کے لیے یہی طریقے ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ آخر میں مجھے ایک بات یاد آتی ہے۔ جناب والا! کنفیوشس جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک بہت بڑا دانشور تھا۔ اس زمانے میں کئی سو سال پہلے مملکت چلانے پر اس نے بہت خوبصورت سی گفتگو کی۔ اس نے اپنے شاگردوں کو جمع کیا۔ اس زمانے کے استاد شاگردوں کو درختوں کے نیچے بٹھا کر کسی مکتب میں نہیں، کسی کمپیوٹر کے سامنے نہیں، لیکن عام ویرانوں میں بھی درختوں کے نیچے بٹھا کر سبق دیا کرتے تھے۔ کنفیوشس نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مملکت کو مضبوط کرنے کے لیے تین سب سے بڑے ستون کیا ہیں۔ اس نے کہا کہ پہلا ستون اقتصادیات (اکنامکس)، دوسرا ستون دفاع (آرمی) تیسرا ستون باہمی اعتماد (ٹرسٹ) پھر اس استاد نے کہا کہ اگر ان میں سے کسی ایک ستون کو ہٹا دیں یعنی ایک ستون غیرضروری سمجھنا ہو، اگر یہ سمجھنا ہو کہ ایک ستون کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے باقی دو ستون ضروری ہوں تو ان تین میں کون سا ایک ستون ہے جسے باقی دو کے مقابلے میں کسی حد

تک غیر ضروری سمجھا جا سکتا ہے ، کنفیوشس نے خود ہی جواب دیا کہ وہ آرمی ہے جسے غیر ضروری قرار دیا جا سکتا ہے اور پھر خود ہی کہا کہ اگر ان تین میں سے کسی ایک کو ناگزیر سمجھا جائے کہ بالکل ہی ختم نہیں کیا جا سکتا وہ کون سا ہے تو انہوں نے خود کہا کہ وہ اعتماد ہے ' وہ trust ہے۔

خواتین و حضرات اور جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میں تمام سینیئر صاحبان سے کہوں گا کہ اعتماد کی فضا پیدا کریں۔ ہر چیز کو کالے اور سفید میں نہ دیکھیں۔ ایک دوسرے پر بھی اعتماد کریں۔ بجٹ کی وہ اچھائیاں جو دکھائی دیتی ہیں ان کو بھی اجاگر کریں جو کمزوریاں ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں گفتگو کا انداز تبدیل کریں۔ میں اور تو سے آپ تک چلے جائیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ پاکستان جس کے قائد کی تعریف اس شخص کو کرنی پڑی جو بھارت سے یہاں چل کر آیا۔ اس کا پاکستان انشاء اللہ ایک دن ترقی کی ان منازل تک پہنچے گا جس کے خواب قائد اعظم نے دیکھے تھے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr.Chairman: Mr.M,Azam Khan Swati.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, after the speeches of honourable Anwar Bhinder, honourable Asfandyar Wali, honourable Ishaq Dar and honourable S.M. Zafar, in order to express myself I have to be very creative.

On June 6, 2005 our Minister of State for Finance Mr. Umar Ayub Khan while making a speech in the Lower House of the Parliament made us to believe that dark economic cloud of past is dissipating and the blue sky of prosperity, new era of growth and hope is emerging. This may be true for him, for myself and for many of my colleagues, resourceful colleagues in this House but Mr. Chairman, this rosy picture is not true for more than 85% of the population of this country. In order to present a

growth of this substantial magnitude of 8.4%, I wish the Hon'ble Minister he would have put all those facts before the people or before this House, unfortunately, the Truth is that he only put half of facts and ideology.

I remember when I was a young man, I heard a great Chinese economist once said that it does not matter if a cat is back or a cat is white as long as it catches mice, it is a good cat. To me it does not matter what kind of budget it is as long as it helps the majority of the people, I would say that Budget is a good budget. Looking at the present budget unfortunately ground realities are quite different. Let me submit and in order to support my submission, I want to quote as to what a wise once man said that we need arising economic tide those can lift all boats not just few yachts. Let me repeat it again because it is exactly what is happening in Pakistan that we need a rising economic tide that can lift all boats not just few yachts. What he meant by that? The growth and prosperity can only be measured if it is for all, not for few elites rich, big corporations, big businesses and banks. Let me further analyse this rising economic tide and see, whether it has lifted all people or just few.

First, we look at its socio-economic consequences or what we call the objectives of our budget. When I analyse the objective of this Budget I come to this conclusion that in the wake of current inflation rate, the outcome of this growth is going to be negligible until and unless the economic wizard of this country are able to walk on the water or through a divine help or only a miracle can stop further poverty, unemployment and rise in the price of kitchen. Second, increase of 500 rupees in minimum

wage is almost a joke with the people of this country and the common man. This in no way can increase the buying power of common man. Third, cutting import duties on big cars. I do not understand how is it going to help inflation and how is it going to strengthen the sustainbility of this growth. I will urge Mr. Chairman, and requesting the Finance Minister to give more relief to poor, cut on duties on those cars of 800CC to 1300CC, where the middle and lower middle class can afford and you know what basically it will do, it will generate economic stimulus and this is what you need in this country in order to curb inflation and in order to control inflation. This will create an economic activity and this is what you need. And this will generate more revenue through and its volume. Today, this is what we need. Fourth, let me also say that our monetary policy is not compatible with the measures to check inflation our Bank. How the interest rate is high but the return, profit on our savings is so low which will never ever help a common man, people who have little savings need help.This policy needs to be revised.

Sir Many of my colleagues have expressed their fears that sustainability of growth is impossible to some extent...

(اس موقع پر ظہر کی نماز کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman, let me repeat again that our monitoring policy is not compatible with the measures to check inflation. Let me also say that many of my colleagues have already expressed this fear that growth is not sustainable, not totallybut partially I agree with them because major portion of GDP growth has arrived from two sectors, agriculture and

services and both those two sectors are not taxable.

If on one side we see the growth and on the other side we see the tax collection and if they are at par with each other, growth is impossible to be sustained and what basically it will do, it will create a stagnation in our economy. Now, Look at the trade deficit of four billion dollars. Look at current account deficit of 2.6. These are huge deficit just like I said, Mr. Chairman, unless our economists walk on the water or get some divine help, it is almost impossible to keep this growth the way it is going.

Mr. Chairman, last year I do remember in my speech, I pointed out that corruption and violation of rule of law is rampant. Today, I am reiterating my submission again. As I said last year, if you want to correct your system, then get rid of the basic corruption. The best thing is to cut the roots of corruption from the top of the tree key and not in the bottom by punishing patwaris and constables, We can not set the course right unless we start punishing elite the big fish in all walks of life and there should not be any sacred cow. But not through NAB. By victimization we are not going to correct the system of corruption, in order to get rid of this menace we have to develop the institution and that institution should come from the people of this country. This is how, we are going to get rid of this big menace.

Crime is increasing and the swift justice is decreasing slow. When we read newspapers and magazines we find that all general public, educated youth in this country, journalists. people of all walks of life, all

enforcement agencies are stressing to revamp our judicial and justice system of this country where we will be able to get speedy and swift justice, justice for all, not for few. Allocating such a meagre amount of money in Budget Mr. Chairman! with that allocation, I guarantee you, that we will not be able to protect our freedom or what I call, "ordered liberty". Let us give this a priority, so we can establish an autonomous judiciary.

Mr. Chairman! right of life is ordained by Almighty Allah. It is protected by the Constitution and rule of law. With the allocation of 6 billion or 8 billion to the health sector is not enough. It is not even enough to serve three segments of our society: First who are in their dawn of their life - the children. Second who are in the twilight of their years-old. Third 50% of our population - women, who are venerable but neglected and thrown to abuses. We need to allocate more money in the Sector. So we can provide good, safe health to our children, to our elders, to our daughters, to the mothers of our nation.

Mr. Chairman! education is the primary goal of every nation. Allocating Rs. 16648 million does not show that this can be of any priority for our present Government. Let us invest in teacher. Let us make this our priority and I salute to all NGOs, all organizations, all associations, all people including *Zindagi* Foundation, Agha Khan Foundation. I salute to all those teachers and all those *Ulema* who have taken this big task of educating our children in our *madarssas*, not all *madarssas*, only those *madarssas* where we are teaching love, tolerance and religion. I call upon brothers and sisters living here in this country or living abroad to adopt a

school, a library, a hospital, a bed in hospital, give a computer, do whatever they can to save human minds. To me, it is terrible thing to waste a human mind.Let us come togather & help our future.

If today, Mr. Chairman! somebody would ask me what would be your choice for a child? I would say without any reservation, that choice of child is a choice of school. This is what we need and this should be our priority. Mr. Chairman! allocation of huge amount of money for Defence in this poor country, even under present environment of peace in this region, is too much for defence. I have a dream, a dream to have a peace in Pakistan, peace in India and Afghanistan. So, we can rise above all challenges piling of nuclear weapons, asking and begging for F-16 is not the future a new Pakistan. This should not be our priority. I am not taking bread and butter from the table of our fine man and woman who defend my country but waste of a money should be stopped altogether.

Mr. Chairman, delay in NFC Award is a flagrant and complete violation of our Constitution. Provinces are suffering and we have heard honourable S. M. Zafar. We need to create trust, trust in the units of our Federation, that is possible only if the Federation and the central Government would allow units, provinces to be the owner of their own resources. This is what the provincial autonomy calls for. This is what my province NWFP calls for. This is what the people of this federation calls for.

Hydel profit of NWFP has been given only 6 billion rupees like we are beggars, violating even the mandate of Constitution. Sir, the total

salary Bill of NWFP is, by the way, 50% of our total resources and then on the top of that with this current increase in salary we have to come up with another 2.5 billion. Let me share with you a recent UNICEF official survey which tells me that 60% of NWFP diseases are caused by contaminated water, we don't even have those resources in our exchequer. From where are we going to come out with an extra 2.5 billion rupees.to meet our needs. Mr. Chairman, let me candidly acknowledge some of the good features or aspects of this Budget .Because of the time constraints, I am not going to be at liberty to go in a full detail,However, I will only present a short summary, zero rate sales tax for export is the best thing that this Government has come up with. This is how, we are going to check inflation; this is how, we are going to sustain this growth; this is how, the economic activity is going to be generated back in this country. The reduction in import duty on raw material, this is how, the low cost production is going to happen and we will be able to compete with other countries in this region. This is also an inflation measure, this is also an economic activity generating measure. Item of food suply for India, I think, this is the way that we can control the kitchen prices to somehow for common man .Manufacturing growth of 18.3% of GDP, I would say in my little capacity, it was impressive.

In the end Mr. Chairman, I reverently invoke the blessing and support of Almighty to bless this country, my country Pakistan, to bless this House and give us the courage and strength so we can speak truth about all those who are at the helm of power about all those, who are

violating the rule of law and the Constitution of my great country.

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Mr. Chairman: Dr. Abdullah Riar.

Senator Dr. Abdullah Riar: Thank you Mr. Chairman. I would try to be specific and within the time frame. Mr. Chairman, it is very interesting to see that this Government has presented third Budget without the very promised NFC Award, without the very promised National Consensus, without the very promised provincial harmony, without the very promised provincial autonomy and good governance and recent most commitment of the Prime Minister and much touted statement made by the Prime Minister on the outset that he would have an accountable Cabinet, just a quarterly target and the Cabinet Ministers would be asked about their progress report on a quarterly basis. Anyway, all said and done, obviously in the eyes of the holders, the findings of the Budget presentation are for us to look and analyse and every stake holder in this civil society has to see the data presented by the honourable Minister on the merit of it. I don't want to dispute the fact that the GDP has grown 8.4% but I do want to recognize fact, there is inflation by the account of that Government's own statistics is 9% and my personal feeling on the consensus of various other sources, it's definitely in double digits. Inflation on the food items is 30% sir, inflation on the rent of the housing is 11% and common man who is struggling for day to day, morning to everning 16 to 18 hours a day, his inflation is in those very

area. Yes we have foreign currency reserves in billions, very nice, good for you but I want to see the increasing deficit at the same time. How this nation is going to deal with the increasing deficit and what will it bring to us and what will be the net effect on the life of the common man in coming years.

You have touted and legitimately so, I recognize Mr. Prime Minister your budget is indicating increase in tax revenue collection but I do want to bring it to the floor that the tax revenue collection, a larger part is from the direct taxation. Despite of your claims as a Finance Minister for the last five years and the Prime Minister in last two years, you have miserably failed to enhance and widen the tax net. Let's call a spade a spade, you have collected a larger tax revenue but you have miserably failed in enhancing the tax net. It is shameful to see that only ten individuals in this country have declared income worth 5 Crore per annum. I want to bring it to the record of the floor of this august House that that is the concern that I want to see as a spokesman or representative of the people of Pakistan.

I recognize you have indicated the robust export and a growth of the export and that is very healthy thing and I wish we continue these exports in coming years as well. But my concern in the exports area is sir, the largest contributor of the exports is the textile. Two third of our exports is textile based. Mr. Chairman, we are exporting it only to a narrow base of six countries. It is a matter of significant importance. The much touted GDP, the much touted export is all linked on the receiving end, capacity of

importing of six countries and beyond that definitely agri-sector and we will talk about it in a brief moment, when we are looking at

کہ ہماری دنیا کی مارکیٹ میں صرف 6 ملکوں میں

majority of exports of the textile. Just imagine if the 50% of those countries or under recession, what effect it would have on our exports. How would that translate into our textile industry. So, the point I am trying to make is sir, that the Government has failed to come up in recognizing this issue, it has failed to come up, building certain defence mechanism in the budget appropriations and laying out a vision for enhancing the export recipient base so that if there is a recession in North America, there is some secondary market, Europeon market, Asian market where we can have our expansion and compensating machanism so that our export growth is sustained and maintained.

My criticism is also on the fact that the unemployment and your own figures of Mr. Prime Minister's Budget, numbers have given the growth in the employment of 2.3%, hardly any impressive figure to look at it. The question of PSDP and honourable Minister is leaving, I would request him only less than five minutes, I will share for his information very pertinent piece of information on the PSDP issue and it will be to his advantage also, for his promotion to the full Cabinet Member. Sir, PSDP recognized, you have increased the figure and allocation is robust, comparing to the last year, my concern and the biggest source of PSDP appropriation is going in the water sector, Water and Power Development Authority. That is the state run institution where we all the tax payers put,

the billions of rupees and they have been allocated 30 billion rupees in this budget for WAPDA related projects. The much touted, much talked mega dams which will transform the life of our society, will generate employment, generate more power gereration and we will be prosperous nation. I want to highlight the fact, issues relating to the conduct and the transparency in that authority is in question. I had raised that concern on the Mangla Dam Award and the mechanism that Award was conducted in the WAPDA and now facts have come to the Committee. I am just narrating this fact that there is an enormous lacking of transparency under the stewardship of this Prime Minister and his Economic Managers and if this allocation of PSDP still is going in that inefficient and corrupt mal-practices in the name of transparency and in the name of cleaner and good governance we have a dark and bleak future ahead.

Mr. Chairman, contract worth of billions of rupees awarded on the basis of fraudulent declarations made by a company. They refuted the findings of the founders of Mangla Dam Consultants who challenged and crticised the proposals, technical reports submitted by that Committee. Shamefully the contract was awarded violating all the norms of international standards, violating all the procedures laid out in the International Bidding Procedures and Terms of Reference and was awarded just to award and benefit a favourite one. I am saying it with full conscience with no dog in the fight, with a clear mind as a representative of this civil society. I want to hammer this point till the transparency is established in the institutions, which are sitting out there and sucking

billions of rupees of allocations of PSDP. The matter would come to the House in the due course. Mr. Chairman, this is the significant problem that I foresee that PSDP allocations would not translate into the good of the people but it would be wasteful exercise as it has been in the last 50 years.

Coming to the same example of how under this, the good governance and the quarterly reports seeking Prime Minister and his Cabinet have run the affairs so far. It was shock of my life when I found out that Port Qasim Authority for last four years have been parking their money profit and other funds in the National Bank sir, at a meagre point 0 .9% interest rate, 0.9% Mr. Chairman you have been a banker in your career. Point nine per cent and I want to ask my friends if this is the state of the good governance Mr. Prime Minister, if this is the state of your governance, this is the state of your quarterly checks, tell this Nation where this PSDP allocation would go, sir? Point nine per cent for four plus years, billions of rupees and the uniformed mighty might sitting there and incompetent corrupt politicians sitting on the other side of the aisle cannot even question!

Mr. Chairman: Let there not be any intervention please. Respect the sanctity of the House.

Senator Dr. Abdullah Riar: Sorry, sir. No, sir, I am going too far a little bit, I will reduce the temperature.

My honourable Chairman! the Current Budget Allocation is

discussed on the fact when on the Frontiers of this nation, we are marching and I appreciate and support fully, our party supports it fully that is the progress on the bilateral relations with India, progress on the Western Frontier, progress on the terrorism and the global participation and above all, we had Lal Krishan Adwani as our guest and his visit to the Quaid's Mazar is a good gesture. We have such a good era! We have deterrence, in the form of nuclear deterrence for this nation. We have reduced the temperatures on the external front. Is there a justification for having nine items budget under the"Defence Title" being increased and the helpless people of Pakistan not getting even a relief to their basic food inflation. I feel that's the greatest injustice being done through this budget where the largest segment of the society has been ignored and selected few have sought the maximum out of it.

Sir, my submission would continue on the very area of PSDP Agriculture sector is a vital sector of our society. It caters to 2/3rd of the employment base in this country. Agriculture sector caters to 25% of the exports and the GDP of this country. Having said that lets see that what this budget has brought for the agriculture sector. Granted in last budget we had certain tax reliefs on imports of Urea and Fertilizers and I see 10000 tractors are being imported duty free and those licences would be given to select four. Now these four importers in the private sector who would import those 10,000 tractors, sir, I would like to see that if an average farmer is getting that duty concession in form of price reduction. There won't be any price reduction sir, this is the relief under the nice title

in a good wardrobe packaged and presented in the name and form of the farmer and agriculture sector relief but passed on to the deep pockets of those four importers. So, I want to bring that point for the record and we will witness if one is in this House in the years to come, one would find out the facts.

Sir, cost and the duties on the inputs in the agriculture sector needed to be attended. Seed, we have problem with pest on the cotton variety which is the current variety in the Southern Punjab and various scientific evidences exist that there is a virus which is creeping up and we have found no alternate to it. The reason, I am coming out on this point, is sir, that this budget has not focussed the agriculture sector which is the same priority what it should have and no wonder the growth is a pail growth in the agriculture sector and it is one time, good weather ,. good crop based growth. God forbid, tomorrow and next year, if the climate changes it's fortune, all these numbers would go to dust bin and the hollow claims of sustainable growth would be challenged to a great deal. It's an intelligent assessment and we should focus at it our country needs to invest in research. This budget has not put anything in it of any substantial nature. Country needs to research in the seeds, country need to commit its resources in the pest control, country need to put resources for the inputs like fertilizers and above all sir, for months and months my friends on the other end have talked about the water committee, this committee and that committee. Water management is the key input for the agriculture sector and this government has miserably failed to come up

with a consensus either through the Parliament or through the Cabinet or through the provincial governments to evolve a water management policy which caters to the needs of the agriculture sector. And why I am bringing that here because the water is essential ingredient for the development of the agriculture sector, hence the growth of the agriculture sector, the broad based support for the exports and the GDP and hence for the betterment of the people and more employment, the government has not come up, despite of many deadlines.

I would also like to say sir, transparency is the issue and I am sorry that is a touchy subject and I have many other areas that I would like to open up as we go forward in coming months. What is the need of the hour? Today I wish honourable Senator Mr. Mushahid Hussain, I believe he is somewhere hearing my comments, upon taking oath in this House in March of 2003, in the first very month he invited me for a lunch very nicely and graciously and he was kind enough to spare some time and in that very first meeting in April 2003 I had requested him that the only direction that this country can move forward is to develope national harmony and political reconciliation and had requested the honourable Senator that "you are well placed, make your efforts to build a national reconciliation environment". I am glad that he took a year and half and somewhere in the past summer of 2004, he spearheaded on the floor of this House the initiatives for loud and bold national reconciliation. It required a wider horizon, larger heart and long term vision to be able to absorb this kind of initiatives and I commend him that he took the

initiatives. Today, months later I feel that, the reason this nation has not come up within Council of Common Interests not convened a single meeting, the reason this nation has not come up with your own created complete quorum of National Security Council sir, the reason this nation has not come up with the consensus on the National Finance Commission sir, the reason this nation has not come up with the Water Committee and resolution of the water management sir, the reason this nation has failed to come up with Balochistan and provincial autonomy and the issues relating to it and the 90 days term of reference which were given to Mr. Mushahid Hussain's committee sir, the reasons are that we have miserably failed in evolving national reconciliation taking the will of the people on one common agenda and I submit to this floor today as a responsible member of our responsible political organization that if we don't move forward, with an environment of national reconciliation with taking along all the stake holders, with building the bridges and mending the fences and taking all the provincial stake holders on one platform and evolving a national consensus built upon the gains that we have achieved in the past 5 years.

Mr. President you have certain brownies on your shoulders, then I don't hesitate in giving you the credit on certain areas, but if you don't take the correct decision history would never forget you and the time would tell that you missed boat, not once, not twice but finally you missed boat on this account and country would pay the price. What is required is sir, an open heart; ignore the vested narrow interest Mr. President, ignore

the vested narrow interest. We are talking on the budget sir. Budget is essential element of it but the national reconciliation of political will is required to take the tough decisions. Today even on the Treasury side there are issues with this budget because this is not poor friendly, because it is not catering to the needs of 70% or 80% of people of the country and that is the deficiency sir. My final submission on this account is sir, that one would always try to come up and as a member of the Opposition, it is my responsibility to identify the weeknesses in the system. It is my responsiblity to identify the abhorrences in the institutions. It is my responsiblity to highlight the transparency, it should not be seen target shooting, it should not be seen a personal witch hunt then it should not be seen belittling anybody and I would need your support, the support of the House on the issue that has been risen and now Water and Power Development Authority has admitted their fault and follies and on that account and the other areas that I have raised and will come down the road we have to seek the mantle and have to prove our worth by our own conduct and action by enforcing the writ of the law and the writ of the rules of the land so that we can turn back to your next generation and say we came to this mission and we were able to contribute.Thank you.

Mr. Chairman: I think, we will adjourn now and reconvene at 3 p.m. Thank you.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again at 3 p.m.]

[The House reconvened at 3.55 P.M with Dr. Khalid Ranjha in the Chair as the Presiding Officer.]

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Debate کا آغاز کرتے ہیں۔ میں درخواست کروں گا محترمہ ڈاکٹر نگہت آغا صاحبہ سے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

سینیٹرڈاکٹر نگہت آغا، جناب چیئرمین ! thank you very much کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ یہ پاکستان کی بہت خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ہمارے leaders بہت capable ہیں اور بڑے sincere ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے یہ ایک تاریخی بجٹ پیش کیا ہے۔ اس میں پانچ جو areas ہیں جن پر زور دیا گیا ہے وہی ہمیں چاہییں اور اسی میں main improvement چاہیے یہ leading areas ہیں، باقی تو سب subsidiary ہوتی ہیں۔ میں قوم کو بھی بہت مبارکباد دیتی ہوں کہ اتنا practical budget آیا ہے۔ میں جنرل پرویز مشرف صاحب کو، شوکت عزیز صاحب کو، چوہدری شجاعت حسین صاحب اور عمر ایوب کو بھی بہت بہت مبارک دیتی ہوں کہ انہوں نے محنت سے اتنا اچھا بجٹ دیا ہے۔ یہ بجٹ people friendly ہے اور میں اپنی talk میں اسے prove کروں گی۔ People friendly ہے economy friendly ہے۔ بہت progressive ہے اور بہت balanced ہے کیونکہ monetary اور fiscal policies کو بہت rationalize کیا گیا ہے تاکہ مہنگائی میں ذرا کمی آ سکے اور ملک ترقی کرے اور دوسرا یہ ہے کہ policies میں continuity رکھی گئی ہے جو کہ کسی بھی ملک کی stability کے لیے بہت ضروری ہے۔

اب میں بجٹ 2005-06 کی طرف آتی ہوں - یہ درست ہے کہ روایت کے مطابق ruling party نے بنایا ہے لیکن یہ national بجٹ ہے اور میں Opposition سے درخواست کر رہی ہوں کہ اس کو joint effort بنائیں تاکہ ہم اس کو real national budget قرار دے سکیں اور مثبت suggestions دیں جو کہ possible suggestions ہوں جو کہ implement

ہو سکتی ہیں، ہوا میں نہیں۔ ہمیں چاہیے ایسا budget جو کہ ملک اور قوم دونوں کے لیے بہتر ہو۔ میں جو ایک دو دن سے دیکھ رہی ہوں، اتنا criticism آ رہا same kind of criticism آ رہا ہے کہیں سے بجٹ پھاڑا جا رہا ہے، کہیں پنجابیوں کو گالیاں دی جا رہی ہیں، کہیں فوج پر الزام لگائے جا رہے ہیں۔ بعض لوگ تو اٹھ کر بجٹ کی ہر چیز کو reject کر رہے ہیں۔ اب یہ تو possible نہیں ہے، ہر بجٹ میں اچھی چیزیں بھی ہوتی ہیں اور ذرا difficult چیزیں بھی ہوتی ہیں کیونکہ حالات کے مطابق بجٹ بنایا جاتا ہے لیکن میں شکر گزار ہوں دو تین لوگوں کی جنہوں نے اب تک بولا ہے۔ اسحاق ڈار نے at least کچھ تو point out کیا کہ یہ اچھی چیزیں ہیں۔ اسی طرح اعظم سواتی صاحب نے point out کیا کہ یہ یہ چیزیں خراب ہیں اور ڈاکٹر ریاڑ نے بھی point out کیا۔ خدا را یہ نہ کریں، کوئی چیز بھی 100% بری نہیں ہوتی اور کوئی چیز بھی 100% اچھی نہیں ہوتی۔ آپ اس طرح سے behave نہ کریں آپ کے بغیر ہمارا گزارہ ہی نہیں ہے۔ آپ اور ہم مل کر آگے بہت کچھ achieve کر سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ point out کرنا لازمی ہے جو چیزیں آپ کو impossible لگتی ہیں، suit نہیں کر رہیں ان کو ضرور point out کریں مگر اتنا بھی negative نہ کریں کہ چیخ و پکار اٹھنے لگے اور ہم آگے نہ بڑھ سکیں۔ میں نے ایک شعر لکھا ہے اس کے اوپر اور I hope اب سے onwards آپ سب لوگ، ہم سب لوگ اس پر عمل کریں گے۔

کوشش باہم کریں تو رنگ لائیں گی ضرور
قطرہ قطرہ دریا ہو کے دے رہا ہے یہ پیام

تو please cooperate کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، میرے خیال میں، میں مکرر کہہ دیتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، یہ میں نے آپ کے لیے لکھا ہے ۔میں شاعرہ نہیں ہوں مگر میں نے بڑی مشکل سے لکھا ہے۔ آپ کو پیغام دے رہی ہوں کہ please آپ cooperate کریں: ضرور criticise کریں لیکن اچھی چیزوں کو کہیں اچھی ہیں۔جو ہم مل کر in fact اس پر جو میرے ideas ہیں میں نے کہا تھا improve ہونے چاہئیں already Opposition بڑی

support کر رہی ہے ۔میں بہت شکر گزار ہوں کیوں وہ لوگوں کے لیے ہیں، میرے لیے نہیں ہیں۔ وہ لوگوں کی بہتری کے لیے ہیں۔public کی بہتری کے لیے ہیں۔

اب میں بجٹ پر واپس آتی ہوں please میری request آپ سنیں ۔ اس بجٹ کے ہر شعبے میں بڑے غوروخوض کے بعد تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ پاکستان ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ اس بجٹ میں باقی چیزوں کو بھی importance دی گئی ہے لیکن پانچ main areas ہیں جو مجھے نظر آئے ہیں۔

1- تمام لوگوں کو relief ملے۔

2- لوگوں کے لیے job opportunities provide ہوں۔

3- Investment آگے بڑھے تاکہ ہمارا balance of payment بہتر ہو سکے۔

4- Infrastructure develop ہو تاکہ زراعت develop ہو اور industry کی developmentمیں بھی مدد ملے۔

5- Some social indicators.

میں پہلے point کو لیتی ہوں کہ تمام لوگوں کو relief ملنی چاہئیے۔ میں گورنمنٹ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے female citizen, بیواؤں اور pensioners کے لیے جو schemes بنائی ہیں، یہ بہت عمدہ ہیں۔میرے خیال میں جو لوگ یا قومیں اپنے بزرگوں کی عزت نہیں کرتی ہیں، ان کی مدد نہیں کرتی ہیں، وہ خراب ہو جاتی ہیں، برباد ہو جاتی ہیں لیکن ہماری حکومت سب سے پہلے ان کا خیال کر رہی ہے اور میں ان سے مزید request کروں گی کہ تھوڑی سی اور بھی ان کی مدد کرنی چاہئیے کیونکہ وہ ہمارے بزرگ ہیں۔ وہ اب کما نہیں سکتے ہیں۔ مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی ہے، انہوں نے بھی اسی مہنگائی میں رہنا ہے اس لیے ان کی تھوڑی سی مدد کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے 10% pension بھی بڑھا دی ہے کیونکہ 10% ہی inflation ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری مراعات دی گئی ہیں جو میں بعد میں discuss کروں گی۔ اس کے بعد common man آتا ہے۔ اس کے لیے بہت سارے اقدامات کیے گئے ہیں۔ ان کی تنخواہیں بھی بڑھائی گئی ہیں۔ تنخواہوں کے بارے میں I want to point

out کہ ان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ میں اپوزیشن کے ارکان کی بہت respect کرتی ہوں۔ انہوں نے question کیا ہے کہ تنخواہیں کس طرح basic salary پر بڑھائی ہیں۔ یہ میں ان سے expect نہ کر سکتی۔ پہلے جب مجھے سمجھ نہیں آئی تھی تو میں سیدھی CBR پہنچ گئی تھی کہ مجھے explain کریں کہ آپ کا tax slab کیا ہے۔ میں چاہتی تھی کہ معلوم کر سکوں کہ کیا واقعی کوئی فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں کیونکہ ایک جگہ یہ 15% فیصد کہہ رہے ہیں اور دوسری جگہ 10 فیصد کہہ رہے ہیں۔ ان سے میں نے tax slab لیا۔ اس کے بعد میں وزارت خزانہ گئی۔ ان کے پاس بیٹھ کر میں نے ایک ایک چیز سمجھی کہ کس طرح سے یہ تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں ۔ جیسے house allowance 130% بڑھا ہے کیونکہ پہلے گورنمنٹ صرف basic بڑھاتی رہی ہے۔ انہوں نے ہر چیز پر 15% فیصد اضافہ کیا ہے جس کی وجہ سے تقریباً 29 to 30% increase ہو گئی ہے ۔ اس سے ان کی take home money میں تھوڑا سا اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ پہلی گورنمنٹ ہے جس نے یہ اقدام اٹھایا ہے ورنہ آج تک کسی گورنمنٹ نے یہ نہیں کیا تنخواہوں کے ساتھ دیگر allowances بھی بڑھائے ہوں۔

جناب والا! صحت اور تعلیم کے محکموں میں انتظامات بہتر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے لیے بجٹ بھی double کر دیا گیا ہے۔ یہ کس کے لیے کیا ہے؟ یہ public کے لیے کیا۔ یہ اپنے لیے نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد tax 7.5% سے down کرکے 3.5% کر دیا گیا ہے۔ یہ تو بہت ہی revolutionary step ہے۔ یعنی پہلا لاکھ free ہے ۔ دوسرے لاکھ پر 3.5% ہے اور next چار لاکھ تک صرف 12% ہے۔ جناب والا! ہماری جو 95% آبادی ہے' وہ چار لاکھ کی آمدن سے نیچے آتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ general public کو فائدہ ہوا ہے۔ امیروں کو اتنا فائدہ نہیں ہوا ہے کیونکہ 12% کے بعد suddenly slab بڑھ گیا ہے اور یہ 25 and 30% ہو گیا ہے اس لیے کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ عوام دوست بجٹ نہیں ہے۔ یہ بہت عوام دوست بجٹ ہے۔ 1800 چیزوں پر tax کم کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ دیگر یہ کہ ہاؤسنگ سکیم بنائی جا رہی ہیں' retired ملازمین کے لیے اور عام لوگوں کے لیے بھی یہ سکیمیں بنائی جا رہی ہیں۔ ان میں ادائیگی نرم شرائط پر کر سکتے ہیں۔ پہلے جو ملازم 1870 روپے ماہانہ تنخواہ لے رہا تھا' اب اس کی salary 4100 روپے تک ہوگئی ہے۔ اس کے بارے میں' میں نے اچھی

طرح calculation کی ہے۔

جناب والا! ایک چیز جو سب کو کھٹک رہی ہے' وہ یہ ہے کہ مہنگائی بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ میں عرض کرتی ہوں کہ اس کے لیے بھی گورنمنٹ بہت کچھ کر رہی ہے۔ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ utility stores پر لوگوں کو آٹا support price سے بھی کم قیمت پر مہیا کیا جائے۔یعنی کوشش پوری کر رہی ہے۔اسی طرح جو پٹرول ہے ۔ ڈیزل پر بھی گورنمنٹ اپنی جیب سے ہر لٹر پر ساڑھے سات روپے دے رہی ہے اور لاکھوں کے خسارے میں جا رہی ہے اور اسی طرح Kerosene Oil جو غریب لوگ استعمال کرتے ہیں اس پر بھی 8.5% سے اوپر ہی گورنمنٹ اپنی جیب سے دے رہی ہے ۔ پچھلے سال گورنمنٹ کو ۵۰ بلین اپنی جیب سے دینے پڑے تھے تاکہ لوگوں پر اس کا اثر نہ پڑے۔ اس لیے میں ان لوگوں کو چیلنج کرتی ہوں جو کہتے ہیں کہ یہ عوام دوست نہیں ہے۔ اس سے بڑھ کر عوام دوست کیا ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ عام پبلک کے لیے خسارے پر خسارہ کر رہی ہے ۔ جن کی تنخواہیں کم ہیں ان کو ہر قسم کی سہولتیں دے رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اور مانگیں گے اور گورنمنٹ afford کر سکے گی تو وہ بھی ضرور دے گی لیکن اس کے لیے ہمیں دونوں sides کو اکٹھا ہونا پڑے گا۔جو جائز بات ہے ہم مانگیں ، ناجائز بات ہم نہ کریں ۔

نمبر ۲۔ Agriculture آتا ہے ۔ Agriculture ہماری backbone ہے اس کو develop کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ بلکہ پنجاب ہمیشہ کہلاتا تھا Greenry of India ہماری اتنی production ہو گئی ہے' کچھ حالات کی وجہ سے' کچھ پانی کی وجہ سے ' کچھ زمین کی وجہ سے ۔ انڈیا نے rivers بند کر دیے ہیں اس سے تھوڑی سی problems آئی ہیں لیکن گورنمنٹ انتھک کوشش کر رہی ہے کہ یہ sector بہت زیادہ بہتر ہو اور ہر طرح سے ' کھاد ان کو سستی مل رہی ہے۔ٹریکٹر اب ان کو سستے ملیں گے جو tax free and duty free آئیں گے وہ اسی طرح آگے ان کو دیے جائیں گے۔ کیونکہ تھوڑا بہت کمیشن جو ہوتا ہے وہ تو ہر کوئی رکھتا ہے ۔ after all کھانا بھی کھانا ہے ۔لیکن اسی طرح دیے جائیں گے ۔ہر قسم کی مشینری Graders دیئے جا رہے ہیں specially بلوچستان کو اور NWFP کو Graders دیے جا رہے ہیں ۔ Infrastructure اتنا زیادہ develop ہو رہا ہے دونوں چیزوں کے لیے industry کے لیے

بھی اور زیادہ agriculture کے لیےبھی develop ہو رہا ہے ۔ کیونکہ اگر production immediately منڈیوں میں لے جائیں تو وہ خراب بھی نہیں ہو گی اور فوراً بکے گی اور فوراً ان کے پاس پیسے بھی آ جائیں گے۔ Middle man کو بھی اتنا نہیں دینا پڑے گا جو اب تک بہت problem ہو رہی تھی ۔ضرورت کے مطابق crops کے متعلق بھی تعلیم دی جا رہی ہے کہ کب اگائیں ، کب کونسی دوائیاں ڈالیں ، کیا کریں بلکہ جو دوائیں crops پر ڈالتے ہیں اس کی بھی قیمتیں slash کر کے دی ہیں اور جو fertilizer ہے اس کی بھی ، غرض کہ agriculture کے لیے جو کچھ بھی چاہیے بہت down کر دیا گیا ہے تاکہ ہماری agriculture اوپر آئے۔ کیونکہ ہمارے زیادہ تر لوگ agrarian economy سے متعلق ہیں تو اس کو ہمیں develop کرنا بہت ضروری تھا ۔ گاؤں گاؤں میں technical اور professional training دی جا رہی ہے تاکہ انہیں نوکریاں مہیا ہوں بلکہ بہت سے لوگوں کے لیے باہر کے ملکوں میں انتظام کیا جا رہا ہے کہ ان کو باہر بھیجا جائے ۔پہلے technical and professional training دے کر پھر ان کو باہر بھیجا جائے تاکہ ان کو اچھی jobs بھی ملیں not only باہر بلکہ اپنے ملک میں بھی وہ اچھی crops پیدا کر سکیں اچھی industry میں بھی کام کر سکیں ، quality and standard کی چیزیں پیدا کریں تاکہ ہم export کر سکیں یا even local consumption کے لیے ہمیں standard and quality چاہیے۔ اس کے علاوہ پانی کا تو میں mention ہی کروں گی۔ پانی کے لیے انتھک کوششیں ہو رہی ہیں کہ ایک ایک بوند preserve کی جائے جو کہ کھیتوں میں جائے یعنی ڈیمز بنائے جا رہے ہیں، بڑے ڈیمز چھوٹے ڈیمز ضرورت کے مطابق ، پیسے کے مطابق اور لوگوں کی رضا کے مطابق اور نہروں کی lining کی جا رہی ہے ۔ ٹیوب ویل کے لیے پیسے دیے جا رہے ہیں بہت سے قرضے بڑی کم قیمت پر دیے جا رہے ہیں، بلکہ کئی جگہ تو قرضے معاف بھی کر دیے گئے ہیں جو لوگ نہیں دے سکے ان کو معاف بھی کر دیے ہیں۔ مجھے بتائیے کہ اس سے زیادہ کونسی گورنمنٹ دے سکتی ہے ۔یہ اسی گورنمنٹ کا ہے کہ وہ پوری طرح سے ان کو دے رہی ہے ۔اس کے بعد export promotion آتا ہے ۔ Export promotion کے لیے کیا کچھ نہیں کیا جا رہا ہے ۔ آپ کو پتا ہے کہ باہر سے جو raw material آتا تھا اس پر ٹیکس معاف کر دیے گئے ہیں۔

اس کے لیے منڈیاں بھی ہم خود ڈھونڈ کر دے رہے ہیں۔ ان کو زمینیں گورنمنٹ خود خرید کر دے رہی ہے۔ جہاں پر ضرورت ہے وہاں پر عمارتیں بھی خود تعمیر کرکے دے رہی ہے۔ اب حکومت ہر چیز تو نہیں کرسکتی لیکن جہاں تک بھی ہو سکتا ہے ہم یہ ساری چیزیں دے رہے ہیں اور اس کے سارے proof میرے پاس پڑے ہیں۔ جہاں جہاں ہم نے دیا ہے اور جہاں جہاں اور دینے کا ارادہ ہے تاکہ ہماری export بڑھے۔ سب سے زیادہ انہوں نے جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ system of refund ختم کر دیا ہے جوکہ بہت زیادہ critical تھا۔ System of refund میں تھوڑا سا explain کردوں۔ جب آپ export کرتے تھے ۔ کچھ رقم آپ کو سی بی آر کے پاس رکھنی پڑتی تھی تاکہ جب آپ کے پیسے وہاں سے آئیں تو اس وقت آپ کو واپس کی جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ اتنی رقم آپ استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ اس میں تھوڑی سی دھاندلیاں بھی ہو جاتی تھیں، delay بھی ہو جاتا تھا۔ ان کے پاس cash نہیں ہوتا تھا تو وہ اپنی انڈسٹری کو develop نہیں کر سکتے تھے۔ اب انہیں کوئی پیسے جمع نہیں کروانے پڑتے۔ اب سارا cash flow ان کے پاس ہوتا ہے۔ سی بی آر سے کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ اب ان کے پاس ہے وہ جتنا مرضی باہر بھیجیں، ان پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ لیکن پہلے بہت زیادہ ہوتی تھی۔ اس لیے کہ میں تو اس کمیٹی میں ہوں، I know کہ لوگوں کو کیا کیا مشکلات پیش آتی تھیں۔ یہ بھی کس لیے، پبلک کے لیے، اپنے لیے نہیں، گورنمنٹ کے لیے نہیں، اس سے اتنی ہماری export بہت زیادہ بڑھے گی۔

اس کے علاوہ ہم کولڈ سٹوریج بنا کر دے رہے ہیں تاکہ چیزیں سٹور ہوسکیں۔ ٹیکس فری بہت سی مراعات اور بھی دی جا رہی ہیں۔ سب سے زیادہ یہ ہے کہ ٹیکسٹائل پر جی ایس ٹی ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے ہماری ٹیکسٹائل بہت زیادہ آگے جائے گی۔ ہماری ایکسپورٹ میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ ٹیکسٹائل کے لیے جتنی چیزیں باہر سے منگوائی جا رہی ہیں، raw material import ٹیکس فری ہوگا۔ اس سے ہماری growth sustain رہے گی۔ جہاں پر ایکسپورٹ ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت زیادہ world competitive ہو جائیں گے کیونکہ اگر آپ مہنگی چیزیں produce کریں تو کوئی آپ کی چیزیں نہیں لے گا، اب تو WTO رائج ہو چکا ہے ہماری چیزیں تبھی کوئی دوسرا خریدے گا جب competitive price ہوگی۔ اب ہماری کوششیں جاری

ہیں، research جاری ہے کہ اور کم کیسے کریں۔

نمبر 4 ہے sustained growth, sustained growth کے لیے بہت سے اقدامات کیے جا رہے ہیں fiscal اور monitoring policy کو rationalize کیا جا رہا ہے۔ Foreign investment and local investment کو encourage کیا جا رہا ہے۔ باہر کے قرضے کم کئے جا رہے ہیں اور local قرضے بہت دیے جا رہے ہیں اور بہت کم ریٹ پر دیئے جا رہے ہیں تاکہ local investment بڑھے۔ ٹیکسٹائل کا تو میں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے، اس کی وجہ سے ہمارا زرمبادلہ بہت زیادہ بڑھ جائے گا اور ہمارا balance of payment ٹھیک ہو جائے گا۔ اس field میں بھی بہت زیادہ ٹریننگ دی جا رہی ہے تاکہ ہماری چیزیں standard کی ہوں، جو چیز بھی produce کریں وہ standard کی ہو اور باہر اس کی مانگ ہو۔

نمبر 5 پر آتا ہے .improving social sector indicators اس میں تھوڑی سی problem ہے گورنمنٹ تو اپنی طرف سے بہت زیادہ کوشش کر رہی ہے کہ indicators improve ہوں لیکن آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس کے لیے 73 billion رکھا گیا ہے لیکن اس میں problems صرف دو تین ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کچھ social values ہزاروں سالوں سے چلتی آئی ہیں، جس طرح کی بھی ہیں، ان کو ایک دم تبدیل کرنا بہت مشکل ہے۔ نمبر 2 اس area کو جو دقت پیش آرہی ہے وہ یہ کہ کچھ ملک دشمن عناصر ہیں۔ تخریب کار ہیں جو اس area میں ہمیں آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ لیکن گورنمنٹ کی انتھک کوششوں کی وجہ سے اور آپ کی مدد سے، میں خاص طور پر اپوزیشن سے request کر رہی ہوں، ہم سب کی مدد سے، ہم سب مل کر اگر یہ روکیں تو رک جائے گی۔ ہم کوئی دو نہیں ہیں، ہمارا سب کا مقصد ہے کہ ملک ترقی کرے، لوگ خوشحال ہوں اور ہمارا نام ہو۔ اس لیے ہمارے each individual کا فرق پڑتا ہے۔ یہ نہ کہیں کہ گورنمنٹ نے یہ کرنا ہے۔ ہمارا بھی فرض بنتا ہے۔ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم آگے بڑھ کر گورنمنٹ کی مدد کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر نگہت آغا، جیسے کسی نے کہا کہ گورنمنٹ نے ہمیں بجٹ میں

involve نہیں کیا۔ گورنمنٹ نے آپ کو involve نہیں کیا تو آپ خود involve ہوں۔ میں بھی خود involve ہوئی تھی۔ میں نومبر سے دھکے کھا رہی ہوں۔ میری بہت سی چیزیں گورنمنٹ نے منظور کر لی ہیں اسی طرح آپ بھی خود involve ہوں۔ جو چیزیں آپ سوچ رہے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے آپ آگے بڑھیں اور کہیں کہ میں اس میں یہ کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو کون روک سکتا ہے۔ اس لیے ہم سب کو خود آگے بڑھنا چاہیے۔ چونکہ میرے پاس وقت کم ہے اور میں نے گورنمنٹ سے کچھ request بھی کرنی ہے اس لیے میں education sector کو چھوڑ دیتی ہوں کیونکہ اس میں انقلابی تبدیلیاں آئی ہیں۔ حالانکہ یہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔ ایک دو درخواستیں ہیں میری گورنمنٹ سے۔ سب سے پہلی درخواست تو یہ ہے کہ ہم نے جو بہبود شروع کروایا تھا we are very thankful to Government for that کہ بہبود شروع کیا۔ اس پر سب کچھ معاف کر دیا لیکن ابھی تک بیواؤں پر انکم ٹیکس لگ رہا ہے۔ ان کی بہت قلیل آمدنی ہے، مہربانی فرما کر یہ انکم ٹیکس معاف کیا جائے۔ یعنی اس پر سے جو انکم ٹیکس ہے وہ معاف کیا جائے۔ نمبر ۲ یہ ہے کہ یہ جو taxation scale بنا ہے یہ پہلے دو یا تین تو بڑے اچھے ہیں جو میں نے بڑی کوشش سے کروائے تھے لیکن 4,5 جو سکیل ہے جو jump کرتا ہے 12% سے 25% پر تو یہ زیادہ ہے۔ اس میں درخواست ہے کہ اس کو کم از کم دو حصوں میں اور تقسیم کر دیا جائے۔ Last میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مہنگائی پر ہم سب concerned ہیں۔ چونکہ گزارا نہیں ہو رہا۔ مہنگائی کے لیے جو research ہوئی ہے کہ پانچ factors ہیں جن سے مہنگائی ہوتی ہے ۔ گورنمنٹ نے جو بھی research پانچ sectors پر کی ہے اگر وہ publish کر دیں یا ہمیں دے دیں تو ہم بھی ساتھ مل کر کچھ کرنا چاہیں گے۔ ہم بھی قطرہ قطرہ اپنا ڈالیں گے تو پھر وہ دریا بن جائے گا۔ تو میری یہ حکومت سے درخواست ہے کہ جو بھی researches ہوئی ہیں کہ مہنگائی کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ ہمارے بھی ideas ہیں، ہم سب کے ideas ہیں یہاں پر بڑے talented لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس مہنگائی کو تھوڑا سا کم کیا جائے کیونکہ تنخواہیں بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں، money circulation میں زیادہ آتی ہے تو inflation زیادہ ہو جاتا ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب میں درخواست کروں گا مولانا گل نصیب صاحب سے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ وقت کو ضرور ملحوظ رکھیے گا۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) شکریہ جناب چیئرمین! کہ بجٹ کے اس اہم موقع پر آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ مجھ سے پہلے آج اس ایوان میں محترم جناب انور بھنڈر صاحب، اسحاق ڈار صاحب، ایس ایم ظفر صاحب اور ہمارے دیگر ساتھیوں نے بجٹ پر سیرحاصل بحث بھی کی اور خلاصے کے طور پر جو تجاویز سامنے آئیں گی یقیناً وہ قابل داد ہیں۔ بجٹ کسی قوم کے لیے ترقی و خوشحالی کا یقیناً ضامن ہو سکتا ہے اور اگر اس پر پوری توجہ دی جائے تو یقیناً ایک قوم کی ترقی کے لیے یہ ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت میں بعض اہم موضوعات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ بجٹ میں دفاع کے لیے سب سے زیادہ بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ Health اور تعلیم کے لیے میرے خیال کے مطابق وہ بجٹ دیا گیا ہے جو تعلیم کے معاملات کو ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے سنوار سکے۔ Health میں بھی وہ حصہ نہیں رکھا گیا ہے جو ملک کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کی Health کی مد میں مدد کرسکے۔ دینی معاملات کے لیے جو رقم مختص کی گئی ہے، وہ انتہائی کم ہے۔ عدالت کے لیے جو رقم مختص کی گئی ہے، میرے خیال میں انصاف اور عدل دینے میں پوری طرح کارآمد ثابت نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ NFC Award جو ملک کے اندر دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتا ہے۔ یہ بھی ہماری بدقسمتی ہے کہ NFC Award کے ذریعے اب تک چاروں صوبوں کے درمیان دولت کی منصفانہ تقسیم نہیں ہوئی ہے اور ہم بجٹ ایسے حالات میں لا رہے ہیں کہ یہ آئینی تقاضا اب تک پورا نہیں ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! اسی سے باہمی اعتماد، باہمی اتفاق اور اتحاد کی فضا نہیں بن پا رہی ہے اور مختلف صوبوں کی طرف سے شکایات آرہی ہیں۔ بجا طور پر لوگ یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرکز کی طرف سے اس میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! صوبہ سرحد کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ بجلی کی royalty اور

net profit میں اب تک غفلت برتی جا رہی ہے اور ان کو اپنا حق نہیں دیا جا رہا ہے۔ اس کا بنیادی حق 17 billion ہے اور چھ ارب روپے مل رہے ہیں۔ وزیر اعظم جناب جمالی صاحب نے صوبۂ سرحد آ کر یہ وعدہ کیا تھا کہ اس سال صوبہ سرحد کو آٹھ ارب روپے دیے جائیں گے لیکن اب تک اس پر عمل نہیں کیا گیا ہے اور آئندہ بھی ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ ہم اپنا یہ حق لینے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ جناب چیئرمین! صوبوں کی محرومیوں کے حوالے سے یہ بھی عرض کروں کہ حالیہ بارشوں اور برفباری کے دوران صوبہ سرحد میں 432 اموات ہوئیں' 641 لوگ زخمی ہو گئے اور 150000 گھر damage ہوئے۔ جب Federal Government نے اس کا حساب لگایا تو چھیالیس کروڑ روپے اس خسارے کو ختم کرنے کے لیے تھے لیکن Federal Government نے اور جناب وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب صوبہ سرحد آئے اور قوم کو پوری تسلی دی۔ نتیجہ کے طور پر ساڑھے چار کروڑ روپے دیے جو یقیناً وہاں کی اموات کے لیے بھی کافی نہیں تھے۔ اسی بجٹ میں صوبہ سرحد کے لیے اس مد میں کوئی چیز مختص نہیں کی گئی ہے۔ لہذا' اسی کے ہوتے ہوئے بلوچستان کے لیے اس مد میں بہت سارے پیسوں کا اسی وقت اعلان ہوا۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ وہ بھی ایک محروم صوبہ ہے اور ان کے لیے رقم کا مختص کرنا ہمارے لیے خوشی کی بات ہے لیکن سرحد کو نظرانداز کرنا یہ اعتماد کی فضا کے لیے درست نہیں ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ سرحد بجلی کے نئے ضوابط اور اس کی royalty کو ادا کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ حالیہ damage اور بارشوں اور برف باری سے جو اموات ہوئی ہیں جس سے لوگوں کے گھر ویران ہو گئے ہیں' ان کی تعمیرو ترقی کے لیے بجٹ میں خصوصی حصہ رکھا جائے تاکہ صوبوں کی محرومی ختم ہو۔

جناب چیئرمین! ایک سیاسی اور نظریاتی worker کی حیثیت سے میں اگر یہ عرض کروں کہ سب سے زیادہ توجہ اس بجٹ میں دفاع پر دی گئی ہے لیکن ان حالات کو سمجھتے ہوئے اگر سب سے زیادہ توجہ تعلیم پر دی جاتی اور سب سے زیادہ تعلیم کے لیے رکھا جاتا تو بہتر ہوتا۔ اس وقت دنیا میں تعلیمی لحاظ سے ہمارا ملک پسماندگی سے دوچار ہے اور ہم اس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں دنیا کے غلام ہیں۔ قرآن و سنت کے حوالے سے ہماری قوم کی تربیت نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہی وجہ ہے کہ ہمارے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم پر وہ توجہ نہیں دی جا

رہی ہے۔جب تعلیم اور سسٹم کے حوالے سے تربیت نہ ہو اور یہاں کا نصاب ایسا نہ ہو کہ جو لوگوں میں خوف خدا پیدا کرے، جو قومی دولت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ان کو ترغیب دے اور ملک میں قومی محبت پیدا کرے۔ جب نصاب تعلیم میں یہی چیزیں شامل نہ ہوں تو جناب چیئرمین آپ خود سوچیں کہ اس وقت رشوت خوری، اقربا پروری کا عروج ہے اور ملک کی دولت کو ضائع کیا جا رہا ہے اور بے جا استعمال کیا جا رہا ہے۔

اگر ہم دگنا بجٹ بھی پیش کریں تو پھر بھی اس کا نقصان ہو گا، اسی وجہ سے میری درخواست ہے کہ سب سے پہلے، سب سے زیادہ بجٹ تعلیم کو دیا جائے۔ نظام تعلیم اور نصاب تعلیم بیٹھ کر قومی امنگوں کے مطابق موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس تیز دور میں ایسا بنانا چاہیے کہ اسلامی معاشرہ کے لیے ایک صالح قوم تیار ہو جائے اور دوسری طرف پوری دنیا میں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی یلغار ہے، اس کا مقابلہ ہماری قوم کر سکے۔

جناب چیئرمین! چین ہمارے ملک سے ایک سال بعد آزاد ہوا، ٹھیک ہے اس کے نظام تعلیم میں قرآن و سنت نہیں ہے لیکن سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں چین نے جو ترقی کی ہے آج پوری دنیا کی مارکیٹ پر اس کا قبضہ ہے۔ اگر ایک سال بعد آزاد ہونے والا ملک سائنس اور ٹیکنالوجی میں اتنی ترقی کر سکتا ہے تو ہمارا ملک کیوں سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں ترقی نہیں کر پا رہا۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت ملک میں health کے لیے بجٹ میں جو رقم مختص کی گئی ہے وہ نا کافی ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنی بیماریوں کے کاغذات لے کر سرمایہ داروں، ممبروں، وزراء کے گھروں کے باہر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ کوئی علاج کرنے والا اور پرسان حال ان کا کوئی نہیں ہے۔ ہسپتالوں میں وہ دوائیاں دستیاب ہیں اور نہ ہی ڈاکٹروں کی وہ سہولیات مہیا ہیں جو قوم کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہماری معیشت کا دارو مدار زراعت پر ہے۔ اس وقت پاکستان میں اور خصوصاً صوبہ سرحد کے شمالی اضلاع میں پانی کی اتنی وافر مقدار ہے کہ ہم اس سے کئی فائدے اٹھا سکتے ہیں۔ ایک طرف ہم اس سے بجلی بنا سکتے ہیں اور دوسری طرف وہ بنجر زمینیں اس سے آباد کر سکتے ہیں جو ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہذا جناب چیئرمین! اس وقت زراعت پر جو توجہ دینی چاہیے

تھی وہ نہیں دی گئی ہے ۔ ہمارے صوبے میں جو کالا باغ ڈیم کے خلاف بیانات دیے جا رہے ہیں اور اس کے بننے کے خلاف جو باتیں ہو رہی ہیں ، آپ لوگ اس بات کو سوچیں کہ کالاباغ کی مخالفت کی کیا وجوہ ہیں ۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو تربیلا ڈیم بنا ہے ، آج تک اس کے متاثرین کو معاوضہ نہیں دیا گیا ہے ۔ اور آج بھی اکثر لوگ گھر نہ ملنے کی وجہ سے دربدر ہیں اور ان کو ابھی تک وہ سہولیات نہیں دی گئی ہیں جن کا تربیلا ڈیم بناتے وقت ان سے وعدہ کیا گیا تھا ۔ دوسری طرف لوگ یہ بھی سوچتے ہیں کہ ڈیم بننے کی صورت میں ہماری زمینیں برباد ہوں گی ، گھر برباد ہوں گے ، اور ان کا معاوضہ بھی نہ دیا گیا تو پھر لوگ کہاں جائیں گے ۔ آج بھی تربیلا ڈیم کے متاثرین بھیک مانگ رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین! صوبہ سرحد حکومت نے مرکز سے درخواست کی ہے کہ اگر چالیس ارب روپے قرضے کے طور پر سرحد حکومت کو دیے جائیں تو اس کے بعد صوبہ سرحد گندم اور دیگر خوراک کی اشیاء میں خود کفیل ہو سکتا ہے ۔ اگر اس طرف توجہ دی جائے تو میرے خیال میں اگر ایک صوبہ اس حال میں خود کفیل ہو سکتا ہے تو ملکی معیشت کے لیے بہت بڑی کامیابی ہے ۔

جناب چیئرمین ! میں ایک عرض یہ بھی کروں گا ۔ یہ آئین جو ہمارا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور اور آئین ہے ۔اس کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا ہے کہ اس ملک کا مملکتی نظام اسلام ہے اورصفحہ ۱۴۵ پر آرٹیکل ۲۲۸ میں لکھا گیا ہے کہ اس ملک کے اندر تمام قوانین کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالا جائے گا لیکن آج تک اس کام کے لیے نہ تو بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے نہ اس طرف توجہ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین ! ہمارے عدالتی نظام ، معیشت ، Banking کے نظام اور اقتصادیات کو اسلامی ڈھانچے میں اب تک نہیں ڈھالا گیا ہے ۔ ۱۹۷۳ء سے لے کر آج تک یہ آئین جو اس بات کو طے کر چکا ہےاور اس کا اعلان کر چکا ہے ، آج تک ہم اس بات کو نہ سمجھ سکے کہ ملک کے تمام مروجہ قوانین کو اسلام کے ڈھانچے میں ڈھالا جا سکے ۔

جناب چیئرمین! پورے ملک کے چودہ کروڑ عوام اس بات کے لیے ترس رہے ہیں کہ ہمارے ملکی قوانین اسلامی ہدایات ، قرآن و سنت کے مطابق ڈھالے جائیں اور یہ بات آئین میں طے کی گئی ہے اور میں بصد احترام ان حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا جو یہ کہتے چلے آ

رہے ہیں کہ اسلام کے نام پر سیاست نہیں کرنی چاہیے۔ جناب چیئرمین! میں بصد احترام اس بات کی appreciation کرتا ہوں لیکن جب تک ان قوانین کو آپ اسلام کے مطابق نہیں ڈھالیں گے، جب تک آپ آئین کے تقاضے کو پورا نہیں کریں گے، جب تک آپ آئین پر عملدرآمد کو یقینی نہیں بنائیں گے اس وقت تک لوگوں کا مطالبہ یہی رہے گا اس کے لیے لوگ سڑکوں پر بھی آئیں گے، مطالبے بھی کریں گے اور وہ حقیقی خوشی قوم کو نہیں ملے گی جس کے لیے اس ملک کو آزاد کیا گیا۔ اس ملک کا نظریہ اسلام، اس ملک کے رہنے والے مسلمان۔ اس ملک کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت پاکستان میں کوئی آئیڈیل حکومت اگر ہوتی جو پوری اسلامی دنیا کو، اسلامی اکانومی اور Islamic Bank کا نظام دیتی تو یقیناً پوری مسلم دنیا پاکستان کے اس قائدانہ کردار کی تعریف کرتی اور لوگ اس طرف ہو جاتے۔ یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ ہم وفاق کے مشکور ہیں کہ انہوں نے صوبہ سرحد کے ساتھ banking نظام میں تعاون کیا اور وہاں پر خیبر بنک میں اسلامی بینکاری شروع کردی گئی اگر اسی طرف توجہ دی جائے تو یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور قوم کی نظریں اس طرف ہیں۔

جناب چیئرمین! اسی طریقے سے اگر بجٹ اس حوالے سے پیش کیا جائے کہ ملک کے دفاع کی بجائے تعلیم کو زیادہ اہمیت دی جائے تو اس سے جب ملک میں خواندگی بڑھے گی اور ملک میں جب تعلیم آئے گی تو ملک خودبخود ترقی کرے گا۔ مجھے بجٹ میں اس بات کو دیکھنے کے لیے کچھ نہیں ملا کہ انسانوں کی تربیت کیسے کی جائے گی کہ وہ رشوت خوری چھوڑ دیں، وہ اقربا پروری چھوڑ دیں، وہ خود غرضی چھوڑ دیں اور قومی مفادات کی طرف توجہ دیں۔ اگر اس کے لیے باقاعدہ بجٹ میں حصہ مختص کیا جائے اور ایسے ادارے تشکیل دیے جائیں جو اس قوم کی تربیت کریں تو یہ ہماری مشکلات میں سب سے زیادہ آسانی پیدا کریں گے۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔جزاکم اللہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ عباسی صاحب نہیں ہیں۔ فرحت اللہ بابر صاحب۔

Senator Farhatullah Babar: Thank you Mr. Chairman! for

giving me the floor. Mr. Chairman! in the morning session honourable Senator S. M. Zafar pointed out the parameter and the touchstone on which he said that we can measure what the budget is. And quoting a *Hadith* of the Holly Prophet (May Peace be upon him) he said that we should see whether we are better off today than what we were yesterday. The Hadith of the Holly Prophets is (Arabic). Any person whose two days, two consecutive days are exactly identical, is a deprived person. Meaning thereby that we all as an individual, as a community, as a Nation, and as a country must strive that our today is better than our yesterday and our tomorrow is better than our today. On this touchstone Mr. Chairman! I believe that we are deprived, not only we are deprived in the context of the budget we are also deprived Mr. Chairman, as far as this honourable Senate is concerned and I will tell you how and why?

Mr. Chairman! this morning, sir, I was preparing my notes for making comments on the budget and I thought that I will focus on two areas. No. 1. In this book on the National Accountability Bureau. Last year it was allocated 467 million rupees. This year in the demand for grant, we are required to authenticate an expenditure of over 750 million rupees. In the notes that I was preparing I thought I will support that we should give more money for the National Accountability Bureau and I thought that I will also suggest some measures how to improve the processes of the accountability. But then Mr. Chairman, right at that time, this morning, I received a letter from the Senate Secretariat. It is a very strange letter and the matter said and in fact it says that you can't raise questions of

accountability about the Fauji Foundation. Yes sir, I received this letter this morning when I was preparing my notes on accountability, I received the letter that we can't question the accoutability of the Fauji Foundation. When I read the letter sir, it says that because the Law Division has opened the Fauji Foundation as a private organization and the Parliament can't question, can't hold it accountable. So, on this day while I am required to authenticate an expenditure of Rs. 753 million for the accountability more than Rs. 250 million in excess of last year, on this very day also I am asked that you can't raise questions about the accountability of the Fauji Foundation. Sir, I was surprised that the reason given is that it is a private organization and that reason and opinion has been given by the Law Division. I was surprised Mr. Chairman, that the Law Division and in the morning session if you had noticed, Ishaq Dar, said that we all proceed on half truths, half statements. I am sorry to say that the Law Division had made half truthful statement that it is a private organization. I wish the Law Division also had informed the Chairman of the Senate that the Managing Director of the Fuji Foundation now a retired General was appointed as Managing Director when he was a 3 stars general in uniform, Corps Commander of Corps 2. I wish the Law Division also had informed the Senate that in which other organization a General in service is appointed as Managing Director. I wish Mr. Chairman, that the Law Division also had stated that when he retired from the military, his appointment as Managing Director of the Fauji Foundation was notified by the Ministry of Defence. One would like to know that which is the other private

organization where the Bosses or Heads are appointed by the Ministry of Defence. Will a serving Brigadier of the Army be appointed as Deputy Director of the Edhi Foundation? Will a Colonel be appointed as Manager of Imran Khan Cancer Hospital? Mr. Chairman, I am sorry to say that the opinion which the Law Division gave in this respect, was half baked, not complete. I want to bring to your attention also Mr. Chairman, that the Law Division should have also pointed out to Senate that the Fauji Foundation has been setup under the charity and endowment Act of 1890. An institution, an entity or an organization which has been created as a result of an Act of Parliament, I wish the Law Division also had stated that the Parliament can ask question. I wish Mr. Chairman, the Law Division also had informed that it was not me who had raised the question in the National Assembly on 21st of April. It was a question raised by an honourable lady member from the government.

And I wish the Law Division also had informed the Senate that in reply to that question it was not any honourable member of the Opposition but the Government said that yes, Hoski Sugar Mill had been sold at a price lower than the highest bidder and that the Ministry of Defence is holding a high level inquiry. It was only after that Mr. Chairman, in the context of accountability that we asked for a requisitioned meeting of Defence Committee of the Senate and that meeting was not called because Mr. Chairman, the Law Division has said that in their opinion it is a private organization. Mr. Chairman, under the Charities Act 1890, I wish the Law Division had also informed this Senate

that it has a committee of administration which runs the Fauji Foundation, that committee of administration is chaired by the Chairman , the Chairman is the Secretary Defence, the members of that committee of administration are five three stars serving Generals. Three from the Army, one from the Navy and one from the Air Force. One would like to know Mr. Chairman, which other private organization has its chairman the serving Secretary Defence and has on the committee of administration 5 sitting Generals. So , Mr. Chairman, that is why I said that as S.M. Zafar said we should strive that our today is better than our yesterday. Our tomorrow is better; than our today. Unfortunately, today I feel deprived of in the sense that today is no better, it is worse than yesterday. And this unfortunately, permit me to say, also applies to this august House, we are deprived and this really has upset me and I think, it will upset many honourable Senators.

The second thing Mr. Chairman, that I wanted to focus on was the spending on the military and in the new budget 223 billion rupees have been earmarked for the military spending. I wanted to focus on that because now for the first time our military spending has exceeded the limit of 5 per cent of the GDP and when this stage comes according the Japnese Defence Journal, red signals must beep. This is a warning signal. We have now quarrel whatever amount is allocated to the military spending. Pakistani people the Senate and the National Assembly will be prepared to give even much more but as the honourable Senator S.M. Zafar pointed out in the morning that it needs to be discussed. And why Mr. Chairman we insist, it needs to be discussed, we have no questions

about the integrity of the people who are disbursing their budget. We do not question their honesty. We believe they are as honest and as men of integrity as any body else, there is no doubt about that. I am not questioning their integrity but sir, at times, questions do arise about the priorities, when I see, I hope Mr. Chairman is with me, when I see the priorities in such a way that the Edhi Foundation is required to pay toll tax but the defence personnel, not on official duty, are exempted from payment of the toll tax. When I see on the basis of replies given to questions in this honourable Senate that contracts are awarded to FWO and NLC without inviting bids, then Mr. Chairman, questions do arise about the prioritization and that is why I said that I also wanted to say something about this 223 billion rupees of budget for the military spending and as I said before I am not questioning the integrity but I do have some observations. The issue comes up in the National Assembly, the government discloses certain facts and again and we called for a requisitioned meeting of the Committee. What was the honourable way to do? One way is, well the government says we are not coming, this is not your jurisdiction. This is one way to it. The other way is that you say, you step forward as a sure footed soldier and you say notwithstanding my reservations and my position that you cannot question me here, I am to give an explanation to all that has been said about me or about the Foundation unless that happens Mr. Chairman, I believe that today we, the Senate, we are all deprived people. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Now I request Mrs. Tanvir Khalid to address us.

سینیٹر تنویر خالد ، جناب! شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا اور اس مقدس issue پر کیونکہ بجٹ جو ہماری قوم، ہمارے ملک سے concerned ہے، میں اس کو بہت مقدس جانتی ہوں۔اس موقع پر عمر ایوب تو یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن غائبانہ طور پر میں ان کو اور ان کی ٹیم کو دلی مبارک باد دینا چاہتی ہوں جنہوں نے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز کی سربراہی میں ملک کے لیے ایک بہت بہترین اور نہایت ہی متوازن بجٹ تیار کیا ہے جس کا میں نے بغور مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ یہ زندگی کے ہر شعبے پر محیط ہے اور اس کا focus عوام کی زندگی ہے اور عوام ہی کی زندگی ہے۔

یہ دراصل عوام oriented budget ہے۔ اس بجٹ میں عوام کو relief دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ تنخواہوں اور پنشن میں اضافے ہی کی بات نہیں، اس پر بھی یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اضافہ کم ہے یا تھوڑا ہے لیکن دیکھنے والی نظر چاہیے جس میں شکریے کے احساسات بھی ہوتے ہیں کہ جو نہیں تھا وہ آپ کو مل گیا، وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، پہلے کی نسبت وہ زیادہ ہوا ہے۔ اس پر ہماری قوم کو، ہمارے لوگوں کو، ہم کو اس بات پر شکر گزار ہونا چاہیے۔ پھر اس میں زندگی سے related جو بہت زیادہ چیزیں ہیں کہ جن سے ہماری اجناس اور خوراک پر اثر پڑتا ہے۔ Agriculture اور dairy farming کی machinery پر بھی duty ختم کی گئی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گی کہ cattle farming کی بھی یہاں پر بڑی encouragement ہونی چاہیے اور اس کے لیے زیادہ encourage کیا جائے، زیادہ رقومات رکھی جائیں تاکہ یہ ہم مسلمانوں کی پاکستانی قوم کی ضروریات کو پورا کرے جو meat eater بھی ہے اور دودھ بھی ایک اچھی خوراک ہے کہ متوازن خوراک ہوتی ہے، اس کی production میں اضافہ اور جب کسی چیز کی production میں اضافہ ہوتا ہے تو اس چیز کو سستا ہونا چاہیے۔ اس میں development کے لیے جو بجٹ رکھا گیا ہے آج تک پاکستان میں اتنی بڑی رقم کبھی نہیں رکھی گئی that is 272 billion اور اس میں 34 billions more تو اس طرح سے 306 billions اس مد میں یعنی social

development میں خرچ کیے جائیں اور ہمارے honourable ساتھیوں کا بار بار کہنا کہ یہ امراء کی سہولت کے لیے بجٹ ہے اور عوام کے لیے نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ بالکل غلط ہے۔ اپنی اپنی interpretation ہے۔ اگر امراء کو کوئی سہولت ہے جیسے کوئی فیکٹری لگانے کی ہے یا کوئی کارخانہ لگانے کی ہے تو اس پر غور کرنا چاہئیے کہ اس کا ultimate فائدہ کہاں پر trickle down ہوتا ہے۔ جب ایک فیکٹری لگتی ہے تو ایک فیکٹری کا owner ایک ہوتا ہے تاہم ہو سکتا ہے کہ اس کے managerial staff میں اس کے کچھ بیٹے یا بھتیجے کام کر رہے ہوں لیکن اس کے علاوہ جتنا بھی executive عملہ ہوتا ہے اور ہزار ہا مزدور کام کر رہے ہوتے ہیں، اس سے ان کو روزگار ملتا ہے۔ یہ روزگار کون مہیا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا نظام ایسا ہے کہ یہ طبقاتی نظام ازل سے موجود ہے اور شاید ابد تک رہے گا۔ تب ہی نظام کائنات چلتا ہے اور اس میں duties کی تقسیم ہے اور لوگوں کا role ہے۔

جناب والا! میں تنقید کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ تنقید کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے اور کچھ لوگوں نے کہا بھی ہے کہ تنقید صرف عیب نکالنے کا نام نہیں ہے۔ کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں، ان کو بھی دیکھ لینا چاہیے اور بیان کرنا چاہیے۔ یہ بھی بہت طیش اور غصے میں کہا گیا ہے کہ یہ در اصل پاکستان، دوقسم کا پاکستان ہے یعنی ایک امیروں کا پاکستان ہے اور ایک غریبوں کا پاکستان ہے۔ جناب والا! یہ کیفیت نہ اس گورنمنٹ نے پیدا کی ہے اور نہ ہی اس بجٹ نے پیدا کی ہے۔ اگر دیکھنے والی آنکھ یہ دیکھتی ہے کہ ایسا ہی ہے تو مان لیجئے کہ یہ system ہے اور دنیا ایسی ہی ہے۔ بڑے advance ممالک میں بھی ان کے حساب سے غریب ہوتے ہیں اور ان کے حساب سے امیر ہوتے ہیں۔ ہمارے جیسے under-developed countries میں تو یہ permanent feature ہے جس میں کمی کی ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے اپوزیشن پارٹیوں کے جو leaders ہیں، یہ probably اپنے اپنے علاقوں کے بہت بڑے بڑے زمیندار بھی ہیں، یہ سرکردہ راہنما بھی ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں اور یہ مشورہ دینا چاہتی ہوں کہ کبھی بھائی! آپ بھی غور کریں، آپ تو اپنے علاقوں کے سرکردہ سردار ہیں، آپ کے ماتحت وہاں کی ہزار ہا آبادی ہے، آپ نے ان کی فلاح و بہبود کے لیے آج تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ اگر نہیں اٹھائے ہیں تو یہ اقدام اٹھائیں۔ یہ سب کام کرنے

کی ذمہ داری صرف غریب گورنمنٹ پر ہی کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ اور ہم بڑے باعزت لوگ ہیں، غریبوں کا بھی اس میں کچھ حصہ ہوتا ہے۔ آپ اس میں حصہ لیجیئے۔ میں اس بارے میں اور کیا کہوں کہ کہتے ہیں کہ

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس بجٹ میں 1870 اشیاء کی duty میں کمی کی گئی ہے جب کہ ٹیکسٹائل، چمڑے اور بجلی کے خام مال پر خاص طور پر duty ختم کر دی گئی ہے۔ ٹیکسٹائل ہماری ایک major صنعت ہے۔ چمڑے کی صنعت کے لیے پاکستان مشہور ہے۔ اس کی مصنوعات کو برآمد کیا جاتا۔ جب اس کے خام مال پر duty ختم کر دی گئی ہے تو پھر اس کا فائدہ ضرور غریب تک پہنچنا چاہیے اور اگر فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے اور اس میں شاید حکومت کا قصور نہیں ہے بلکہ ان صنعت کاروں کا ہے جو یہ فائدہ ان تک نہیں پہنچنے دے رہے ہیں۔ اس کے لیے یہ کیا جا سکتا ہے کہ صنعت کاروں کو مجبور اور پابند کیا جائے یا ان سے اخلاقی طور پر اپیل کی جائے کہ وہ ایسا نہ کریں اور اس کا فائدہ غریبوں تک پہنچنے دیں۔ جب کسی چیز پر duty ختم کر دی جاتی ہے تو اس سے production کی لاگت کم ہو جاتی ہے ۔ جب لاگت کم ہو جاتی ہے تو پھر اس چیز کی قیمت کم ہونی چاہیے۔ لیکن یہاں پر کچھ ایسا طریقہ بن گیا ہے کہ جو صنعت کار ہیں، وہ منافع میں اپنا بڑا magin رکھتے ہیں۔ میں نے ترقی یافتہ ممالک میں study کیا ہے کہ ان کے ہاں magin بالعموم 10% رکھا جاتا ہے۔

جناب والا! ہمارے ہاں شادیاں بڑی دھوم دھام سے شادی ہالوں میں کی جاتی ہیں ۔ اب شادی ہالوں پر سے بھی ٹیکس ختم کر دیا گیا کیونکہ I assume کہ جو شادی ہالوں کے owners تھے، probably اس ٹیکس کو عوام پر ہی ڈال دیتے تھے جو ان سے یہ ہال کرایہ پر لیتے تھے۔

جناب والا! عمر ایوب نے اپنی speech میں بالکل صحیح فرمایا ہے کہ

Today the international Community is envisioning a new era of conomic well-being. In future, the strength of a nation will be determined by the size of its market, the growth of its GDP and the quality of education

expertise and discipline of its work force.

Work force قوموں کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔ہمارے بجٹ میں work force کی تیاری اور development کے لیے خاص focus کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے ہم نے آج کی دنیا میں پچھلے چند سالوں میں معیشت میں stability حاصل کی ہے جس کی وجہ سے ہم آج دنیا میں second growing economy کا مقام حاصل کر لیا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس حکومت نے گزشتہ چند سالوں میں اقتصادی حالت اچھی کی ہے ۔ ان سارے اقدامات کے سبب آج پاکستان کے بارے میں Standard Chartered Bank کی رائے ہے کہ پاکستان ایک پرکشش مارکیٹ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے یہ ہمارے لیے اعزاز ہے ۔ جب کہ چند سال پہلے We were going to be declared as a failed state

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، وقت کا خیال رکھیے ۔

سینیٹر تنویر خالد ، یہ بجٹ دراصل زراعت اور کسان oriented ہے ۔ جناب عالی! کھیتوں اور کھلیانوں میں کون کام کرتا ہے کون فصل بوتا ہے ، کون کاٹتا ہے ، کون چارے کے ڈھیر اٹھاتا ہے ، کون مویشیوں کی دیکھ بھال کرتا ہے ، کون پولٹری فارموں اور ڈیری فارموں میں کام کرتا ہے ، کیا یہ سب غریب عوام نہیں ، اس بجٹ میں زراعت کی ترقی کے لیے پوری پوری کوشش کی گئی ہے ، کھاد سے لیکر بیجوں تک ، مزید پانی کی فراہمی کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔میں تو کہتی ہوں کہ اگر بجٹ بنانے والوں کے ہاتھ میں سورج کی روشنی اور بارش کا کنٹرول ہوتا ، تو شاید وہ بھی فراہم کر دیتے ۔اس ٹیم نے بڑے خلوص نیت کے ساتھ عوام کو پیش نظر رکھا ہے ۔ کھالوں کی lining جس کے ذریعے سے پانی کسانوں تک پہنچتا ہے۔اس کی lining کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ پانی ضائع نہ ہو اور پانی tail ends تک پہنچے۔ جناب عالی! تو روز گار کس کو ملے گا کون کھالوں کی lining کرے گا وہ پاکستان کے امیر ، امراء ہیں یا غریب مزدور ، یہ فائدہ کسانوں کو بھی پہنچے گا اور غریب مزدور کو بھی ، پانی کی فراہمی کے لیے منگلا ڈیم کو بلند کرنے کا پروگرام ہے۔ گومل زام ڈیم ، میرانی ، سبک زئی ڈیم کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کاش کہ کالا باغ ڈیم جس کی اس ملک کو اشد ضرورت تھی،

اس کو سیاسی ایشو نہ بنایا جاتا اور اس کی تعمیر کرنے دی جاتی تو دیکھیئے ہمارے پڑوسی ملک میں کس طرح سے بغیر کسی رکاوٹ کے ڈیم بن رہے ہیں۔ اسی دور میں چند سالوں میں ایسے گھرانوں کی تعداد میں بڑی پیش رفت ہوئی ہے ۔اضافہ ہوا ہے جن کو گیس اور بجلی کی سہولت حاصل ہوئی اور جن کو پینے کے لیے drinking soft water taps کے ذریعے حاصل ہوا۔جیسے کہ میں نے کہا----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، گنتی اور چٹیں ہیں۔

سینیٹر تنویر خالد : دیکھیے لوگوں نے ۵۵ منٹ بھی بولا ہے میرے پاس ایک کاغذ پہ ٹائم لکھا ہوا ہے ۔سب کے نام کے ساتھ '۵۵' '۴۰' '۲۵' میرے تو ابھی ۱۵ منٹ بھی نہیں ہوئے۔ Sir please don't differentiate that I am lady speaker. Don't give me that impression, please. میں نے کل کا اور آج کا سب کا ٹائم لکھا ہے۔جناب عالی! جیسے کہ میں نے پہلے کہا کہ اس بجٹ میں کوئی negative پہلو نہیں سب positive علامات ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک نے معاشی استحکام حاصل کیا ہے اور ہماری حکومت اور ہم اس کو maintain بھی رکھیں گے ۔ پھر عوام کی ایک بڑی خاص بات جس کے اوپر system of education نے بھی ہمیشہ زور دیا ہے کہ عوام کی work force ہوتی ہے ۔ Skilled workman کی پیداوار ہی کسی ملک کی عزت اور آبرو کی ضامن ہوتی ہے ۔Workman کی تربیت کے لیے تعلیم کی طرف توجہ نہیں تھی یہ پہلی دفعہ بجٹ آیا ہے جس میں ایک بڑی اہم پیش رفت NTV programme ہر سال تحصیلوں میں' دیہاتوں میں تین لاکھ technical نوجوان پیدا کرے گا۔ تین لاکھ نوجوانوں کو technical training دی جائے گی اور یہ سنٹر ہر تحصیل اور ڈسٹرکٹ لیول پر قائم کیے جائیں گے۔ہر تحصیل اور ڈسٹرکٹ level پر قائم کیے جائیں گے ۔ This is a very great achievement of this budget اور انشاء اللہ یہ ہو جائے گا لیکن حکومت کی نیت ضرور اچھی ہے۔ یہ ملک کی بڑی اہم ضرورت تھی اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوگا کہ جو academically highly trained لوگ ہوتے تھے اور Masters, B.A. کی ڈگریاں اپنی ہاتھ میں لیے نوکریوں کی تلاش میں پھرتے تھے ان کو بھی ایک درس عبرت

ہوگا کہ ہنر سے آدمی خود انحصار بھی ہو جاتا ہے، کسی کا محتاج نہیں ہوتا اس کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ آج سب ہمارے ساتھی اگر غور کریں کہ clerical سٹاف جو میز پر بیٹھا کام کرتا ہے ان سے ان ہاتھ سے کام کرنے والے ہنرمندوں کی آمدنی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہمیں ان کو عزت دینی چاہیے کیونکہ وہ اپنی محنت سے رزق حلال کماتے ہیں۔ یہی ساری اخلاقی اور مذہبی تعلیمات کا درس ہے۔ جیسے کہ میں نے کہا کہ skilled workmen are very important for industrialization. یا urbanization یا دیہی علاقوں کے living standards کو بہتر بنانے کے لیے انہی کی ضرورت پڑے گی۔ یہیں کے نوجوانوں کو مکینک بنائیے۔ ملبر، میر، ٹی وی، فریج، کار مکینک وغیرہ بنائیے یہی ایک growing معاشرے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی ترقی کی ضامن بھی۔ اس بجٹ میں and medium enterprises کو بھی full support کرنے کی ضمانت دی گئی ہے اور دی جا رہی ہے اور یہ enterprises جو ہوتی ہیں یہ عوام ہوتے ہیں۔

بظاہر کاروں کے بارے میں یہ نظر آتا ہے کہ بڑی اور luxurious گاڑیوں پر تو انہوں نے ڈیوٹی کم کر دی ہے لیکن چھوٹی گاڑیاں جو یہیں پاکستان میں assemble ہوتی ہیں ان پر یہ رعایت نہیں دی گئی لیکن تحقیق سے یہ پتا چلا کہ جو بڑی گاڑیاں ہیں، پہلے ان کی ڈیوٹی کیونکہ بہت زیادہ مقرر تھی اور جو چھوٹی گاڑیاں ہیں حالانکہ وہ یہیں پر assemble ہوتی ہیں، ان کی production cost کم ہوتی ہے لیکن وہ اس سے بہت زیادہ منافع کماتے ہیں لہذا، ان کو اتنا منافع نہیں کمانا چاہیے، تو ان کو مزید رعایت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے منافع میں کچھ کمی کریں تاکہ عوام کو بھی گاڑیاں میسر ہوسکیں۔

پھر دفاع کے بارے میں بڑا سوال اٹھایا جاتا ہے کہ دفاع پر بڑے اخراجات ہو رہے ہیں۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ سب اتنے زیادہ صاحب عقل ہیں، آج جو گلوبل حالات ہیں دنیا کے اور جس میں مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے جس کو اردو میں کہتے ہیں "دبہ بنانا" یہ کیفیت ہے مسلمانوں کی۔ کوئی خاص وقعت نہیں۔ ہمارا پڑوسی ملک سے جیسا تعلق ہے، کل ہی کی تو بات ہے، دو چار دن کی کہ جب وہاں کے ایک مشہور لیڈر یہاں پر آئے اور اس بیچارے نے ایک صحیح بات قائداعظم کے بارے میں کر دی۔ او ہو! ایک طوفان برپا ہوگیا اور اسے استعفیٰ دینا پڑا کہ ایسا

کیوں ہوا۔ یہ ہمارے اس relation سے پردہ اٹھاتے ہیں جو ہمارے پڑوسی ملک کے ساتھ یا وہاں کی کچھ سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ہیں۔ لہذا ہم کو تو اپنے دفاع پر خرچ کرنا ہی پڑے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی پڑھا ہوگا کہ پاکستان کا بجٹ تقریباً 3 بلین ڈالرز ہے اور انڈیا کا تقریباً 16 بلین ڈالرز ہے۔ پاکستان کے بجٹ سے ان کا بجٹ پانچ گنا زیادہ ہے۔

اب کچھ recommendationsمیرے ذہن میں ہیں بجٹ کے بارے میں۔ وہ یہ ہیں کہ پانی اور بجلی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر ڈیم بنائے جائیں۔ Second, alternate sources of energy production دریافت بھی کئے جائیں اور ان کی طرف توجہ بھی دی جائے۔ اس کا سب سے آسان ذریعہ solar energy ہے۔ روزمرہ اشیاء زندگی کی فراہمی کے لیے اور ان کو سستا کرنے کے لیے کاروباری حضرات منافع کم لیں اور production کی جگہ سے لے کر مارکیٹ تک سڑکیں بنائی جائیں۔

Cattle farming should be started on a large scale to improve the meat and milk supply. Government should announce subsidy on the price of wheat, sugar and edible oil immediately to give relief to the people of Pakistan. Sale price of kerosene oil, diesel, petrol must be reduced by reducing the government levies, taxes and petrol development surcharges. Generation of hydel power be increased to reduce the cost of electricity. The rate of profit on government national saving accounts be increased, in line with the general increase in interest rate by the State Bank of Pakistan and also off set the increase in the rate of inflation. The limit for the purchase of *Bahbood* certificate, which at present is only two million, It should be increased at least to 3.5 million to give relief to the senior citizens of Pakistan. Senior citizens be given rebate of 50% in PIA and other airlines and railways.

ملک میں ٹیکسٹائل یونیورسٹیاں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں پر

پام آئل درخت لگائے جائیں تاکہ edible oil کی مقدار زیادہ پیدا ہو۔ صنعتکار ماحول کو بہتر بنانے کے لیے اپنی waste products کو دفن کیا کریں، ادھر ادھر نہ پھینکا کریں۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ 1999ء میں ہمارا ملک default declare ہونے جا رہا تھا اور وہ جمہوری حکومت کی performance تھی ۔ آپ ان حکومتوں سے سوال کیجیے کہ ایسا کیوں ہوا۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ اس مقام پر ملک کیوں پہنچا۔ آج ہمارا ملک موجودہ دور حکومت میں ترقی کی راہ پر چل پڑا ہے۔ معیشت کو استحکام حاصل ہوا ہے اور بلوچستان، جس پر ہمارے ساتھیوں کو اس نصف صدی کی ابتری پر غم و غصہ ہے موجودہ حکومت کے دور میں تو اس کو ترقی کے لیے focus کیا ہے۔ یہ گزشتہ سرداروں اور حکمرانوں سے سوال کیجیے کہ بلوچستان اس کیفیت میں کیوں ہے۔ ہماری achievement ان سالوں کی یہ ہے کہ ہم نے I.M.F سے freedom حاصل کی۔ ہمارا growth rate 6.6 مقرر کیا تھا لیکن 8.5 حاصل ہوا۔ Fiscal responsibility law منظور کیا گیا جس میں irresponsible loans لے کر irresponsibly خرچ نہ کیا جائے لہذا ہماری حکومت نے ہر طور سے ایک کامیاب حکومت کے targets حاصل کئے ہیں اور this is very much oriented عوام ہے اور اگر خواص کے لیے بھی ہوتا ہے تو ان کی جو بھی فیکٹریاں ہوتی ہیں تو ان سے ultimate فائدہ غریب کو پہنچتا ہے کیونکہ غریب اس میں کام کرتا ہے۔ یہ تو نہیں کر سکتے ہیں کہ غریب لوگو! آپ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ اور ہزار روپے مہینہ آپ کو چیک بھیجا کریں گے۔ اصل میں غریب کی مدد یہ کرنی ہوتی ہے کہ آپ اس کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کریں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ اب میں درخواست کروں گا جناب حمید اللہ جان آفریدی صاحب سے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ جناب حمید اللہ جان صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب چیئرمین! میرے خیال میں کورم نہیں ہے، میرے خیال میں بڑا اہم بجٹ سیشن ہے اگر آپ ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جب سپیکر کھڑا ہو جاتا ہے بولنے کے لیے تو پھر وہ یہ بات نہیں کرتا۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، نہیں جناب! میرے خیال میں میرا لسٹ میں نام ہے اور میں اپنی باری پر بول لوں گا لیکن یہ ایک بڑا اہم issue ہے لہذا' اس کو consider کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Now, you are on the floor and you are speaking

بولتے ہوئے میرا خیال ہے آپ کو------

Senator Hameed ullah Jan Afridi: I am ready for that, I will definitely do that لیکن میرے لیے یہ ایک first requirement ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے خیال میں آپ دوبارہ گنتی خود کر لیں۔ پہلے خود گنتی کر لیں اور اپنے آپ سے آغاز کر لیں۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، 22 بیٹھے ہوئے ہیں۔ complete نہیں ہے۔ اچھا یہ آگئے ہیں اب میرے خیال میں پورا ہو گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جتنا وقت آپ نے لیا ہے ہم اس کو کاٹ لیں گے۔

Senator Hameedullah Jan Afridi: I will proceed on my own number.

آپ جو بھی next ہے اس کو دے دیں۔

Mr. Presiding Officer: In that case I will request Mr. Dilawar Abbas.

سینیٹر سید دلاور عباس، شکریہ جناب چیئرمین' آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے floor دیا اور مجھے موقع دیا کہ میں بجٹ مالی سال 06-2005 پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں۔ سب سے پہلے تو میں اس بات پر افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ جب بجٹ پیش ہوا اور اس دن اس طرف سے ہمارے کچھ دوستوں نے بجٹ documents کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جو انسانیت کی سوچ سے باہر تھا۔ اس پر میں یہی کہوں گا کہ میں ضرور مکرر کہوں گا۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکاء

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی اور طیش میں خوف خدا نہ رہا

طیش میں جذبات پر قابو رکھنا ہی انسانیت ہے۔ جناب چیئرمین! آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش ہو چکا ہے، بجٹ حکومت کی اپنی کارکردگی کا ایک اندازہ لگانے کا ایک پیمانہ ہے اور پھر اس پر آئندہ سال کے لیے اپنا معاشی اور سیاسی پروگرام دینا ہے، وہ اگلے سال کے بجٹ میں reflect کرتا ہے۔ پاکستان کی economic growth 8.5% ہوئی، کیا ہم اس کو سراہ نہیں سکتے؟ یہ 8.4% growth ایک مثالی growth ہے، اس کے لیے اگر میں یہاں یہ کہوں کہ ایک بہت بڑی agency Bloomberg جس نے اپنے اندر دو countries کو mention کیا ہے کہ China نے 9.25% growth achieve کی اور اس کے بعد دنیا میں پاکستان ہے جس نے 8.4% growth achieve کی۔ اسی موقع پر اور اب جبکہ ہماری economic condition کا یہ حال ہے کہ ہم 12.5 billion foreign exchange reserves پر بیٹھے ہیں، ہماری growth 8. 4% ہے۔ ہماری economic conditions are progressing towards growth everyday, ہم نے اپنے ہر sector میں including agriculture, industries, trade, export کا اس سال کے لیے 14 billion dollars کا target achieve کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ already جو figures دیئے گئے ہیں، اس میں اس سال کے اس period کے لیے 13 billion achieve کر چکے ہیں۔ اسی موقع پر میں آپ کو تھوڑی دیر کے لیے ماضی میں لے جانا چاہتا ہوں کہ ماضی میں ہماری economic conditions کیا تھیں۔ چار سال پہلے we had to face and we were about to be put under the economic sanctions ہمارے پاس reserve 500 million dollarswhich was very meagre اور that means only the foreign exchange reserves for a day or two days support, سب سے بڑی بات یا بری بات facing a very major charge which was proved by the freezing of accounts and for that to save ourselve from the penalty, we had to make an advance payment of 50 million dollar ۔ اگر ہم اس چیز کو دیکھتے ہیں تو ہمارا ماضی اتنا تابندہ اور روشن نہیں تھا۔ ہم تاریکی میں تھے پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ

یہ کہا جا رہا ہے کہ ہمارے figures غلط ہیں۔ اگر ہمارے figures غلط ہیں تو اس وقت کے

figures کیا تھے ۔ Then we have as per our targets in the Budget ہم نے اس

بجٹ میں ہر objective کو meet کرنے کی کوشش کی ہے because we are part of

Government that means we have been solidly involved in the preparation

of the Budget coming towards the salient features of the Budget ہم یہ بتانا

چاہیں گے کہ اس بجٹ کے ہمارے سامنے objectives کیا تھے both the promoting

investment and sustaining growth تو growth کے لیے next year کے لیے جو

target ہے that is between 7 to 8% because that is what we will be able to

hopefully achieve with this Budget. دوسرا تھا ہمارا

creating of employment and gaining to reduce the poverty limit and level, providing relief to the common man through employment which we have done in the shape of giving relief to the government employees, to the pensioner and at all level wherever we could provide and give the benefits of this budget or this achievement of 8.4% growth. Naturally, when you achieve such a level growth, there are benefits also and there are certain impacts which take place in certain areas of the life of the people.

اس بجٹ میں ہمارا جو سب سے بڑا targetted area تھا۔ وہ یہ تھا کہ ہم نے جو

social sector programme میں 306 billion rupees کا contribution ہے جس کے

تحت

total programme will be run for the improvement in the social sector benefit at all level of this country and for the people of this country . . . . wherever that infrastructure will be developed and which is being developed.

وہاں پر unemployment وہاں پر reduction of poverty in all those areas,
wherever the social sector programme کے impact جائیں گے، وہ اس گورنمنٹ کے
through جائیں گے اس کے credit میں جانے چاہییں کہ انہوں نے اس level پر اتنی بڑی
contribution اور اتنا بڑا بجٹ اس پروگرام کے لیے رکھا ہے۔

Now coming to certain other figures کہ یہ بجٹ 1098 billion کا ہے ' which is
supposed to be the largest amount budget in the history of Pakistan. اس
میں پچھلے سال ہمارا expenditure 862 billion تھا اور ہماری receipt رہیں 980 billion
Central Board of Revenue نے recover کیا under their collection programme
جو ان کی ڈیوٹی ہے وہ 590 billion, this is also an achievement. پہلے کبھی اتنا بڑا
target achieve نہیں ہوا اور آئندہ سال کے لیے رکھا گیا ہے 690 billion یعنی 100
billion more.

I am sure that it will be collected under present tax net and the tax policies given by the Government. 34 . 7% increase in allocation of development sector, which is a very big and major increase.

اتنی بڑی increase کا فائدہ اس ملک کی عوام کو اور باہر کسی دوسرے ملک میں نہیں جانے گا' یہ
سارا پیسہ جب اس ملک میں invest ہو گا تو اس ملک میں پروگرام run ہوں گے۔ ابھی ہم خود
دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے Parliamentarians who are spending the money on their
programmes, on their projects اگر یہ benefit عوام اور غریب کو نہیں پہنچ رہا تو پھر
کس کو پہنچ رہا ہے۔ اگر infrastructure develop ہو رہا ہے' roads بن رہی ہیں' پانی کے
reservoirs بن رہے ہیں and I will come to the water reserviors that what the
Government has in its plans to develop.

اس میں اب minimum salary
2500 rupees to 3000 but I think it can improve further and our minimum wage can be 3500 which can be part of this budget and it should come

forward in the plan.

Ten thousand water courses are going to be cemented in the year , 2005-6. I think this is another programme which is for the benefit of the people, the working class indirectly and the indirect benefit coming to the farmers when the water will reach to the tail end.

Now coming to certain other measures taken, one is the corporate tax reduction. For creating new companies and to encourage the businessmen to come into the corporate sector and come through the corporate sector into the business. On creating of new companies with certain limit of the investment, in the tax there has been given a big relief i.e. from 35 to it will be the 25% tax on those companies which will be created under that plan.

So, this is another benefit and bringing the people of this country to come in the carporate net. When they come into carporate net, naturally they are going to pay the taxes, and when they pay the taxes, naturally the money will be distributed and going in the end, to the people of Pakistan.

اسی طرح کمپنیوں کو enlist کرنے کے لیے ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے ۔ جو دور رس نتائج
کی حامل ہوگی ۔ ایک اور چیز which is the most mentionable is that edible oil on
which there is no import duty now and which is basically.

ہمارے عام لوگوں کی خوراک کے لیے بہت ضروری ہے تو اس میں total demand ہماری
تھی 1.9 million tons, جس میں سے import ہو رہا ہے
1.3 million tons. .6 million tons is locally produced so that is a big relief for the people of Pakistan, for the poor people also at the same time

that there is no duty now from July, on the edible oil. Similarly, there are other salient features of the Budget which I would like to point out. Coming to the export sector, exports were targetted to grow by 11.3% in 2004-2005 rising from 12.3 billion last year to 13.7 billion this year and during the first nine months of this year, it has been achieved at 14.6% rising to 10.2 billion, from 8.9 billion in the last year and the period given the performance we hope and we are very very confident that exports are likely to touch about 14 billion dollars which will happen for the first time. It has never happened. I know that about 5-6 years ago, we use to target only and keep the objective of achieving about 8-0 billion dollar. A 5 billion dollars is much more than what we could expect in the earlier days. Similarly, we are coming on the foreign direct investment. Paksitan has succeeded in attracting the foreign investment of 891.5 million in FPI during April 2004-2005 as against 760 millioin dollars last year in the same period. And this is an increase of 17.2 which is a very major increase and we have been successful when we have been floating our funds outside and we have been actually returning money because that was so much attractive for outside world. As a country Pakistan that our funds were most welcome funds outside. Coming to the other salient features of this ....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شاہ صاحب، وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر سید دلاور عباس، جی بہت اچھا۔

Most importantly now coming to the sector of Health and Education

which are primarily the most important objectives of this Budget. Our literacy rate has gone up from 45% to 63% during the last four years. Male literacy has increased from 58%, to 65% and female literarcy rate has gone and jumped from 32% to 40%. This is all because of that the money has been kept in the Budget for education which is about 13 billion and now coming to the health conditions of population have also improved significantly in the last four years. The children immunization in the 12 to 23 months (at national level has risen from 53% to 77%. While in the rural areas it has shown even faster increase from 46 % to 72%. These are the salient features and I am sure that we are achieving our target in this Budget successfully. Relief to the government employees and pensioners and widows , orphans and common man are also the salient features of this budget. They are looking at creating a scheme where 100,000 loan of HBFC will be cleared without charging any money or credit from the poor people particularly the widows and orphans. Coming to the improvement of the living condition, this is very important and that should be the social sector and poverty related expenditures are upto 16. 5% rising from Rs.278 billion to Rs.324 billion. This year 2004-2005, 9300 villages were provided electricity and next year another 13000 villages will be provided electricity. It is going to be a great jump and this year 2004-2005, 250,000 new household connections of gas were given whereas gas has been made available to 270 new towns and villages. Pipeline of 529 k.m. laid to make gas available and LPG is being used by 1.81 million houses. This will increase to 2.1 million in 2005-2006. Being

mentioned about the growth in the agriculture sector and what the government has done in the past in the agriculture sector where we have the bumper crop of the cotton, where we have the bumper crop of the wheat, where we have subsidized, we have given the prices increase which has reached ultimately to the farmers and that was the most important thing that the farmers get their share from the benefit in the growing economy. And now I will come to my concluding statement which is basically the budget statement. The measures taken in the Federal Budget of 2005-2006 will further improve investment climate, promote investment and accelerate the economic growth in this country. Living condition in the country will definitely improve, that the social and fiscal indicators will go long way in strengthening of the country's and fiscal infrastructure.

Now the stage has already been set to take economy at a higher growth path. The Federal Budget 2005-2006 is a step forward in stablelizing of growth momentum and it will be ranging between 7 to 8% with a targetted improvement in living conditions of the people of Pakistan. I think this budget must be appreciated by every one around in the House and thank you very much sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Before, I call the next speaker I will like to remind the honourable members if possible, let us stay close to time limit because we are running against time. I would not like to stop anybody at all.

میں تو چاہوں گا کہ جتنا چاہیں بولیں لیکن وقت کم ہے اور بہت سے دوستوں نے بولنا ہے۔ لہذا از خود اگر کوشش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ماحول بہتر رہے گا۔ اب میں درخواست کروں گا جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب سے کہ وہ اظہار خیال کریں اور وقت کو ذہن میں رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرے لیے خصوصی رعایت ہونی چاہیے کیونکہ میں بلوچستان سے تعلق رکھتا ہوں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم ایشو پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔جناب والا! پچھلے تین سال سے ہم اس بجٹ کو دیکھ رہے ہیں اور یہاں پر بحث بھی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1999 سے لے کر آج تک یہ وہی ورلڈ بنک کا بجٹ ہے اور ہم WTO کے rules and regulations کو implement کر رہے ہیں۔ یہ بجٹ ہم نہیں بناتے ہیں۔ یہ dictation ہم باہر سے لیتے ہیں۔ جو یہاں ائرکنڈیشن کمروں کے اندر بیٹھ کر بجٹ بناتے ہیں۔ یہ جو بڑی بڑی کتابیں یہاں پر table پر پڑی ہوئی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ انہوں نے اس کوکس طرح بنایا اور کس طرح calculate کیا اور کس طرح یہ اندازہ لگایا کہ لوگوں کے مشکلات اور مسائل کیا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بنانے میں عوام کا کوئی share نہیں ہے۔ کسی عوامی نمائندے سے یہ پہلے پوچھتے نہیں ہیں۔ یہ خود ایک مہینے یا دو مہینے بیٹھ کر، یہ جو بڑے بڑے بیوروکریٹس ہیں پچھلی کتابوں پر صرف date change کرتے ہیں، باقی سارا سلسلہ اسی طرح چلا آ رہا ہے۔ آپ خود ملاحظہ کریں۔ میرے خیال میں آپ کو گزشتہ بجٹ اور اس بجٹ میں کوئی خاص فرق نظر نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین! اگر یہ جائیں ان علاقوں میں سندھ کے غیر ترقیاتی دیہاتوں میں، مکران، نصیر آباد اور پنجاب کے ان دیہاتوں میں جائیں جہاں پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ وہاں roads نہیں ہیں، وہاں بجلی نہیں ہے۔ وہاں پر ان غریبوں کی کیا حالت ہے۔ ان حالات کو اگر وہ دیکھ لیتے پھر بجٹ بنا لیتے تو اس میں غریبوں کو سہولت ملتی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس ملک کے ۹۵ فیصد لوگ غریب ہیں۔ ہم ان غریب لوگوں کے ووٹوں کی وجہ سے یہاں پہنچے ہیں لیکن آج تک

اس ملک میں ہم نے غریبوں کو کچھ بھی نہیں دیا۔ میں ان وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک غریب کے چھ بچے ہیں۔ آپ ان کا ماہانہ بجٹ بنائیں اور ان کے اخراجات نکالیں۔ تو یہ جو آپ نے ۲۵۰۰ سے بڑھاکر ۳۰۰۰ کر دیئے ہیں تو ان کے یہ سارے اخراجات کس طری پورے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً وہ چھ بچوں کو اس میں سے تعلیم کس طرح دلوائے گا؟ اگر ان میں سے آپ house rent نکالیں اور health allowance نکالیں تو وہ تو خشک روٹی بھی نہیں کھا سکے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ .Rs. 3000 is nothing بلکہ ۷۰۰۰ بھی پورے نہیں ہوں گے۔ وہ لوگ جن کی کوئی ملازمت نہیں ہے ان کا کیا بنے گا؟ یہ ۳۰۰۰ بھی تو صرف ان لوگوں کو ملتے ہیں جن کی ملازمت ہے اور نوکری کر رہے ہیں لیکن جن لوگوں کی کوئی ملازمت نہیں ہے وہ کہاں جائیں؟ جناب چیئرمین! ان کا یہی قصور ہے کہ وہ غریب ہیں اور اللہ نے ان کو غریب پیدا کیا ہے۔ کیا اس سرزمین میں، اس دنیا میں ان کو جینے کا کوئی حق نہیں؟ آپ اس بجٹ کو اٹھاکر دیکھیں ہم نے غریبوں کے لیے کیا relief دیا ہے؟ ہم نے صرف بڑی بڑی گاڑیوں کی ڈیوٹی میں کمی کی ہے جوکہ لوگ عیاشیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے ٹیکس لگائے ہیں۔ مہنگائی کے بارے میں آپ کو پتا ہی نہیں ہے کہ آٹے کا کیا ریٹ ہے؟ چینی، صابن اور دال کا ریٹ کیا ہے؟ ایک ریڑھی والے اور ایک مزدور کو تو دال، آٹے، چینی اور گھی کی قیمت سے غرض ہے اس کو growth rate سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ آپ نے growth rate بڑے لوگوں کا بنایا ہے۔ غریب تو مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان غریبوں نے ہمیں یہاں منتخب کرکے بھیجا ہے اور ہم یہاں جو سہولت استعمال کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سے ان کا حق پوچھے گا کہ آپ نے ان کے لیے کیا کیا ہے؟ کیا نمائندگی کی ہے؟ جناب چیئرمین! آپ ذرا دیکھیں کہ یہاں انصاف کہاں ہے؟ غریب کہاں جائیں؟ مہنگائی اس طرح بڑھ گئی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے کرایے اس طرح بڑھ گئے ہیں کہ غریب کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔ یہاں پر میرے دوستوں نے کہا کہ ۲۵۰ کے قریب لوگ خود سوزی اور خود کشی پر مجبور ہو گئے تھے۔ اگر آپ اس طرح دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ مزدور کش اور عوام کش بجٹ ہے۔ اس ضمن میں اس بجٹ میں کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی ہے اور یہاں صرف World Bank کو، امریکہ کو خوش کرنے کے لیے ہم نے وہاں سے dictation لی ہے دوسرے ملکوں میں تین تین، چھ چھ مہینے بجٹ پر بحث ہوتی ہے

اس پر غور کرتے ہیں، بیٹھتے ہیں، سوچتے ہیں اور یہاں دس دن میں بجٹ کے تمام کاغذات پوری پوری کتابیں تیار ہیں جو آ کر بس ایک دن میں سناتے ہیں۔ جناب والا! یہ کیا سلسلہ ہے!

میرا تعلق بلوچستان سے ہے۔ میرا گھر تربت میں ہے، میرے گھر میں ابھی بجلی آئی۔ پچھلی بار بھی میں سینیٹ کا ممبر تھا وسیم سجاد صاحب گواہ ہیں، میں نے کہا کہ I am a Senator and I am using a lantern in my house میں لالٹین اپنے گھر میں استعمال کرتا تھا۔ ابھی دو مہینے ہوئے میرے گھر میں بجلی ملی ہے۔ اس ترقیاتی دور میں ایک سینیٹ کے ممبر کے گھر میں بجلی نہیں پہنچی تو یہ کہاں کا انصاف ہے، کیا ترقی ہو رہی ہے پاکستان میں۔ اس ترقی یافتہ اور technology کے دور میں غریبوں کو بجلی کی فراہمی بھی آپ یقینی نہیں بنا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے ترقی کی ہے۔

جناب والا! بلوچستان میں ایسے گاؤں ہیں جہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔ اب بھی ہماری مائیں بہنیں اس ترقی یافتہ دور میں کندھوں پر پانچ پانچ میل سے پانی لاتی ہیں۔ وہاں لاکھوں کی آبادی ہے لیکن ابھی تک لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے۔ وہاں اگر سکول ہے تو عمارت نہیں ہے، اگر عمارت ہے تو ٹیچر نہیں ہے، اگر طالب علم ہے تو بیٹھنے کے لیے ٹاٹ میسر نہیں ہے۔ ہم اس ملک کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ وفاق وحدت کی علامت ہے۔ وفاق کے چار بھائی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ آپ پی آئی اے کے ہیڈکوارٹر کو جا کر چیک کریں۔ اپریل میں ڈیفنس کمیٹی کی ایک میٹنگ تھی، میں بھی اس میں شامل تھا تو میں نے پوچھا کہ پی آئی اے میں کل کتنے ملازمین ہیں تو مجھے جواب دیا گیا کہ آٹھ ہزار، میں نے کہا کہ مجھے بتایا جائے کہ بلوچستان سے کتنے تعلق رکھتے ہیں، بتایا گیا کہ صرف 15، out of 8 thousand employees only 15 belong to Balochistan سٹیل مل کے متعلق یہاں کسی نے سوال کیا تھا، ان کا جواب تھا کہ بلوچستان nil آپ پاکستان کے باہر سفارتخانوں میں جائیں وہاں پر آپ ایک چپراسی بھی بلوچستان کا نہیں ملتا۔ آپ حبیب بنک میں جائیں آپ کو ایک بلوچی وہاں نہیں ملتا اور یہاں میں کہتا ہوں کہ اب بھی مرکز میں جتنے بھی وفاقی سیکریٹریز ہیں آپ مجھے ایک بھی وفاقی سیکریٹری بتائیں جو بلوچستان سے belong کرتا ہو۔ جب ہم بلوچستان کے share کی بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ غدار ہیں اور اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب والا! ہمیں اپنا حق چاہیے، ہم بھیک نہیں مانگتے، ہم اپنا حق مانگتے ہیں۔ اگر حق مانگنا جرم ہے، غداری ہے تو ہم یہ ہزار دفعہ کرتے رہیں گے۔

اگر آپ کے چار بھائی ہیں، تین بھائیوں کی آنکھوں میں آپ سرمہ ڈالتے ہیں اور بلوچستان بھائی کی آنکھوں میں آپ خاک ڈالتے ہیں، مٹی ڈالتے ہیں۔ آپ مارتے بھی ہیں اور کہتے ہیں روئیں بھی نہیں۔ رونے تو دیں، مارتے ہیں تو رونے تو دیں۔ لہذا جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی گیس کی royalty کا معاملہ آپ لے لیں، سڑکوں کی حالت دیکھیں، قلعہ سیف اللہ، ژوب اور نوشکی، خاران، نصیر آباد وہاں جا کر آپ ان علاقوں کی پسماندگی دیکھیں، وہاں آپ کو کیا ترقی ملتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ علاقہ پاکستان میں نہیں ہے۔ میرا گھر ایران کے بارڈر کے قریب ہے وہاں روشنی ہے، بجلی ہے لیکن دس قدم ادھر جہاں پاکستان کا علاقہ ہے وہاں بجلی نہیں ہے اور وہ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی ملک ہے۔ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں۔ یہاں بجلی ہے، نہ پانی ہے اور دیکھو ہم اپنے لوگوں کو کیا سہولت دے رہے ہیں۔ خدارا ہم پر رحم کریں۔

گیس کی رائلٹی کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو گیس کی قیمت ہے سندھ اور پنجاب کی گیس سے ہماری کوالٹی بہت اچھی ہے لیکن ہماری قیمت سب سے کم ہے، ایسا کیوں ہے؟ یہ ناانصافی ہے۔ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی اور شجاعت صاحب نے یہ agreement کیا یہ ایک بااختیار کمیٹی ہوگی۔ میں نے پہلے اجلاس میں کہا کہ یہ بااختیار کمیٹی نہیں ہوگی جس کام کو طول دینا ہو اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو انہوں نے کہا نہیں بلیدی صاحب یہ پہلی کمیٹی ہوگی جو بااختیار ہوگی لیکن میں آج تک نہیں دیکھ رہا، ہم نے تجاویز مکمل کیں اور وہ ردی کی ٹوکری کی نذر ہوگئیں، کسی کو پتا نہیں کہ وہ کمیٹی کیا کر رہی ہے اس کی سفارشات پر عملدرآمد بالکل نہیں ہو رہا۔ میں نے مشاہد صاحب سے پوچھا کہ اس کمیٹی کا کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک اور کمیٹی بنا رہے ہیں۔ میں نے کہا اچھا، اب اس کمیٹی کے بعد چوتھی کمیٹی بھی بناؤ۔ مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان والے کب تک بھیک مانگتے رہیں گے، یہ ہمارا حق ہے اور ہمیں اپنا حق چاہیے۔ ملازمت کے حوالے سے ہمارا کوٹہ 5.5 بنتا ہے اور ہمیں دے رہے ہیں 3.5 جناب! 1982 کی مردم شماری کے بعد ہمارا کوٹہ 5.5 بنتا ہے، وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ ابھی 20 سال

پہلے 3.3 دے رہے تھے۔ ہماری وفاقی اداروں میں کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صوبوں کو خود مختاری دینی چاہیے۔ جب تک وفاق صوبوں کو خود مختاری نہیں دے گا اس وقت تک اس ملک میں استحکام نہیں آئے گا۔ اب Local Government کا مرکز سے کیا تعلق ہے' انہیں صوبوں کے حوالے کر دو۔وہ جانے ان کا کام جانے۔اسی طرح جو گیس وہاں سے نکلتی ہے اور صوبے کے علاقوں کو اس وقت تک گیس فراہم نہیں کی گئی اور پنجاب تک گیس پہنچ چکی ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں میں ہم visit کرنے گئے تھے اور وہاں پر تقریباً گیس اسٹیشن سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر رہنے والا بندہ آیا اور اس نے کہا کہ جناب! میں تقریباً چالیس سال سے تڑپ رہا ہوں لیکن مجھے یہاں سے گیس نہیں ملتی ہے ۔ وہ پوری کمیٹی گئی اور انہوں نے اسی دن اپنی recommendation دی کہ اس کو گیس فراہم کی جائے۔ آپ اندازہ کریں کہ وہاں انااڑک اور قلات تک گیس ابھی پہنچی ہے لیکن پنجاب میں گیس پہنچنے کے بعد' لیکن کیا وہ لوگ اس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ وہ ضرور محسوس کرتے ہیں۔

اگر آپ کو واپڈا کو برقرار رکھنا ہے تو براہ کرم آپ تمام صوبوں کو برابر کے طور پر treat کریں اور برابری کی سطح پر انہیں چھوٹ دے دیں۔

جہاں تک NFC Award کا تعلق ہے اس بارے میں تین سالوں سے حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ اب merit کی بنیاد پر اس مسئلے کو حل کریں۔ رقبہ کے طور پر دیکھیں۔ اگر آپ دنیا ... کا مطالعہ کریں تو شاذ و نادر ہی کسی ملک میں population کی بنیاد پر اس مسئلے کو دیکھا جاتا ہے لیکن وہ سارے وزرائے اعلیٰ جو NFC Award کمیٹی میں شامل تھے وہ اس سلسلے میں fail ہو چکے ہیں انہوں نے President صاحب کو کہا کہ ہم سب نالائق ہیں' آپ اس کا اعلان کریں۔ ہم نہیں کر سکتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے صوبوں کو بڑا نقصان ہے۔ اس کا فوری طور پر حل نکالا جائے۔

اب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے باہر کے قرضوں والا کشکول توڑ دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ باہر کے قرضے جو لیے جاتے ہیں اس کا 60% سے 80% تک corruption میں صرف ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے کوئی غربت ختم نہیں ہوتی۔

بے روزگاری کے متعلق بھی ہم ہر سال سنتے ہیں۔ اس کو ہیرا پھیری کے ساتھ اعداد و شمار کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ لوگ سن کر حیران ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیرا پھیری کے ذریعے لوگوں کی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر سال مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ جاتی ہے اور کم نہیں ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری پالیسی ناکام ہے۔

ملازموں کی تنخواہوں کی جو بات ہے 2500 سے بڑھا کر 3000 کہتے ہیں کر دی ہے لیکن یہ 3000 کیا ہے۔ یہ کم از کم 7 ہزار ہونی چاہیے۔ تین ہزار پر ان کا کیا گزارہ ہو سکتا ہے۔

بجلی کے متعلق انہوں نے بجٹ میں کہا ہے کہ 9300 دیہاتوں کو بجلی دی گئی ہے۔ یہ جناب ! ہمارے ارکان کا fund ہے۔ اگر پچاس لاکھ ہمیں دیں تو اس رقم سے ایک ممبر کس کس چیز کو complete کرے گا۔ کم از کم اس کے لیے ایک خاص package ہو، خاص طور پر بجلی اور گیس کے لیے جو ممبروں کے حوالے کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، صحت کے لیے 68.6% اور تعلیم کے لیے 40.5% یہ دونوں رقوم انتہائی کم ہیں۔ پاکستان میں اس وقت تعلیم کا کیا ratio ہے؟ اس لیے میں کہتا کہ تعلیم کے لیے یہ رقم انتہائی کم ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ فوج کا 30% fund کم کر کے تعلیم اور صحت پر اسے خرچ کیا جائے۔ صحت کی جو حالت ہے وہ آپ جا کر ہسپتال میں دیکھیں کہ وہاں پر صحت کی کیا position ہے۔

جناب! گوادر کے حوالے سے کوئی خاص بات بجٹ میں نہیں ہے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ گوادر بندر گاہ کے لیے ایک خاص package کا اعلان کیا جائے کیوں کہ گوادر بالکل پسماندہ ہے اور اس پسماندگی کو ختم کرنے کے لیے کچھ کیا جائے۔

بلوچستان میں جو سیلاب اور خشک سالی کا سامنا ہے اس کا بجٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ سرحد اور بلوچستان یہ چھوٹے صوبے ہیں اور ان کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

خارجہ پالیسی کے لیے جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ یہ کہتے ہیں کہ کامیاب خارجہ

پالیسی لیکن اس کا یہ حال ہے کہ آپ نے حال ہی میں دیکھا جو مولانا سمیع الحق کے ساتھ ہوا۔ اسی طرح جنرل مشرف گئے اور ان کے ساتھ راشد قریشی جو اس کا PS تھا اس کے بھی جوتے اتروائے گئے۔ مولانا سمیع الحق کے لیے کہا کہ اس کی تلاشی لے لو اور جیب سے بھی سب کچھ نکالا گیا۔ ان کا سارا سامان check کیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی کامیاب خارجہ پالیسی نہیں ہے۔ ان کی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

امریکہ نے ابھی اپنے ایک کارٹون میں پاکستان کو ایک شکاری کتے کے طور پر دکھایا کہ آپ ہمارے لیے کچھ لائے ہیں اور اب اسامہ کو بھی ہمارے سامنے پیش کریں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری خارجہ پالیسی انتہائی ناکام ہے۔ اس لیے اس پر توجہ دی جانی چاہئیے۔ بجٹ میں وزیر اعظم ہاؤس اور President House کے لیے جو funds رکھے گئے ہیں یہ انتہائی زیادہ ہیں۔ ان میں تین سالوں کے دوران 45% اضافہ کیا گیا ہے۔ اسے کم کیا جائے کیونکہ اس میں اضافے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بہت مہربانی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ، جناب والا! میں ابھی آپ کا ایک منٹ اور لوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میرا خیال ہے کہ کافی ہو گیا ہے بلکہ کافی سے زیادہ ہو گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : میری گزارش ہے کہ NFC Award کا فوری اعلان کیا جائے کیونکہ عوام میں بڑی تشویش ہے۔ اس کے علاوہ بےروزگار نوجوانوں کے لیے تین ہزار روپے تک گزارہ الاؤنس کا اعلان کیا جائے۔ PTCL, Pakistan Steel Mills اور PSO کو نج کاری سے نکالا جائے۔ دفاعی فنڈ کو کم کرکے اسے تعلیم اور صحت کی مد میں خرچ کیا جائے۔ یہ میری تجاویز ہیں، ان پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بہت شکریہ ۔ اب میں فوزیہ فخر الزمان سے گزارش کروں

گا کہ وہ تقریر فرمائیں۔ آپ کا آدھا time تو وہ لے گئے ہیں بلکہ کھا گئے ہیں۔

سینیٹر فوزیہ فخر الزمان خان : آپ کا بہت شکریہ ۔ ابھی دونوں طرف سے بہت اچھی اچھی تقاریر سننے کو ملی ہیں۔ دونوں اطراف کے لوگ بڑے محب وطن ہیں۔ اپنے اپنے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ میں ان باتوں کو نہیں دہراؤں گی کیونکہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے جو اندازہ دونوں اطراف کی باتیں سن کر ہوا ہے ' وہ یہ ہے کہ بجٹ تو بہت اچھا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ انہوں نے ایک ایک point پر بڑی توجہ دی ہے اور بہت کچھ مختص کیا ہے لیکن خدا جانے کیا بات ہے کہ یہ سب کچھ عام غریب تک نہیں پہنچ پاتا ہے۔ دونوں طرف کے لوگ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ غریب کی حالت اب بھی بہتر نہیں ہے۔ جب تک پاکستان کی غربت دور نہیں ہوگی' یہ ملک کبھی بھی ترقی نہیں کر پائے گا۔

جناب والا! میں نے اپنی ایک working committee میں سنا کہ توانا پاکستان کے تحت بچیوں کو تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے اور یہ NGO آغاخان کے ساتھ مل کر بنائی گئی ہے۔ جس پر 6.3 billion خرچ ہوتا تھا اور اب 5.7 billion یعنی تقریباً 6 billion اس پر خرچ ہوگا۔ اس لیے ہم لوگوں نے سوچا کہ ہم اپنے اپنے علاقے کے توانا سکولوں کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ میں نے اپنے علاقے بنگرام میں پانچ سکول دیکھے ہیں۔ ان کی یہ حالت تھی کہ سوائے چاردیواری اور کمروں کے وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ بچیوں کو پڑھانے والی دو دو teachers ہیں جو اکثر absent رہتی ہیں ۔ مجھے بتایا گیا کہ وہاں 125 بچے ہوں گے لیکن وہاں پر پندرہ یا بچیس موجود تھے۔ پھر میں نے ان کے کھانے پینے کا پروگرام دیکھا جس کے تحت یہ کہا جاتا ہے کہ ان بچیوں کو توانا بنانا ہے۔ وہاں ایک کونے میں ایک برتنوں کا ڈھیر تھا جن پر مٹی جمی ہوئی تھی۔ وہاں استانیوں نے میرے آگے ہاتھ جوڑے کہ خدا کے لیے یہ کھانا پکانا بند کریں کیونکہ پندرہ سو روپے میں کوئی مائی اتنے لوگوں کا کھانا نہیں پکا سکتی ہے اور نہ ہی برتن دھو سکتی ہے۔ وہاں ہم یہ حالات دیکھ کر آئے۔ 5.7 billion اس طرح سے ضائع ہو رہا ہے۔ میری تجویز ہے کہ اس کو اپنی بچیوں کی technical education پر لگا دیجیے اور وہاں سے ہاتھ کھینچ لیجیے۔ ان لوگوں نے

اپنی تنخواہیں ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپے رکھی ہوئی ہیں لیکن بچیوں کو کچھ بھی نہیں آتا تھا۔ میں نے ان سے دو چار ایسے ہی سوال کر کے پوچھا۔ وہ hardly الف۔ب ہی سنا سکیں کیونکہ ان کی استانیاں ان پڑھ تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے تو وہ کہنے لگیں کہ ہم اپنے گھروں میں پڑھی ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ بنگرام کے کسی گھر میں کوئی پڑھی لکھی خاتون نہیں ہے۔ اس لیے مہربانی کر کے اپنے اس سرمایہ کو بچایا جائے۔ اسے NGO's کے ہاتھوں سے نکال کر اپنے ہاتھوں میں لایا جائے۔

یہ تو بار بار کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے بہت محنت کے ساتھ اس بجٹ کو بنایا ہے۔میں دوبارہ یہی کہوں گی کہ اس چیز پر غور کیا جائے اور ہنگامی حالت نافذ کر دی جائے کہ غریبوں کی حالت بہتر ہو' جب سے دنیا بنی ہے امیر اور غریب ساتھ ساتھ چل رہے ہیں یہ نہیں کہ آج ہی غربت پیدا ہو گئی ہے ۔ جب اسلام ظہور پذیر ہوا تو حضرت عمر علیہ السلام راتوں کو بھیس بدل کر اپنے غریبوں کے حالات دیکھا کرتے تھے۔ ایک بیوہ کے کمرے سے ان کو رونے کی آوازیں آئیں تو انہوں نے پوچھا تو وہ پتھر ابال رہی تھیں اور وہ روئے اور انہوں نے خدا سے بہت معافیاں مانگیں اور اپنے کندھے پر لاد کر ان کو آٹے کی بوری پہنچائی اسی طرح انہوں نے اور بہت لوگوں کی مدد کی اب ہم لوگ بھی مسلمان ہیں اور ہماری تو آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہے ہمیں تو بھیس بدل کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں سب کچھ دکھائی دیتا ہے خدا جانے کیوں وہاں تک بجٹ کی اصلاحات نہیں پہنچتیں حالانکہ ابھی تو PM صاحب کہہ رہے ہیں کہ نیا بجٹ جو ہے یہ ہر غریب تک پہنچے گا اور میں نے دیکھا کہ وہ دیہاتوں کو بجلی بھی فراہم کر رہے ہیں۔ گیس بھی دے رہے ہیں سڑکیں بھی دے رہے ہیں ساتھ پانی کا اہتمام بھی کر رہے ہیں ۔ Hepatitis سے بھی جنگ ہو رہی ہے۔ ہر walk of life میں وہ حالات کو بہتر کرنے کی کوشش میں لگے ہیں لیکن خدا جانے مجھے یہ ترقیاں نظر کیوں نہیں آتیں ' کیونکہ جب میں اپنے علاقے میں جاتی ہوں میرا دل تو غریبوں کو دیکھ کر ہمیشہ دکھتا تھا لیکن اب مجھے guilt مارتا ہے میری آنکھیں جھک جاتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ میں قصور وار ہوں کہ میں یہاں پر بیٹھی ہوں اور میں ان کے لیے کچھ نہیں کر سکی ہوں ۔ آپ کے پاس وقت زیادہ نہیں ہے ۔یہ کہہ کر بس ختم کروں گی ۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
خدا کرے کہ میرے ہر نفس کے لیے
یہ زیست تنگ نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ' اب میں محترمہ ڈاکٹر فردوس کوثر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اظہار خیال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اس بجٹ تقریر میں ایک دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہوں گی۔ اس وقت ہماری جو عوام ہے وہ ۱۴ کروڑ ہے اور اس میں جو مختلف طبقات ہیں وہ ایک تو elite کلاس یا امیر طبقہ ہے۔ ایک اس میں سفید پوش طبقہ ہے ' اور ایک غریب طبقہ ہے۔اس میں پھر کچھ لوگ برسر روز گار ہیں اور بہت ساری تعداد بیروز گاروں کی ہے ۔ ایک اور تقسیم جو بنتی ہے وہ یہ کہ کچھ یہاں پر بیمار ہیں اور کچھ صحت مند ہیں ۔ ایک تقسیم یہ ہے کہ بہت سارے ان پڑھ ہیں اور کچھ پڑھے لکھے ہیں۔ایک اور تقسیم یہ ہے کہ کچھ ان علاقوں کے مکین ہیں جہاں چار رویہ سڑکیں ہیں اور کچھ ان علاقوں کے مکین ہیں جہاں ٹوٹی ہوئی ایک سڑک جاتی ہے اور کچھ وہ بھی ہیں جن کے گھر پر سڑک نہیں جاتی ۔ جناب جیسے میں بیان کرنا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنا ایک مکان بنانا ہے اور وہ مکان ایسے ہے کہ ایک حصہ تو اس کا air condition ہے۔ بہت اچھا ہے۔ ایک کمرہ جو ہے وہ بالکل سادہ سا ہے اور کچھ حصہ وہ گرا ہوا ہے اور زیر تعمیر ہے اور کچھ حصے کے مکین بالکل باہر چھت تلے ' آسمان تلے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں تعمیر بھی نہیں ہوئی 'اب جو رقم میرے پاس موجود ہے جو بجٹ ہم نے بنایا ہے ایک ہزار ٹریلین روپے ہے اور عوام جو ہیں وہ ۱۴ کروڑ بنتے ہیں۔ گویا دس ہزار کروڑ روپے ہیں جس کے ذریعے سے ہم نے اپنے عوام کی ان ضروریات کو پورا کرنا ہے۔اس کے ساتھ ایک اور بات بھی ہے ۔ تقریباً اندرونی اور بیرونی قرضہ جات ملا کر کوئی چار ہزار بلین روپے ہمیں ادا بھی کرنے ہیں۔یعنی میرے پاس ایک ہزار روپیہ ہے اور چار

ہزار روپے کا مجھے قرضہ بھی دینا ہے اور اپنے گھر کے لوگوں کی ساری ضروریات بھی پوری کرنی ہیں تو لازماً مجھے ترجیحات کا تعین کرنا ہوگا۔ اب اس کی ترجیحات کیا ہونی چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ بہت ساری قوت بجٹ بنانے والوں کی اس پر صرف ہونی چاہیے تھی جو کہ شاید نہیں ہوئی۔ اس وقت کی صورتحال میں اپنی رائے سے نہیں، جو figures and data ہے اس کی صورت میں آپ کے سامنے رکھوں گی۔ ہماری معاشی پالیسی میں ایک تسلسل ہے گزشتہ پالیسیوں کا اور تسلسل ہے مہنگائی میں اور تسلسل ہے غربت میں، تسلسل ہے بے روزگاری میں کہ ان سب میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہی یہ آپ کی رپورٹس کہہ رہی ہیں۔ حکومت کی اپنی رپورٹ میں یہ ہے کہ مہنگائی کی شرح میں اضافہ 9 فیصد ہے جبکہ سٹیٹ بینک اور دیگر ادارے اس کو بارہ اور پندرہ فیصد بتا رہے ہیں۔ غربت عالمی بینک کی رپورٹ کے مطابق جو تعداد ہے وہ پنتالیس ملین سے بڑھ کر چون ملین ہو گئی ہے یعنی 540 لاکھ افراد خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ بے روزگاری 'پاکستان economic survey report خود کہہ رہی ہے کہ یہ 5.89 سے بڑھ 7.64% ہوگئی ہے۔ یعنی پہلے تو پینتیس لاکھ بے روزگار تھے اب ان میں گیارہ لاکھ کا اضافہ ہو گیا۔ جناب غربت کے خاتمے کے لیے گزشتہ پانچ سالوں میں 1138 روپے خرچ ہوئے، غربت اس سے کم نہیں ہوئی۔ اس سال غربت کے لیے 324 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اس سے کتنی بہتری اور بھلائی ہو گی اور کتنا فرق پڑے گا۔

اب اس بجٹ میں سرمایہ دار اور غریب کو جو پیغام مل رہا ہے وہ کیا ہے؟ وہ بھی میں اپنی رائے نہیں دوں گی حقائق آپ کے سامنے رکھوں گی، فیصلہ آپ خود کریں۔ گاڑیوں پر جو ڈیوٹی کم ہوئی ہے وہ چھوٹی گاڑیوں پر کم اور بڑی گاڑیوں پر زیادہ رعایت ملی ہے۔ بڑی گاڑیاں امیر طبقے استعمال کرتے ہیں۔ ایک مڈل کلاس یا اپر مڈل کلاس والا اس کو afford نہیں کر سکتا۔ سامان تعیشات پر ڈیوٹی میں کمی ہوئی ہے۔ ڈیوٹی کی کمی کی وجہ سے پیداوار میں اضافہ ہوگا یہ بالکل درست ہے آپ کی ائرکنڈیشنر کی پیداوار میں 464% اضافہ ہوا ہے۔ بیوٹی پارلر، ٹی وی، فریج، واشنگ مشین ان سب چیزوں پر ڈیوٹی کم ہوئی ہے مگر یہ ضروریات زندگی نہیں ہیں، سہولیات زندگی بھی نہیں ہیں، تعیشات زندگی ہیں اس کے لیے جس کو کھانا بھی نہیں مل رہا۔

جناب چیئرمین! تنخواہ کے لیے بھی بڑی اچھی بات بیان کی جا رہی ہے کہ پانچ سو

روپے کا اضافہ ہوا ہے مگر تین ہزار روپے کی تنخواہ والا مزدور' یہاں راولپنڈی کے بالکل پسماندہ علاقے غریب آباد یا جھنڈا وہاں پر دو ہزار روپے ماہانہ میں ایک کمرے کا مکان بھی کرانے پر نہیں ملتا' وہ اس تین ہزار روپے میں کیا کرے گا۔ Banking کی جو رپورٹ آئی ہے اس میں دس ہزار روپے کے پچاس لاکھ کھاتہ داروں نے اپنے کھاتے بند کروا دیے ہیں اس لیے کہ سروس چارجز اتنے بڑھے ہیں کہ غریب کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ ہاں البتہ امیر آدمی کو بڑے بڑے قرضہ جات بڑی بڑی گاڑیوں کی سہولیات مل رہی ہیں۔ اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں 566% اضافہ ہوا ہے۔ غریبوں کے چولہے بند ہونے ہیں۔ Five star hotel والوں کی ڈشوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ زمینداروں کے لیے یہاں پر فاضل سینیٹر صاحبہ نے درست کہا کہ ٹریکٹر آرہے ہیں۔ ٹریکٹر کی درآمد ہو رہی ہے۔ امیر کارخانے لگائیں گے تو مزدور کو روزی ملے گی۔ میرا خیال ہے کہ یہی سوچ کا فرق ہے۔ جو ادھر بیٹھنے والوں میں اور ادھر بیٹھنے والوں میں ہے کہ امیر کو ملے تو جو trickle ہو کر نیچے پہنچے گا وہ غریب کو پہنچے گا۔ پہلا address غریب کو نہیں کیا جائے گا۔ کارخانے لگیں گے تو وہ امیر کے لگیں گے۔ اس میں پھر مزدور آئیں گے تو ان کے لیے کسی سہولت کا انتظام ہو گا۔

جناب! جنرل سیلز ٹیکس 294 ارب روپے ہے جو کہ عوام تک جاتا ہے۔ مسجد کے بجلی کے bill میں بھی ٹی وی فیس کاٹی جاتی ہے۔ ماچس کی ایک ڈبیہ پر بھی ٹیکس غریب عوام کو دینا پڑتا ہے۔ ٹیکسوں کی وصولی دو سو دس ارب روپے جو امیروں سے کی جانی چاہیے وہ نہیں ہوئی۔ یہاں پر بھی ہم نہیں کہتے خود دوسرے ادارے' یورپی یونین یہ کہتی ہے کہ وسائل کی تقسیم یہاں پر غیرمنصفانہ ہے۔ غریب اور امیر کے درمیان فرق بڑھ رہا ہے۔ کینیڈا' ہالینڈ' ناروے اور سوئٹزر لینڈ کے ماہرین کا ایک مشترکہ بیان یہ ہے کہ پاکستان کا اصل مسئلہ آمدنی اور اثاثوں کی غیرمنصفانہ تقسیم ہے۔ جناب! میں بھی توجہ اس کی طرف دلا رہی ہوں کہ ہمارے ہاں وسائل ہیں' مگر اس کی تقسیم غیر منصفانہ ہے۔ بجٹ بھی اسی کا آئینہ دار ہے کہ وہ غریب دوست کم اور امیر دوست زیادہ ہے۔ اس سے طبقاتی کشمکش بڑھ رہی ہے۔ کرپشن جس میں چھ سو بلین روپے سالانہ ضائع ہو جاتے ہیں اور اس کے خاتمے کا کوئی ایسا نظام نہیں بنتا۔ جزا اور سزا کا کوئی نظام نہیں ' کوئی NAB ادارہ بنایا بھی جاتا ہے تو وہ موثر نہیں رہتا۔ وسائل اور اختیارات میں امانت اور

دیانت نہیں استعمال کی جاتی اور تقرریاں شفاف طریقے سے نہیں ہوتیں۔ اعلیٰ منصب پر وہی لوگ آجاتے ہیں جن پر کوئی نہ کوئی allegation ہوتی ہے۔ میں بات یہ رکھ رہی تھی کہ بجٹ سرمایہ دار کے لیے کیا پیغام لایا ہے اور غریب کے لیے کیا پیغام لایا ہے یہ میں نے آپ کے سامنے رکھا۔

اب میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو تقسیم ہم نے کی ہے، ہمیں دوبارہ اس کو، چلیے اگلے بجٹ میں ہی چل کر، یا ابھی بھی اگر جتنی گنجائش ہے اس کو review کرنا ہوگا۔ اس کی بنیاد کیا ہوگی۔ اس کی بنیاد اسلام اور اس کا معاشی نظام اور تقسیم کا وہ فارمولا ہے جو اسلام دیتا ہے۔ اس وقت دنیا کے پاس کوئی الہامی نظام نہیں ہے، انسانوں کے بنائے ہوئے نظام ہیں، جن کے تجربے کر کے وہ اب بے چین ہیں اور دنیا میں جو بدامنی اور بے چینی ہے وہ اس دولت کی غیرمنصفانہ تقسیم کی وجہ سے ہے۔ اسلام صرف ایمان کی دعوت نہیں دیتا، صرف عبادات کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری زندگی کے تمام دائروں کے متعلق ہدایات دیتا ہے کہ ہمارا معاشی نظام کیسا ہوگا؟ دولت کہاں سے کمائی جائے گی اور کہاں خرچ کی جائے گی۔ ہماری اجتماعی اور معاشرتی زندگی کا نقشہ کیا ہوگا۔ ہماری سیاسی زندگی کا نقشہ کیا ہوگا۔ یہاں پر بھی معیشت کے اصول وہاں سے لینے ہونگے۔ جیسا کہ ایس ایم ظفر صاحب نے بھی کہا کہ ہدایات صرف حکومت کے لیے نہیں بلکہ فرد کے لیے بھی ہیں، یہ بالکل درست ہے کہ حکومت کو بھی ان ہدایات پر چلنا ہوگا اور فرد کو بھی ان ہدایات پر چلنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرما دیا کہ

یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو اگر زمین پر ہم غلبہ اور تمکنت عطا کریں تو وہ نماز ادا کریں گے، زکوۃ دیں گے، بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے، فرد بھی اپنے تئیں رشتہ دار اور ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھے گا۔ سادگی اور قناعت کو بھی رواج دینے کا کوئی چلن اپنایا جائے گا، فضول خرچی اور دکھاوے پر بھی کوئی قدغن لگائی جائے گی، میانہ روی بھی اختیار کی جائے گی۔

اس میں جناب ایک نکتہ سمجھنے کا ہے کہ اصولی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم اپنے ہاتھ میں رکھی ہے مگر اس کے ساتھ اللہ نے یہ ہدایت کر دی کہ تمہارا مال جو تمہارے ہاتھ میں، میں نے دیا یہ کوئی تمہارا استحقاق نہیں تھا یہ میری طرف سے ایک اعزاز ہے جو میں نے

تمہیں دیا ہے اور یہ مال صرف تمہارے لیے نہیں ہے بلکہ اس مال میں (عربی) اس سوالی کا بھی حق ہے جو آ کر مانگ لیتا ہے اور اس محروم کا بھی حق ہے جو تمہارے رشتے داروں کے دائرے میں ہے اور وہ آ کر مانگتا نہیں ہے تو اس کا حق اس تک پہنچانا ہوگا۔ زکوٰۃ کا نظام، صدقات کا نظام اس کے ساتھ جو ضروری ٹیکس ہیں وہ تو لگائے جائیں لیکن ایسا نہ ہو کہ دولت غریبوں سے نچوڑی جائے اور ارتکاز کر کے وہ امیروں کے پاس جمع کی جائے ۔ اس میں سب سے بڑا نکتہ اس سودی نظام کے خاتمے کا ہے جس کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس ، اچھا جی۔ مجھ سے پہلے بھی میری بہن نے ذکر کیا کہ مطلوب ہمیں کچھ ہوتا ہے ، ہمارے اس بجٹ اور منصوبے کا نتیجہ کچھ کا کچھ نکلتا ہے۔ جیسے ذکر کیا گیا کہ توانا پاکستان تعلیم کو بڑھانے کے لیے اور پاکستان کی عورت کو صحت مند بنانے کے لیے یہ ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا کہ سات روپے روزانہ کا کھانا پکا کر سکول میں girl child کو مہیا کیا جائے گا۔ اب اس کے اثرات جو تعلیم پر ہو رہے ہیں، اس کا تصور آپ صرف اس طرح کر سکتے ہیں کہ آپ کے گھر میں دس لوگ مہمان آئیں تو اس دن بچوں کی پڑھائی کا کیا ہوتا ہے۔ جہاں ہر روز 150 بچوں کا کھانا پکتا ہے اور تقسیم ہوتا ہے، وہ تعلیم پر کیا اثرات لا رہا ہے۔ یہاں پر میں یہ بات کہنا چاہوں گی کہ عورت کی ملازمت، یہاں Economic Survey of Pakistan میں دکھایا گیا ہے کہ informal اور صرف informal عورت کی جو employment ہے، وہ 65% ہے، urban اور rural دونوں areas میں دکھایا گیا ہے۔ ہماری عورت گھروں میں بیٹھ کر کام کر رہی ہے، معاش میں حصہ بٹا رہی ہے، اس کو as employment تسلیم کیا گیا ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے ملازمت کا کوٹہ 5 سے 10 فیصد بڑھا کر اس پر ملازمت کے دروازے تو کھولے لیکن اس کی کفالت کی ایک ذمہ داری اسلامی ریاست پر تھی کہ جس عورت کا کوئی کفیل نہیں ہے، سہارا نہیں ہے، اس کو ریاست سہارا دے گی، آپ اس کی کفالت کا انتظام بھی کریں اور اس کے لیے بجٹ کا کوئی حصہ مختص کریں۔

جناب! ایک بات اور بس آخری ہی ہے کہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے' وہ خرچ ہو جانے یا خرچ کرنے دیا جائے۔ ایک ترقیاتی سکیم کا ذکر کروں گی کہ آپ نے ایک کروڑ یا اس سال پچاس لاکھ روپے دیے تھے' پچھلے سال کے ایک کروڑ کے لیے بھی میں نے 13 schemes مردان کے مختلف محلوں اور گلیوں کے لیے جمع کرائیں' ان میں سے ابھی ایک پر کام ہوا ہے' بقایا ویسے کی ویسی اٹکی ہوئی ہیں۔ جتنی چیزیں ہمیں میسر ہیں' وہ تو استعمال ہونے دیا کریں' اس کے راستے میں رکاوٹیں نہ ہوں۔ NFC Award کے لیے بھی میں کہنا چاہتی ہوں کہ جناب! اگر اور نہیں ہو سکتا تو پچھلا' صوبہ سرحد کی ادائیگی باقی ہے' بجلی میں سے وہ تو اس کو ادا کر دیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، صوبوں کو 18% سود پر جو رقم قرض دی گئی ہے' ان کو کم قرض پر واپس کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ Health کے لیے صرف یہ آخری بات کہ جو دوائی نہیں دے سکتے تو کم از کم بیمار تو نہ کریں۔ پینے کا پانی تو صاف دے دیں اور جو بجٹ ہے' اس کا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بہت تھوڑا حصہ Basic Health Units میں غریب تک پہنچتا ہے اور بہت بڑا حصہ especially hospitals میں چلا جاتا ہے جس سے صرف ایک فیصد آبادی مستفید ہوتی ہے تو اس تقسیم کو بھی reserve کیا جائے اور خود report میں ہے کہ Basic Health Units میں جو پہلے سے بنے ہوئے تھے' ان کی بہتری کے سلسلے میں کم کام ہوا ہے تو اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سب سے بڑی بات جمہوریت کا تسلسل ہے' اگر وہ ہو گا تو یہ سارے processes بھی آگے چلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، بہت مہربانی جی۔ اب میں درخواست کروں گا' محترمہ کلثوم پروین صاحبہ اپنے خیالات سے ہمیں نوازیں اور وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر کلثوم پروین، انشاء اللہ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے 2005-6 بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعظم جناب شوکت عزیز

صاحب، وزیر مملکت برائے خزانہ عمر ایوب اور ان کی team کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے، ملک کی موجودہ مالی استعداد کے مطابق ملک اور قوم کو ایک بہترین بجٹ دیا ہے۔ یہ ایک عوام دوست، تاجر دوست اور کامیاب معاشی ترقی کا ضامن بجٹ ہے۔ اس میں ہر شعبے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور اس سے عام آدمی کو relief ملے گا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر بیٹھنے والے ہمارے بہن، بھائی جو ہیں، کچھ ایسی چیزیں ہیں، جن کا وہ اگر اعتراف کرلیں تو میرا خیال ہے کہ ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اپنا حق ادا کرنا چاہیے۔ میں تو یہی کہوں گی کہ،

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے۔

بے شک ان کی تنقید بجا، صحیح مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جن کا اگر حقیقی پہلو سے جائزہ لیا جائے تو میرا خیال ہے کہ کافی حد تک وہ اس بات سے مطمئن ہوں گے کہ جو بجٹ آج سے پہلے پیش ہوتا رہا، وہ بجٹ کیسا تھا اور آج کا بجٹ کیسا ہے۔ ہم نے جو بجٹ عوام کا پیسہ چوس کے، عوام کو قرضوں میں مبتلا کر کے، Government کا پیسہ اور خزانہ خالی کر کے بنایا، ہم نے بنایا، میرا خیال ہے، وہ بجٹ، بجٹ نہیں تھا بلکہ عوام کے اوپر ایک اور ظلم تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ حکومت نے اپنے mandate کے مطابق اور اپنی درست معاشی پالیسی کی بدولت آج 8.4 فیصد GDP کا growth rate حاصل کیا ہے اور انشاء اللہ اگلے سالوں میں اس میں مزید اضافہ ہو گا۔ اگر دیکھا جائے تو پچھلے تمام سالوں سے ترقی کی شرح بہت زیادہ ہے اور عام target سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس سے ہم نہ صرف ایشیاء کی سب سے بہترین کارکردگی دکھانے والی economy میں شامل ہوں گے بلکہ ایشیاء کی دوسری سب سے بڑی تیزی سے ترقی والی economy میں شامل ہو گئے ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ یہ حکومت کی سب سے بڑی کامیابی ہے کہ ملک کو صحیح سمت میں ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی بہترین پالیسی کی بدولت سمندر پار پاکستانیوں کا اعتماد بحال ہوا ہے اور انہوں نے 3 ارب 45 کروڑ روپے پاکستان بھیجے ہیں جو کہ موجودہ حکومت کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ حکومت کا یہ عمل نہایت ہی قابل تحسین ہے کہ

موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام کا حجم 306 ارب روپے دکھایا گیا ہے جس میں سے 272 ارب روپے PSDP اور 134 ارب روپے out side PSDP کے لیے شامل کیے ہیں۔ یہ ایک ریکارڈ ترقیاتی پروگرام ہے جو کہ پچھلے سال سے 34.7% زیادہ ہے۔ شاید پچھلے 58 سال میں اس کی کہیں بھی مثال نہیں ملتی۔ موجودہ حکومت کی جو ملک کو ترقی دینے کی commitment تھی یہ اسی کا نتیجہ ہے' اس سال 353 mega projects مکمل ہونے اور کئی اور بڑے projects مکمل ہو چکے ہیں' جیسے کہ بلوچستان میں گوادر' کوسٹل ہائی وے اور ماڑا۔ یہاں میں ذکر کروں گی کہ صاف پانی مہیا کرنے کے منصوبے' تعلیم' صحت' نوجوانوں کی پیشہ وارانہ صلاحیت' تربیت' IT اور سائنس ٹیکنالوجی کے منصوبے شامل ہیں۔ PSDP کے تحت خوشحال پاکستان فنڈ کا قیام ایک انتہائی اچھا فیصلہ ہے جس کے تحت کم ترقی یافتہ اضلاع اور تحصیل کی سطح پر پیشہ وارانہ تربیت فراہم کی جائے گی جس سے نوجوانوں کو روزگار کی تلاش میں آسانی ہو گی اور ملک نئے دور کی ترقی میں ایک سنگ میل ثابت ہو گا۔

پاکستان نیوکلیئر اتھارٹی کا قیام ایک ذمہ دار ایٹمی ملک ہونے کی حیثیت سے بہت ضروری تھا' حکومت نے یہ اتھارٹی قائم کر کے ایک نہایت ہی اچھا قدم اٹھایا ہے۔ حکومت نے textile sector پر GST ختم کر دی جس سے textile industry کو نہایت ہی فائدہ پہنچے گا اور export بڑھے گی اس سے ہماری ٹیکسٹائل کی مصنوعات کو عالمی منڈی میں فروغ حاصل ہوگا۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں Hubco کے مقام پر تقریباً سو کے قریب ایسی چھوٹی industries ہیں جو بند پڑی ہیں اور ان میں سے کچھ industries ابھی بھی کام کر رہی ہیں' ان میں سے کچھ industries بینکوں کی defaulter ہیں' جن کے کچھ loans وغیرہ ہیں۔ شروع میں Hubco کو Tax Free Zone قرار دیا گیا تھا تو بہت سے لوگوں نے وہاں industries لگا لیں اور جب ٹیکس دینے کا وقت آیا تو دوسرے صوبوں میں industries shift کر لیں۔ میری حکومت سے گزارش ہے کہ ان sick industries کو چلانے کے لیے ان کی بحالی کے اقدامات کیے جائیں' انہیں tax free قرار دیں' ان کے لیے بینک قرضوں میں رعایت دیں۔ میں نے اس کی تفصیلاً تجاویز وزیر اعظم صاحب کو بھجوا دی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس پر بھی بہت جلد عمل درآمد شروع ہو گا۔ حکومت کے متعدد اقدامات کی وجہ سے ملک کے کاروبار میں تیزی آئے

گی جس سے تاجروں کو فائدہ ہو گا۔ لوگوں کی آمدن میں اضافہ ہو گا اور عوام کو relief ملے گا' مہنگائی پر قابو پانے میں مدد ملے گی ' غربت میں کمی ہو گی اور روز گار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

حکومت نے بجٹ میں سرکاری ملازمین کا بھی خاص خیال رکھا ہے تاکہ وہ بھی مہنگائی اور افراط زر کا مقابلہ کر سکیں اور ان پر مالی بوجھ کم ہو۔ تنخواہوں میں 29% اضافہ ' House Rent میں 134% اضافہ ایک نہایت ہی اچھا قدم ہے' اس سے نہ صرف وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کے قابل ہوں گے بلکہ ان کی کارکردگی میں بھی بہتری آئے گی۔

زرعی شعبہ میں حکومت نے اس بجٹ میں خصوصی توجہ دی ہے۔ ملک میں ٹریکٹر کی مانگ کو پورا کرنے کے لیے ٹریکٹرساز کمپنیوں کو بغیر ڈیوٹی کے' اڑھائی ہزار ٹریکٹر فی کمپنی درآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔پاکستان میں نئے ٹریکٹر سازی کے کارخانے لگائیں گے جس سے نہ صرف کسان بھائیوں کو ٹریکٹر ملیں گے بلکہ ملک میں ٹریکٹر سازی کی صنعت کو بھی ترقی ملے گی۔

کھالوں کو پکا کرنے کا منصوبہ ایک خوش آئند قدم ہے جس سے 25% زمین زیر کاشت لائی جائے گی اور پندرہ ہزار افراد کو روزگار ملے گا۔ کسانوں کے لیے وافر مقدار میں پانی میسر ہو گا اور پانی کے ضیاع کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ یہاں میں اور بھی تجویز دیتی چلوں کہ بلوچستان میں کاریز کا سلسلہ ہے' یہ کاریز آب پاشی کا سب سے آسان طریقہ تھا مگر پانی نہ ہونے کی وجہ سے' drought کی وجہ سے پانی کی کمی کی وجہ سے پانی کا لیول بہت نیچے ہونے کی وجہ سے یہ کاریز اس وقت خشک ہو گئے ہیں۔ مگر الحمد للہ' اس سال بارشیں ہونے کی وجہ سے پانی کی سطح کافی بہتر ہوگئی ہے۔ اگر ان کاریز پر بھی کام کیا جائے تو یہ بہت بہتر ہوں گے۔--------

(مداخلت)

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب اس وقت ہاؤس میں عدم دلچسپی ہے اور حکومتی بنچز خالی ہیں' کوئی سننے والا نہیں ہے تو بہتر ہے کہ ہم گھر جا کر بیٹھ جائیں۔ کورم تو پورا کروائیں جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کورم ٹھیک ہے۔ اگلے مقرر آپ ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے سننے کے لیے کوئی تیار ہی نہیں۔ اس لیے سارے چلے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں سنوں گا۔ جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین، نہیں، نہیں آپ کو سنیں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یوریا کھاد پر ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز بہت اچھی ہے۔ جس سے ملک میں زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہے کہ چھوٹے صوبوں خصوصاً بلوچستان میں زرعی شعبے کی طرف مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کیے جائیں۔ چھوٹے چھوٹے dams بنائے جائیں۔بلوچستان میں حکومت نے ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وقت کا خیال رکھیے گا۔

سینیٹر کلثوم پروین، انشاء اللہ۔ بلوچستان میں حکومت نے آبپاشی کے شعبے میں pilot project شروع کیا ہے یعنی پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا پروگرام ہے۔ امید ہے حکومت اس پر بہت جلد عملدرآمد کرے گی اور اچھے نتائج نکلنے پر اس کا دائرہ کار وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا۔ حکومت زراعت اور لائیو سٹاک کی ترقی پر بھی توجہ دے رہی ہے۔ اس سلسلے میں میری تجویز ہے کہ صوبہ بلوچستان اور دوسرے صوبے، جہاں اس کی ضرورت ہو حکومت کو چاہیے کہ ایک خصوصی پیکج تیار کرے اور خصوصی فنڈ مہیا کرے۔

جناب چیئرمین! بلوچستان میں چھ سال سے drought کی وجہ سے اور اس سال flood کی وجہ سے لائیو سٹاک ہمارے بری طرح تباہ ہو گئے ہیں۔ وہاں کے غریب لوگوں کا گزارہ صرف انہی لائیو سٹاک پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ حکومت صرف بلوچستان کے صوبے کو لائیوسٹاک کا خصوصی پیکج دے جو بلوچستان کے غریب لوگوں کے لیے مددگار ثابت ہوگا۔

تعلیم کے شعبے پر بھی حکومت نے خصوصی توجہ دی ہے۔ تعلیم کے فروغ کے لیے ایک قدم یہ ہے کہ حکومت نے بچوں کی فیس معاف کرنے کی تجویز دی ہے اور بچوں کو مفت کتابیں فراہم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اگرچہ حکومت نے وہاں پر سڑکوں، شاہراہوں اور ہائی

وے اور بندرگاہ تعمیر کرکے بلوچستان کو ترقی دینے کا پروگرام بنایا ہے ۔ اس سے مقامی لوگوں کو تب ہی فائدہ پہنچے گا جب بلوچستان میں تعلیم یافتہ ، ہنرمند افراد میسر ہوں گے ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ بلوچستان صوبے میں تعلیم کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے ، manpower کو ہنرمند بنانے کے لیے ایک خصوصی پیکج تیار کیا جائے ۔جہاں جہاں ضرورت ہو تعلیمی ادارے ، ہسپتال ، تکنیکی تربیتی ادارے قائم کیے جائیں اور وہاں پر لگائی جانے والی انڈسٹری اور متعلقہ مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ مقامی لوگوں کو سماجی خدمات فراہم کریں۔ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر قائم کرے اور علاقے میں انفراسٹرکچر کو ترقی دے تاکہ مقامی لوگوں کو اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے ۔

جناب چیئرمین! آخر میں ، میں این ایف سی ایوارڈ کے ضمن میں بات کروں گی۔ این ایف سی ایوارڈ چاروں صوبوں کا مطالبہ ہے۔ مگر میں اس وقت صوبہ بلوچستان کی بات کروں گی وہاں ہمارے ساتھ اتحادی حکومت ہے اور بہت سی مشکلات ہیں ۔ چاروں صوبوں نے اختیارات جناب صدر صاحب کو دے دیئے ہیں اور وہ بھی چاہ رہے ہیں کہ اس مسئلے کا حل ہو۔ اس مسئلے کا حل جتنی جلد ہو میرا خیال ہے یہ بہت بہتر ہوگا۔ اگر یہ حل جلد نہ ہو سکا تو صوبہ بلوچستان اس سال شاید اپنا بجٹ بنانے کے قابل نہ ہو سکے۔مجھے امید ہے کہ این ایف سی ایوارڈ جلد آ جائے گا تاکہ چھوٹے صوبے اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں اور اپنے بجٹ میں اسے شامل کرسکیں ۔ آخر میں ، میں ایک بار پھر ایک متوازن اور عوامی بجٹ پیش کرنے پر اپنی تمام قوم کو ، صدر پاکستان کو ، وزیر اعظم اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔ جناب چیئرمین آپ کا بہت شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ ۔ ڈاکٹر محمد ساجد صاحب ۔ میں سب سے پہلے عرض کیے دیتا ہوں کہ جب یہ سیشن شروع ہوا تھا تو تمام پارٹی لیڈرز اکٹھے ہوئے تھے اور چیئرمین صاحب کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اگر کامران کہیں بھی تو پھر بھی ہم کورم نہیں دیکھیں گے ۔چونکہ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ہمارے پاس بڑا محدود وقت ہے اور تمام دوست رائے دینا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے اس کو ہم تھوڑا نرم ہی رکھتے ہیں۔جی ڈاکٹر محمد ساجد صاحب ۔جناب

چیئرمین ! جو مقرر بول لیتا ہے وہ چلا جاتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Mr. Chairman thank you very much for giving me the chance to speek on the budget 2005-2006. I would like to assure you sir, that I would like to bestright forward and I would like to be very specific. First of all I would like to say sir, that this budget is conspicuous by three features: firstly the basic needs of the common man have been ignored. Secondly a lot of wasteful expenditure has been earmarked on the heads which are absolutely unimportant, and thirdly development projects which are of vital importance, have been completely igonored.

Mr. Chairman! Sir, as my field of interest is education, I would like to elaborate these points with reference to the allocation that has been made to the education in the budget. Firstly, I would like to say sir, that budgetary allocation to education falls under two heads. There is the Education Division and there is the Higher Education. The Education Division has been allocated Rs. 4.5 billion and Higher Education about Rs .11.5 billion. This makes a total of something like 16.5 billion.

Mr. Chairman! you will be surprised to know that allocation to education is only 1.4% of the the total budget. You will agree with me, this is miserably slow by any standard and this is, despite the fact that we are paying a lot of lip service to the Education. In fact, the honourable State Minister for Finance highlighted in his budget speech that" The future strength of the nation will be determined by education;

and you can see Sir, the way we are handling education in the budget. Secondly, sir, this miserable allocation to the education is also unevenly distributed between higher education and general education. Out of the 16.5 billion allocated to education sir, 83% has been earmarked for higher education and only 17% for general education. Sir, this tilt toward the higher education is not for the love of higher education, this is to extend benefits of the higher education to the selected privileged class. Thirdly, Mr. Chairman, in 1998 census, the literacy rate of the country was 48%. In other words more than half of the population was illiterate. For 7 and half crore of people of this country alphabets writting paper, printing press, have not yet been invented.

جناب چیئرمین ایہ بڑے شرم کی بات ہے کہ یورپ اور امریکہ کے اندھے بھی پڑھ سکتے ہیں اور ہمارے ہاں دو آنکھوں والے صحیح سلامت لوگ اپنی قومی زبان کا ایک پیراگراف بھی نہیں پڑھ سکتے۔

Sir, this is a very alarming situation. Sir, in the conference held at Dakar in 2000, we made a commitment. Sir, we made an international commitment that we will emplies all means to achieve a literacy rate of 100% by the year 2015 and an action plan was drawn for this purpose. And the action plan was that we will have what we call it EFA (Education For All) and we had a Standing Committee on Education and this was collaborately explained by the Ministry of Education to us. Till this plan sir, which was going to be started in 2001, approximately Rs. 6 billion had to be spent during the 4 years and the literacy rate would have been increased to 66% by the year 2005.

یعنی آج ہمارا literacy rate جو ہے وہ 66% ہونا چاہیے تھا۔

But the fact is, it is approximately round about 53%. Sir, in the present budget against a commitment that we made in Dakar, which required Rs. 1.05 billion a year, we have allocated only Rs. 300 million. And this is really sir, something to ponder on. Sir, if we are patronizing literacy at this rate, I can assure you that even by the end of century we will not be able to achieved the literacy of 100%. Sir, I would also like to mention that in the same budget, allocation to education is full of paradoxes. You will be surprised to know that in the same budget Rs. 210 million have been earmarked for establishing and opening 11 cadet colleges. And you know sir, what are the fees charged at the cadet colleges. The admission fee the tution fee the boarding and lodging charge are absolutelys outrageous. A common man, like me can't afford to send even one child to a cadet college. Compare sir, Rs. 210 million for the education of a few thousand in cadet colleges, to the Rs. 300 million for the literacy campaign of 7 and a half crore of people. Is it not a matter of shame sir. Just Rs. 300 million for the literacy campaign for the half of the population of this country.

اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے اور تعلیم کے ساتھ یہ بہت بڑا مذاق ہے۔

Sir, I am not taking a lot of time about the gender inequality in education. Yes these are also very conspicuous in the higher education. Our girls want to go to the universities but most would like to study in women institutions.

You will be surprised to know sir tha in the Fatima Jinnah

Women University in Rawalpindi, for every one seat, five to ten girls have applied. There is a tremendous demand for higher education among the girls. I do not find allocation even for a single women university in the present budget. Sir, you will be surprised to know that even in a secular country like India, there are three women universities. One in Bombay, the other one in Hyderabad and a third one in Calcutta.

I would also like to mention sir that on the page 22 item 49, there is a *Madrassa* Reform Head. One billion rupees have been allocated to the Madrassas for the teaching of formal subjects. But I can assure you sir that this scheme will never take off because there is strong resistance from the Madrassas for the teaching of these subjects because they themselves have already started these subjects. Computer science is very very popular in the *Deeni Madaris*, sir if there is any resistence to the teaching of formal subjects my perception is that this is because the Ulema feel that this is purely an American agenda. I can assure you sir that this one billion rupees earmarked for the *Madrassa* reforms will not be utilized and I would suggest sir that this should be diverted to the literacy campaign and for the establishment of a women university.

Sir, on this occasion, I think it will not be fair, if I do not communicate to this august House the general complaint of the people of the Frontier Province. We feel that the pace of progress on the development of projects sponsored by the Federal Government in the NWFP is extremely slow. The Federal projects are being implemented at a very snail's pace. Some of my friends have already pointed some of these

projects. D.I. Khan Zhob road project, work on which has been going on for the last ten years at has not been completed although it is not more than a hundred mile long road. We have Nowshera -Chakdara Deer and Chitral road project, for which 3 billion rupees have been earmarked, but last year not a single penny was released for this project. In this year budget only one million rupees have been earmarked. Also sir, I would like to bring to your notice the slow progress on the Islamabad-Peshawar Motorway. Sir, when the agreement was made with the Turkish firm, it was supposed to be entirely completed in December last year. We don't know now what is the hurdle, how long it would take and when this project will ultimately be completed.

Sir, in our province there is a perception that in the NWFP the Federal Government is least interested in the implementation of federal funded projects and this is creating a lot of illwill, this is creating a lot of doubts and misgivings. It is creating a feeling that perhaps, we are not being treated as equal partner in the federation.

Lastly sir, I would like to mention, I have got a few question marks. Sir on page 71 of PSDP item 30, you will be surprised to know sir that there is a scheme of a National Monument which is going to be constructed at Shakarparian in Islamabad and this is going to cost 427 million rupees.

جناب والا ! بیالیس کروڑ روپے کے خرچ سے یہ یادگار بنائی جا رہی ہے -

Sir, in the current budget 219 million rupees have been earmarked for it. Sir, I you will agree with me that national monuments are

constructed to commemorate some very outstanding achievements. Yes, we have got a Trifalgar Square monument in London.

Sir, I would like to draw your attention also to the page 19 of the items 10 and 11. There are some very interesting items and it says Attock package and Thar package. For Attock package one billion and for Thar package again one billion have been earmarked. This year 480 million for one and 480 million for the other. I would like to know sir, what is this package? How is it that Attock and Tharparker have been selected for this package? Is this a political bribery ? If it is the price one is paying for the votes, cast in his favour during the last election, then this should be paid by Shaukat Aziz himself. He is not a poor man. He is a rich man. If he is paying for the fulfillness of his next election promise from the national exchequer then this is a misuse of the office of the Prime Minister.

Mr. Presiding Officer: Dr. Sahib thank you very much.

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, this is going to set a wrong precedence and this is going to give a wrong signal. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much Dr. Sahib.

بڑی مہربانی۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب چیئرمین! ہمارے وزیر تعلیم جو Lieutenant General retired بھی ہیں وہ یہاں سے پیچھے بیٹھتے ہیں اور آگے وزیر کی سیٹ خالی رکھتے ہیں۔ کیا انہیں آگے بیٹھنے سے شرم آتی ہے؟ مجھے اس سے حیرانگی ہوتی ہے۔ یہ ابھی جا رہے تھے اس لیے میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہوں۔

Lt . Gen . (Rtd) Javed Ashraf(Federal Minister for Education): My earmarked seat with my name, sir, is at the back.

Senator Ilyas Ahmad Balour: Sir, when he has become a Minister, he have to come ahead.

آپ نہ شرمایا کریں آگے آنے سے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، اچھا بلور صاحب آپ تو شاید کل بولیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور، جی۔

Mr. Presiding Officer: Then I request Mr. Abdul Latif Ansari Sahib to take the floor and please be alive to the time factor.

مغرب کا وقت ہو رہا ہے۔

سینیٹر عبد ا للطیف انصاری، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ نے مجھے اس بجٹ پر اپنی رائے دینے کا موقع فراہم کیا ہے، میں آپ کا شکرگزار ہوں۔ مجھ سے پیشتر دونوں اطراف سے بہت ہی اچھی تقاریر کی گئی ہیں لیکن خاص طور پر اسحاق ڈار صاحب نے بجٹ کے اوپر جو تفصیلی بیانات دیے، جو تفصیلی روشنی ڈالی جو انہوں نے اعداد و شمار حکومت کی طرف سے دی ہوئی booklets پر پیش کیے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد ان اعداد و شمار کو کوئی challenge کر سکتا ہے لیکن جو jugglery budget کی پیش کی گئی ہے اس کا اسحاق ڈار صاحب نے بڑے مفصل طریقے سے بیان کیا۔ یہاں پر حزب اختلاف کی طرف سے یہ متفقہ رائے ہے کہ یہ بجٹ محض امیروں کے لیے بنایا گیا ہے۔اس بجٹ سے امراء کو ہی فائدہ پہنچے گا اور ہماری حزب اقتدار کی طرف سے اس کے جو دلائل دیے جاتے ہیں وہ اتنے وزن دار نہیں ہیں کہ وہ پیش کر سکیں کہ آیا اس حکومت نے غرباء کے لیے کیا کیا ہے اور غریبوں کے حالات کس طریقے سے پسماندہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان مختصر سالوں میں جہاں پر ضروری چیزوں کے جو rate بڑھے ہیں وہ 482% تک جا کر پہنچے اور جو عام اشیاء کی چیزیں ہیں ان کے rate 566 per cent تک بڑھے ہیں۔

بے روزگاری یہاں 35 لاکھ بیس ہزار تک جا پہنچی ہے جو ان کی دی ہوئی کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ بے روزگاری اس سے اور بھی زیادہ ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ ملک میں خوشحالی آئی ہوئی ہے۔ دنیا کی طرف سے 175 ملکوں میں پاکستان غربت میں 142 ملکوں کی فہرست تک جا کر پہنچتا ہے۔ جب ہمارے یہ حالات ہوں اور ہمارے ملک کے اندر غربت کے لیے کوئی پرسان حال نہ ہو تو ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس ملک میں خوشحالی آ رہی ہے۔ جس ملک کی 45% آبادی below poverty line زندگی گزار رہی ہو، جس ملک کی 40% آبادی poverty line پر ہو تو اس ملک میں ہم یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم خوشحالی لے آئے ہیں یا یہاں خوشحالی کا دور ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس ملک میں صرف 15 فیصد ایسے لوگ ہیں جنہیں خوشحالی نصیب ہے اور جو لوگ عیاشیاں کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو تو سہولتیں فراہم کر دی گئی ہیں لیکن یہاں پر لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں اور ناانصافیاں ہوتی ہیں، اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ میں عرض کروں گا کہ ہمارے ملک کے حکمران اگر ایک پروگرام جو Geo TV پر آتا ہے، اسے دیکھیں کہ آج منڈی کا بھاؤ کیا ہے تو اس سے انہیں ملک کے غریبوں کی حالت کا پتا چل جائے گا۔ وہ لوگ کیا کہتے ہیں، ان لوگوں کے تاثرات اپنے ملک کے لیے، اپنے ملک کے حالات کے لیے کیا ہیں اور معیشت کے لیے کیا ہیں اور کیا کہتے ہیں؟ میں عرض کروں گا کہ کم ازکم ان کو دیکھ کر محسوس تو کریں کہ ہمارے ملک میں غربت کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ یہاں پر میں ایک شخص کی چھوٹی سی مثال دوں گا جو Geo TV کے پروگرام میں آیا تھا جس نے کہا تھا کہ میری پورے خاندان کے لیے دودھ خریدنے کی اوقات ایک کلو کی ہوا کرتی تھی جسے میں نے پہلے گھٹا کر آدھا کلو کیا اور آج میں ایک پاؤ دودھ پر پہنچا ہوا ہوں اور خدا جانے اس کے بعد میرا کیا حشر ہوگا۔ آپ اپنے ان لوگوں کا احساس کریں، آپ ان حالات کو بہتر کرنے کے لیے وہ تجاویز اور طریقے لائیں۔ اگر ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو ملک کے لیے کبھی یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم یہاں خوشحالی لے آئے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں ہم نے کہہ دیا کہ ہمارے economical contact بڑے بڑھ گئے ہیں۔ ہماری GDP 1.4% تک پہنچ گئی ہے لیکن ان اعدادوشمار سے ہم لوگوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے ہیں۔ لوگوں کو اس خوش فہمی میں نہیں رکھ سکتے ہیں کہ اگر ہم نے یہ باتیں بتائیں تو وہ لوگ اس پر اعتماد کرلیں

گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں لوگوں کے لیے، ان کی بہتری کے لیے، ان کی خوشحالی کے لیے، ملک میں غربت کو دور کرنے کے لیے اور مہنگائی کو ختم کرنے کے لیے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ ہمیں اپنی آنکھیں اس لیے نہیں بند کرنی چاہئیں کہ اخباروں کے اندر کتنی ایسی news آتی ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فلاں علاقے میں لوگوں نے بیروزگاری کی وجہ سے، غربت اور بھوک کی وجہ سے خود کشی کر لی۔ میں سمجھتا ہوں یہ بڑی نا انصافی ہے۔ ہم اس بھوک اور بیروز گاری اور اس کو ختم کرنے کے لیے جب غریبوں کے مسائل کی بات کرتے ہیں تو میرے معزز دوست کہتے ہیں میں بڑے ادب کے ساتھ کہوں گا کہ ہمارے نثار میمن صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سوشلزم اور کمیونزم کی ہوتی ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ غرباء اور مسکین کی بات کی جائے تو اس سے سوشلزم اور کمیونزم کی بات آتی ہے۔ غرباء کی ترقی اور بہتری کے لیے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات نے یہ فرمایا کہ مجھے غریبوں اور مسکینوں کے حالات بہتر کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیے اور جو وسائل ہیں ملک کے لوگوں کو وہ استعمال کرنے چاہئیں۔ ایک حدیث ہے ۔ حضور سرور کائنات صلعم نے کہا کہ اگر قیامت کے دن مجھے جا کر ڈھونڈو گے تو میں ان مسکینوں اور غریبوں کے ساتھ ہوں گا۔ اگر ہماری حکومت اپنے وسائل سے، اپنے طریقے سے کچھ نہ کر سکے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی زیادتی کرتے ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لیے کونسی تجاویز ہیں۔ کونسے طریقے ہیں جو اختیار کرتے ہیں۔ ہم نے کوئی ایسے طریقے اختیار نہیں کیے ہیں۔ ہمارے ملک کے ساتھ ہندوستان کے اندر بھی [illegible] below poverty line ان کی آبادی ہے، ان کی حکومت نے بھی ان کے لیے subsid[illegible] ریٹ کے اوپر ان کو ٹوکن دیے ہوئے ہیں کہ وہ جا کر یوٹیلیٹی سٹورز سے چیزیں خریدیں۔ ان کے یوٹیلیٹی بلز کچھ subsidized rate پر دیے جاتے ہیں۔ ان کے یہاں بھی کوئی بیروز گار ہے تو ایک سو دن کا ان کو الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سیکولر حکومت ہے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو پھر مسلمان کے اوپر کتنے فرائض عائد ہوتے ہیں، ہم یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے ہیں کہ ہم ایسے حالات پیدا کریں جس سے غرباء ہمارے لیے ایک بڑا طوفان بن کر اٹھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ۔ جن لوگوں نے اپنے ملک کے غریب عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لیے کچھ نہیں کیا تو وہاں پر

بڑے انقلاب آئے۔ایسے ایوان کبھی بھی نہیں رہ سکتے ہیں۔چاہے اس میں اس طرف کے لوگ ہوں یا اس طرف کے لوگ ہوں۔ تاریخیں اس سے بھری ہوئی ہیں کہ اگر ناانصافی اورظلم ہوتا رہے گا تو اس کی کبھی نہ کبھی انتہا ہو جائے گی۔ہمارے ملک کے لوگوں کی ، غریبوں کی ، برداشت کا آپ امتحان نہ لیں۔ان کے امتحان سے ہم ڈریں۔خدارا ! ایسے اقدامات کریں'ایسے حالات پیدا کریں کہ ہم ملک میں بھوک اور افلاس کو ختم کریں اور اس کے لیے آپ نے جو بڑے بڑے اخراجات رکھے ہیں ان اخراجات کو کم کریں چاہے وہ اخراجات آپ نے ٹیکس کی صورت میں بڑی گاڑیوں کے اوپر رکھے ہیں۔ آپ نے ٹیکس کی چھوٹ private limited companies کو دی ہوئی ہے۔وہ تو بڑے Tycoons ہیں ۔ ان کو یہ سہولت دی گئی ہے۔ آپ نے Banks کو سہولتیں دی ہوئی ہیں۔ ان کی اگر آپ balance sheet دیکھیں گے بنیک کے اندر تو وہ اربوں روپے کما رہے ہیں۔ Mostly ہمارے ملک کے اندر Foreign banks ہیں ان کے آمدنی کے جو ذرائع ہوتے ہیں' اکٹھے ہوتے ہیں وہ کہاں خرچ ہوں گے' کہاں استعمال ہوں گے، ہمیں اس چیز کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا۔

Mr. Presiding Officer: Ansari Sahib, please wind up now.

سینیٹر عبداللطیف انصاری ، میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان حالات کو مدنظر رکھیں آج media کا دور ہے اور میڈیا کی طرف سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very mcuh.

سینیٹرعبداللطیف انصاری ، کوئی بات ان کی چھپی ہوئی نہیں ہے ہمارے اقتدار کے ایوانوں میں جو فائلیں دوڑتی ہیں ان تک بھی ان کی پہنچ ہو جاتی ہے۔وہ بھی خبریں آتی ہیں۔ اس لیے میں عرض کرتا ہوں اور میں اپنے اس ہاؤس کے اندر گزارش کرتا ہوں کہ خدا را ! ایسے حالات پیدا نہ کریں جس سے غریب اپنے ملک کے مفادات کے لیے سوچنا چھوڑ دے۔ میں اب ایک لفظ میں اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کے 22 منٹ ہو گئے ہیں۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، جناب ! میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں نے تو بہت کچھ کہا

لیکن جب غریب کی بات ہوتی ہے تو اس کو تو نہ روکیں۔ جب مظلوم کی بات ہوتی ہے تو اس کو تو نہ روکیں۔ ورنہ تو ایسا لگتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ دودھ کی ندیاں بہہ رہ رہی ہیں لیکن ملک میں غربت کے لیے کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Kindly now resume your seat.

سینیٹر عبداللطیف انصاری، اگر آپ مزید وقت نہیں دیتے ہیں تو میں صرف آخر میں یہی دعا کروں گا کہ خدارا ! میرے ملک کو وہ خوشحالی نصیب کرؤ جس کے لیے ہم منتظر ہیں۔ وہ خوشحالی آئے، ترقی آئے۔ یہاں کے تمام لوگ ہنستے رہیں اور آباد رہیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. This is today's last speaker, Mr. Muhammad Akram.

سینیٹر محمد اکرم ولی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں حکومت پاکستان، ہمارے وزیراعظم پاکستان اور ہمارے وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں .بجٹ پیش کرنے پر۔ جناب چیئرمین! یہ جو بجٹ 2005-06 کا پیش کیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک historical budget ہے جس کا outlay Rs.1098 billion ہے اور جو almost 22% پچھلے سال کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اس بجٹ کی چند چیزیں بہت اہم ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ یہ ایک بہت زیادہ investment friendly and people friendly budget پیش ہوا ہے اور اس بجٹ کی خاص بات یہ ہے کہ یہ تمام پچھلے budgets کے مقابلے میں انتہائی balanced اور ایک ایسے بجٹ کی شکل میں آیا ہے جس سے پاکستان کی economy کو ایک بہت پرزور boost ملنے کی توقع ہے۔

میں اس بجٹ پر اپنے views پیش کرنے سے پہلے تھوڑا سا پاکستان اور پاکستان کی حکومت کی economic achievements پر کچھ کہنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! economic performance کے حوالے سے جو GDP 8.4% اس حکومت نے achieve کیا ہے یہ کسی بھی لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ قابل ستائش ہے اور اس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ یہ میں اس لیے کہنا چاہوں گا کہ پچھلی حکومتوں کی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے جن حالات سے

پاکستان گزرا ہے۔ جہاں ہمارے ملک کے خزانے خالی ہو چکے تھے، ہماری exports بالکل minimum levels پر آ چکی تھیں۔ جہاں investors کا confidence بالکل shake up ہو چکا تھا، جہاں چاہے local investment کی بات کریں یا foreign investment کی بات کریں پاکستان کا infrastructure، پاکستان کی معیشت کسی لحاظ سے اس میں کسی investor کو کوئی ایسی آسائشیں نظر نہیں آتی تھیں جہاں وہ اپنا پیسہ ایک ملک سے اٹھا کر اس پاکستان میں آ کر invest کرتا۔ ہماری معیشت بالکل بدحال ہو چکی تھی۔ یہاں روزگار کی امیدیں ختم ہو چکی تھیں، ان حالات میں اس حکومت نے اس ملک کی باگ ڈور سنبھالی اور آج اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان ایک دفعہ پھر 8.5% کی GDP show کرنے میں کامیاب ہوا۔

(اس موقع پر سینیٹر سید دلاور عباس صاحب کرسی صدارت پر ڈاکٹر خالد رانجھا کی جگہ متمکن ہوئے)

سینیٹر محمد اکرم ولی، اس حوالے سے میں یہ بھی کہوں گا کہ پاکستان کی معیشت میں GDP 8.5% ہم نے achieve کی ہے اس پر بھی بہت قسم کے تبصرے دوسری side سے بھی آئے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو economy اور economic growth پاکستان ہی میں آئی ہے اس کو پاکستان میں نہیں recognize کیا گیا بلکہ اس کو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ it has been acknowledged کہ یہ second fastest growing economy in Asia ہے اور اس کو acknowledge کیا گیا ہے۔ یہ figures کوئی پاکستان کی اپنی figures نہیں ہیں بلکہ اس کو ساری دنیا نے مانا ہے۔

اب میں بات کروں گا اس پر جو achievements ہوئی ہیں۔ Agriculture میں 7.5% کی growth ہوئی ہے against the target of 4%. Construction sector میں اگر آپ دیکھیں گے جناب چیئرمین ! it has also seen as an outstanding growth. Manufacturing میں unprecedented growth register ہوئی ہے - Per capitaincome میں ہماری average growth 13.5% کی آئی ہے - Per capita income, Mr. Chairman, it has risen from 579 dollars in the year 2004 to what it is today which is 736 dollars in 2005. جو ہمارے دوست اور ہمارے مہربان کہتے ہیں کہ جی

پاکستان میں غربت ہوئی ہے اور عام آدمی پر اس کا کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ figures ہیں جو کہ release ہوئی ہیں اور جن کو ہر طرح سے verify کیا جاتا ہے۔ اب رہی بات investment کی۔ Private sector نے جو investment register کی ہے وہ تقریباً 19.3% ہے۔ ہماری exports 13 billion dollars cross کر چکی ہیں' 12 billion dollars سے۔ Foreign Direct Investment کو اگر آپ دیکھیں جناب چیئرمین! تو they have registered around 17 to 18% growth and it is expected to reach one billion dollar mark. Foreign Exchange Reserves have risen to almost 13 billion dollars.

اس کو اس وقت سے compare کیا جائے جب اس حکومت کے آنے سے پہلے جناب چیئرمین! یہاں پر foreign exchange کا یہ حال تھا کہ یہاں سے remittance کرنے کے لیے پیسہ نہیں تھا اور investors کے لیے اتنی negative picture یہاں پر تھی اور اس situation کو آج کی situation سے اگر آپ compare کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

ہمارے دوستوں نے social sector کے متعلق بھی بہت ساری باتیں کہیں۔ میں اس پر بھی تھوڑی سی توجہ دلاؤں۔ Literacy rate, Mr. Chairman, has gone from 45 to 53%. Adult literacy rate has risen from 43% to 50%. سرکاری ملازموں کی تنخواہیں بڑھیں۔ Agriculture کے حوالے سے جناب چیئرمین! اس حکومت کی کارکردگی کے حساب سے' 238 ہزار ٹن یوریا import ہوا ہے اس ملک میں اور ان کو کم قیمتوں پر farmers کو supply کیا گیا ہے۔ Tractors کی one time duty free import کی اجازت دی گئی ہے اس بجٹ میں تاکہ tractors import ہوں اور ہمارے farmers کو سہولتیں ملیں۔ Tax کی rationalization پر کافی اقدامات کیے گئے ہیں۔ Import of machinery پر کافی اقدامات کیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین! جو بات ہمیں سوچنی ہے وہ یہ ہے کہ اس بجٹ کو کہا جاتا ہے کہ جی عام آدمی کو اس سے relief نہیں مل رہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ عام آدمی کو relief کیسے نہیں ملا۔ یہ جو پچھلی economic achievements کے حوالے سے جو بجٹ بنا ہے' یہ کیسے ممکن

ہے کہ اس کے ثمرات lower level پر نہیں جائیں گے۔ اگر اس ملک میں بجٹ اور یہاں کی trading policy and economic policy کو اگر strong نہیں کیا گیا اور اگر growth نہیں آئی تو اس کا اثر تو غریب لوگوں پر جائے گا۔ اگر industries لگیں گی تو نوکریاں ملیں گی۔ اگر industries نہیں لگیں گی تو ملازمتیں کیسے ملیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل کے زمانے میں بجٹ اور economic policies اس طرح سے تیار کی جائیں جو اس ملک کی معیشت کے لیے اور economic cycling کو revive کرنے کے لیے بننی چاہئیں اور اس حکومت نے یہی achieve کیا ہے۔ آپ دیکھیے ' tax structure کو لیجیے ' import policy کو لیجیے ' 1800 commodities پر duties اس حکومت نے revise کی ہیں ' review کی ہیں۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ local industries یہاں پر بڑھیں ' industries بڑھیں گی ' economic progress آئے گی۔ ظاہر ہے کہ اس کا اثر نیچے آئے گا ' ملازمتیں ملیں گی۔ اس کے علاوہ ہمارے ایک بھائی نے Opposition Benches سے یہ point out کیا کہ ہم نے GDP ساڑھے آٹھ فیصد کی حاصل کی ہے ' وہ questionable ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پہلے تو 2001 تک کسی قسم کی growth نہیں آئی ' اب جب آئی تو اس کو challenge کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ یہ GDP کی figures ہیں جو ساری دنیا نے acknowledge کی ہیں ' یہ ہماری اپنی بنائی ہوئی figures نہیں ہیں۔ اس کے برعکس اس چیز کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ 2001 کے اندر پاکستان نے جو IMF کو figures submit کی تھیں ' ان figures کو غلط مان کر پاکستان کو 54 million dollar کی penalty کی گئی۔ یہ اس حکومت کی کارکردگی ہے جو غلط figures دے رہے تھے اور جس کو ساری دنیا نے acknowledge کیا ہے اور مانا ہے ' اس کو یہ challenge کر رہے ہیں۔ یہ میں record کے حوالے سے چاہتا تھا کہ اس کو بھی ذرا اجاگر کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو بجٹ پیش ہوا ہے ' یہ انتہائی effective ہے۔ یہ people friendly ہے ' ظاہر ہے people friendly اسی صورت میں ہو گا جب معیشت مستحکم ہو گی ' جہاں investments آئیں گی ' جہاں businesses بڑھیں گے ' جہاں job opportunities بڑھیں گی۔ Investment بڑھے گی تو ظاہر ہے کہ

industries آئیں گی، industires آئیں گی تو ملازمتیں ملیں گی۔ جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ بجٹ propose ہوا ہے، recommend ہوا اور یہ اس حکومت کو again credit جاتا ہے کہ اس پر open debate کا سلسلہ کیا گیا ہے۔ یہاں پر ہمارے تمام بھائیوں کو بولنے کا موقع مل رہا ہے، دوسری طرف آپ کی standing committees کی meetings ہو رہی ہیں۔ وہاں پر جو خدشات سامنے آ رہے ہیں، ظاہر ہے کہ کوئی چیز بھی perfect نہیں ہوتی ہے، اس کے اندر رد و بدل کی گنجائش ہوتی ہے، discussion کی جا رہی ہے اور جو اس ملک کے best interest کے اندر جو پاکستان کے آئندہ کے futureاور اس کی prosperityکے لیے جو جو چیزیں سامنے آرہی ہیں، ان کو discuss کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی ایک best طریقہ ہے۔ آپ اگر ہمارے economic backgrounds کو سامنے رکھیں، پاکستان کی، پچھلے چار سال سے پہلے کی جو ہماری معیشت تھی اور آج جو معیشت کی situation ہے اگر آپ اس کو compare کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں اب جو economic boom آیا ہے اور اب جو policies سامنے رکھی گئی ہیں۔

Mr. Presding Officer: Start winding up please.

سینیٹر محمد اکرم ولی، اب جو بجٹ prepare کیا گیا ہے، اس کے حساب سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کا future کافی strong نظر آ رہا ہے۔ آپ اگر آج دنیا کے کسی حصے میں چلے جائیں تو آج آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے، آج آپ کی policies کی تائید کی جا رہی ہے۔ آج آپ کی حکومت، آپ کے حکمرانوں کی تعریف کی جا رہی ہے اور یہ acknowledge کیا گیا ہے کہ پاکستان نے ایک بہت اہم اور خاص طور پر ایسا مقام حاصل کیا ہے جوکہ ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں ایک دفعہ آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے بھائی Opposition side سے بھی اور Treasury سے بھی اس چیز کی حمایت کریں گے کہ یہ ایک انتہائی people friendly, investment friendly بجٹ ہے جوکہ پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا تھا۔ Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

میرا خیال ہے کہ اذان سے پہلے کامران مرتضیٰ صاحب نے time مانگا ہے تو last speaker کامران مرتضیٰ صاحب ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، خالد رانجھا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بیٹھ کر میری تقریر سنیں گے، مگر انہوں نے نہیں سنی، میرا ان سے گلہ رہے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، چلیں میں خالد رانجھا صاحب کو آپ کی speech پر brief کر دوں گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین! اس سال بجٹ بھی table کر دیا گیا اور ہم اس پر recommendations دے رہے ہیں، ہماری اس سال کے بجٹ کے حوالے سے expectations یہ تھیں کہ اس سال تو NFC Award final کر دیا جائے گا اور Article 160 کی violation نہیں ہو گی مگر یہ violation آج بھی برقرار ہے۔ بجٹ table ہو گیا ہے اور اس پر بحث ہو رہی ہے اور اب تک NFC Award کا کہیں دور دور تک اتا پتا نہیں ہے۔ وعدہ یہ کیا گیا ہے کہ meanwhile ہی NFC Award پیش کر دیں گے اور صوبوں نے جو adjustment کرنی ہے اس کے حوالے سے کرلیں۔ جناب! یہ meanwhile کب پورا ہو گا؟ یہ آپ کے دائیں ہاتھ پر بیٹھے لوگ بھی نہیں جانتے، یہ غیب کا علم ہے، یہ صرف اللہ پاک ہی جانتے ہیں۔ہم تین سال سے وعدے سن رہے ہیں اور ہر دفعہ یہ وعدہ ہوتا ہے کہ یہ آخری بجٹ ہے جو کہ NFC Award کے بغیر ہے اور اگلا بجٹ آنے سے پہلے پہلے NFC Award final ہو جائے گا اور آئندہ کوئی violation نہیں ہو گی۔

جناب! اکتوبر 99ء میں جب جنرل صاحب نے take over کیا تھا تو بہت سے وعدے کیے تھے، انہوں نے بہت سے points دیے تھے، ان میں ایک point یہ تھا کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیار دیں، انہوں نے وہ زیادہ سے زیادہ اختیار کیا دیا بلکہ لے لیے۔ Local bodies کے حوالے سے اختیارات لے لیے، NFC کے حوالے سے اختیارات لے لیے، ہمارے پاس جو بچے کھچے اختیارات تھے وہ بھی واپس لے لیے گئے۔

جناب! اس ملک میں رہنے والے سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ ملک روزبروز ایک بحران

کے نزدیک ہوتا جا رہا ہے۔ دو تین روز پہلے میرے ایک ساتھی نے بجٹ تقریر پھاڑ دی اور جو باقی پلندہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا وہ زمین پر پھینک دیا۔ ہم میں سے کسی نے یہ سوچا کہ یہ بجٹ تقریر کیوں پھاڑی گئی ہے؟ کسی نے سوچا کہ جو سامنے table کیا ہوا بجٹ تھا اس کے دو ہزار papers کو کیوں پھینکا گیا' کیا یہ ایک table کے سامنے سے نہیں بلکہ دو تین tables کے سامنے سے پھینکا گیا ہے؟ ہم میں سے کسی نے اس کیوں کا جواب لینے کی کوشش کی؟ جناب! اگر اس کیوں کا جواب لینا ہے تو 1971ء سے پہلے چلے جائیے' جب اسی طرح ایک صوبہ اپنا حق مانگ رہا تھا یا اپنے حق سے تھوڑا کم یا زیادہ مانگ رہا تھا اور باقی لوگ جو کہ اقلیت میں تھے' آج کے چار صوبوں کے لوگ وہ حق دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اس وقت وہ یہ حق مانگ رہا تھا کہ مجھے میرے وسائل اپنے اوپر خرچ کرنے دیجیے' بیشک اس کا کچھ حصہ وفاق رکھ لے مگر زیادہ تر حصہ مجھے خرچ کرنے دیجیے۔ آپ نے اس کے اس حق سے انکار کیا تھا۔ جناب! اس کا رزلٹ کیا نکلا؟ آج وہ صوبہ جس کی آبادی ہم سے زیادہ تھی وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے' اس نے یہ تک گوارا نہیں کیا کہ 24 ' 25 سال سے جو نام اس نے اپنایا ہوا تھا وہ نام بھی اس نے ترک کر دیا۔ جناب! وہ صوبہ آبادی میں بڑا تھا۔ میں وہ صوبہ ہوں جو رقبے میں بڑا ہوں' میں وہ صوبہ ہوں جو اس ملک کا 43% ہوں' آپ مجھے کیا دیتے ہیں' آپ مجھے کل وسائل کا 5% واپس کرتے ہیں' 5. some thing. وہ آبادی کے لحاظ سے بڑا صوبہ بھاگ گیا' آج یہ جو رقبے کے حساب سے بڑا صوبہ ہے یہ بھی بھاگنے کے لیے پر تول رہا ہے۔ اللہ رحم کرے' جس دن یہ speech پھٹی تھی میں اس دن یہ سوچ رہا تھا کہ آج یہ speech پھٹی ہے' کل خدانخواستہ' خدا نخواستہ وہ آئین نہ پھاڑ دیا جائے جس کو آپ سب مل کر violate کر رہے ہیں' جس کے مختلف articles کو بہانے بہانے سے violate کیا جا رہا ہے۔ Article 160, 41 اور وہ سارے Articles جو آپ کے مفاد میں نہیں ہوتے ان کو violate کیا جاتا ہے۔ دو دن پہلے speech پھٹی تھی' خدانخواستہ اسی ایوان میں یا اس ایوان سے باہر Constitution نہ پھٹ جائے۔ آپ اس پر believe نہ کرکے اس کی توہین کرتے ہیں اور لوگ اس کو پھاڑ کر اس کی توہین کریں گے۔ جناب! اس وقت سے بچیے جب لوگ اس Constitution کو honour نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین ! میں وہ صوبہ ہوں جو 43% رقبہ رکھتا ہوں، میں اس ملک میں aggrieved ہوں، ایک اور صوبہ اس ملک میں aggrieved ہے جو کہ 60% وسائل پیدا کرتا ہے۔ 60% اس کے پاس ہے مگر آپ اس کو return کیا کرتے ہیں؛ آپ اس کو صرف 35% return کرتے ہیں اور پھر اس کا ایک حصہ رکھ لیتے ہیں۔ اس ملک میں بڑے اچھے طریقے سے چل رہا تھا، 80% صوبوں کا تھا، 20% وفاق کو دیتے تھے، اس کو آپ 37% یا 37% and half پر لے آئے۔ اب جنرل صاحب کہتے ہیں کہ نہیں جی اس کو fifty per cent کردیں گے ۔ یہ پہلے 47% کہتے تھے، پھر 48% کہتے تھے اور اب 50% کی بات کر رہے ہیں ۔ تو وہ 50% ، گوکہ آپ 80% نہیں دے رہے 30% کی cut لگا رہے ہیں۔ وہ fifty per cent کب آئے گا؛ میں وہ صوبہ ہوں جس کے پاس اپنی تنخواہیں دینے کے پیسے نہیں ہیں ۔ میں وہ صوبہ ہوں جو 18%, 19% interest پر وفاق سے قرض لے کر اپنا گزارہ کر رہا ہوں ۔ آپ کہتے ہیں 47%, 48% or 50% کر دیں گے ۔ خدا کے لیے، خدا کے لیے جو میرا حق ہے وہ مجھے دے دیجیے ۔ورنہ وہ وقت آ جائے گا جس طرح سے مشرقی پاکستان بھاگ گیا ۔ آج وہ بنگلہ دیش کے نام سے ہے ۔ خدانخواستہ کوئی اور صوبہ نہ بھاگ جائے ۔ اللہ پاک ہمیں اس دن سے بچائے ۔

جناب! آج صوبوں کو ساتھ رکھنے کے لیے جو theory ہے ۔ یونٹ کو ساتھ چلانے کے لیے جو theory ہے وہ یہ ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیے جاتے ہیں ۔ آپ کے ملک میں یہ theory الٹی ہے ۔ آپ الٹی گنگا بہاتے ہیں۔ آپ اختیارات زیادہ سے زیادہ لیتے ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ ان کے وسائل پر قبضہ کرتے ہیں۔ آپ ان کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے وسائل پر قابض ہیں۔ جب یہ احساس آپ دلائیں گے تو یہ ملک جناب کس طرح سے چلے گا؛ اس ملک کو اگر چلانا ہے تو اس ملک کے وسائل اس کے صوبے اور اس کے عوام پر خرچ کیجے ۔ نہ یہ اسلام ، نہ یہ اخلاق اور نہ ہی آئین کے خلاف ہے ۔ آئین کے خلاف اگر چل رہی ہے تو وفاقی حکومت چل رہی ہے ۔

جناب! اس بجٹ کے آنے سے چند دن قبل میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ پارلیمنٹ اس حوالے سے fail ہو گئی ہے کہ وہ این ایف سی ایوارڈ دے ۔ میں جانا چاہتا تھا عدالت میں ، میں جانا چاہتا تھا سپریم کورٹ میں ، کہ یہ پارلیمنٹ اس معاملے میں ناکام ہو چکی ہے ۔ اس حوالے سے

ناکام ہو چکی ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کا مسئلہ حل کرسکے ۔ تو یہ commitment آنی شروع ہوگئی کبھی وزیر اعظم کی طرف سے یہ آتی تھی ، کبھی صدر کی commitment آتی تھی کہ یہ آج final کر رہے ہیں ، کل final کر رہے ہیں۔ مارچ ۲۰۰۴ء کے بعد آج تک فنانس کمیشن کا رسمی اجلاس طلب نہیں کیا گیا ۔ ایک غیر رسمی اجلاس چند دن پہلے طلب کیا گیا تھا۔ اس میں ایک شخص کو ، ایک شخص جو alien ہے وہ ایک شخص President ، جس کو ہم President کہتے ہیں ۔ اس کو powers دے دی گئی ہیں کہ آپ این ایف سی ایوارڈ دے دیں ۔

جناب ! خدا کے واسطے ایسا کیجیے جو آئین کے مطابق بنے ، وہ کام کریں ۔ این ایف سی ایوارڈ وہ دے دیتا۔ مگر کم از کم آئین کے مطابق نظر تو آنا چاہیے تھا ۔ آپ تو یہ تکلف بھی نہیں کرتے کہ کوئی معاملہ آئین کے مطابق نظر بھی آئے۔ اتنی ڈھٹائی کسی ملک میں نہیں ہوتی اور ہماری عدالتیں ، اگر ان کے پاس چلا جائے تو وہ کچھ بھی نہیں کرسکتیں۔ آج تک کوئی بھی معاملہ حکومت کا ، آج تک گورنمنٹ کے خلاف جب بھی کوئی معاملہ عدالتوں میں گیا ہے۔ اس میں آج تک کسی کو انصاف نہیں ملا۔ کسی کو انصاف تک رسائی نہیں ہوئی۔ یہ گزشتہ چھ سال میں آپ کی عدالتوں کا حال ہے ۔ یہ گزشتہ چھ سال میں آپ کا حال ہے کہ آپ آج تک آئین پر عمل نہیں کرسکے ۔ یونیفارم کے ساتھ ایک آدمی صدر بیٹھا ہوا ہے ۔ اس کو ان عدالتوں نے آزاد کردیا۔ آپ آرٹیکل ۱۶۰ کو violate کر رہے ہیں اور اس کے باوجود کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔

جناب! دو ہزار صفحات سے زیادہ پر مشتمل یہ بجٹ ظفر صاحب نے کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی ۔ جب ظفر صاحب کی سمجھ میں نہیں آتی تو میں تو بہت ایک عام سا آدمی ہوں مجھے بھی اس کی سمجھ نہیں آتی ۔ مجھے تو جناب! اس وقت اس کی سمجھ آئے گی جب لوگوں کی حالت بدلنی شروع ہو جائے گی ۔ مجھے تو اس بجٹ کی اس وقت سمجھ آئے گی ، مجھے ان کتابوں کی اس وقت سمجھ آئے گی جب غریبوں کی حالت بدلنی شروع ہو جائے گی ۔ جب بے روزگاروں کی تعداد گھٹنی شروع ہو جائے گی ، جب inflation کم ہونا شروع ہو جائے گا ۔ جب چیزیں سستی ہو جائیں گی ۔ جناب ہر چیز مہنگی ہوتی جا رہی ہے ، بے روزگار بڑھتے جا رہے ہیں ، اس دن کسی نے ٹیلی وژن پر کہا کہ اس ملک میں گدھے اور غریب بڑھ گئے ہیں ۔ اس ملک میں جناب گدھے

اور غریب کو برابر کردیا گیا ہے ۔ آج اس ملک میں اس پارلیمنٹ کا تیسرا بجٹ آ گیا ہے ۔ آیا اس پارلیمنٹ کے حوالے سے کوئی تین سالوں میں poverty reduction ہوئی ہے ؟ کوئی بیروزگاری میں کمی ہوئی ہے ؟ ہم تو جناب موٹی موٹی باتیں سمجھتے ہیں ، ہمیں نہیں پتا اس میں باقی کیا اچھا اور کیا برا ہے ۔ ہم تو موٹی موٹی باتیں سمجھتے ہیں کہ غربت کم ہوئی ہے ؟ آپ بتا دیجیے کہ غربت کم ہوئی ہے ؟ آپ بتا دیجیے کہ بیروزگاروں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے ؟ ہم مان لیں گے ۔ آپ بتا دیجیے کہ بجلی کے ریٹ میں کمی ہوئی ہے ؟ ہم مان لیں گے ۔ آپ بتا دیجیے کہ گیس کے ریٹ میں کمی ہوئی ہے ؟ ہم مان لیں گے ۔ جب یہ سب چیزیں مسلسل بڑھتی جا رہی ہیں اور ہر دفعہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے اچھا بجٹ پیش نہیں ہوسکتا۔ یہ تو صرف الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے 'یہ ڈرامہ ہے' جو مجھ سے ' آپ سے ' اس ملک کے عوام کے ساتھ روا رکھا گیا ہے ۔ جناب میں اس بجٹ کو reject کرتا ہوں ۔نماز کا وقت ہونے والا ہے ۔ یہ بجٹ اس قابل نہیں ہے 'آئینی حوالوں سے بھی اور باقی حوالوں سے کہ اس کو accept کیا جائے بہت مہربانی ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. He was the last speaker. Now the House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 am. This is the sense of the House. Ten is OK. Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again at 10.00 a.m.

on Friday 10th June, 2005]